بتوفیق خدای جهان خالق زمین و زمان

گلدستهٔ رنگین معانی و مجموعهٔ شیرین بیانی معدن جودت و سماحت یعنی

مخزن صفات

من تصنیف زبدة الشعرا و منتخب الفصحا شاعر سخنور منشی [illegible] سنگه جوهر

در مطبع منشی نول کشور واقع لکهنؤ طبع یافت

١٧١٤٤

هو الغني



ہر سر صفحہ پہ واجب ہے لکھنا الله کا
چاہیے لکھنا سرِ عنوان پہ مدا لله کا
جلوہ ہے ہر رنگ میں خلاق بے اشباہ کا
ہر عارف رنگ بو توحید کی ہر گل میں ہے
نورِ عرفان ہو تو سینہ بارگاہ عرش ہے
تو جسے چاہے گھٹائی جسے چاہے بڑھائے
ہوتی ہیں صورت پرستی سے اثر معنی پیدا
بحر رحمت کی کناری سب کو پہنچاتا ہے وہ
ذرے ہیں خاک در رحمت کی تیری ہم حقیر

قشقہ انگشت شہادت ہی بت دلخواہ کا
حق ہے پیشانی پہ یہ قشقہ بت دلخواہ کا
ہی ہر اک بلبل میں عالم مرغ بسم الله کا
لفظ واحد ہے عدد میں لا اله الا الله کا
دل کلس ہے اوسکی اک درگاہ عالیجاہ کا
تیری قدرت سے ہی روشن گھٹنا بڑھنا ماہ کا
ہی فنا فی الشیخ سے رتبہ فنا فی الله کا
مرتبہ یکساں وہاں ہی خضر کا گمراہ کا
بادشاہ ہو یسے سوا ہی لشکر اپنی جاہ کا

[illegible]

هر طرف سی آتی ہی نصرٌ من اللّٰہ کی صدا
عون و معاون ہی میری سلطانِ حق آگاہ کا

آبدار ایسا ہی شمشیرِ شاہِ بحر و بر
حکم قبضی کی کٹوریکو یہان ہی چاہ کا

مشغلہ سلطان کا میری ہر روش ہی عدل و داد
راہ مین بہی کام کرتی ہین ضیا کی راہ کا

جان و دل سی خیر خواہِ شہ رہین قربانِ شاہ
یا الٰہی نام ہی جبتک جہان مین جاہ کا

خصم بدگوہر کا دل سوراخ ہو مثلِ گہر
چاک ہو مثلِ صدف سینہ سدا بدخواہ کا

جوہرِ تیغِ قضا ہی چین ابرو وقتِ غیظ
ہی دمِ تیغِ دو دم تیوری چڑہانا شاہ کا

توحید مین مقام نہین قال و قیل کا
ہی کسکو ناطقہ تری ذکرِ جمیل کا

یا رب ہو سکو رشک یہ عبدِ ذلیل کا
جوہر یہ کیا ہی فضل ہی ربِ جلیل کا

معقول اسکا جو نہین معقول ہو نہین
حکمِ خدا مین دخل نہین ہی دلیل کا

جتنا ہو زار اوتنی ہی امید کر قوی
عاجز نواز نام ہی ربِ جلیل کا

خطِ جانِ جان کا لایا ہی روح لا این کہین
قاصد بنی آج کام کیا جبرئیل کا

قاتل نظر ادہر دمِ خونریز بہی نہ کی
دیکہا نہ دم نکلتی ہوی اپنی قتیل کا

پیدا کریگا دلمین کہٹک اور دم بدم
نیبر و نہ تیری ناک کی سونی کی کیل کا

کہا کر گلوریان لبِ رنگین ہی ہنس پڑو
وہ خوبنہا یہ ناز و ادا کی تسمیل کا

وصلت مین کبہی نہ کسی بات پر نہین
انکار میری جان ہی طریقہ بخیل کا

پائی یہ سنگِ کعبہ و بتخانہ سی دلیل
واجب ہر ایک راہ مین ٹہہری سبیل کا

۳

[illegible]

[illegible]

بی نور تھا ایسا رخ پر نور کی آگی
مہتاب شب وصل مین جگنو نظر آیا

تل دشت جنون خیز مین ای ضعف بٹھایا
کانٹا ہمین ہمسنگ ترازو نظر آیا

سر کھلی وہ مہر فلک حسن جو سویا
خورشید مجھی کاسۂ زانو نظر آیا

دروازی کو دیکھا جو تری آگئی طاقت
تھا ضعف عجب قوت بازو نظر آیا

آیا جو لب بام جوان سے تہ و بالا
خورشید قیامت وہ پری رو نظر آیا

مرقد مین بھی ہی گیسو و ابرو کا تصور
افعی نظر آیا کبھی بچھو نظر آیا

دیکھا جو کبھی خواب مین آنکھونسی اڑی نیند
اک فتنۂ بیدار مجھی تو نظر آیا

صحرا ہی جنون کہتی ہین آتی کو عاشق
پر تو جو ترا آنکھ کا آہو نظر آیا

یاد آگئی دارا دہی تری تیغ نگہ کی
سنجاف پہ کرتی کی جب آنسو نظر آیا

سمجھی فلک حسن پہ تابان ہی ثریا
وہ ماہ جو پہنی ہوئی جگنو نظر آیا

غش آگیا بیتاب ہوئی ہو گئی شیدا
وہ رخ جو وہ سینہ جو وہ بازو نظر آیا

ہر عضو بدن ہجر مین ہی دیدۂ گریان
آیا جو پسینا مجھے آنسو نظر آیا

وصلت مین جو یاد آگئی فرقت تو بہ روئی
عیسی تیرا جو منزلہ تابو نظر آیا

دل دیکی ہوئی ہجر مین ہم اور بھی بیدل
خالی دل پر غم سی جو پہلو نظر آیا

جس جا گئی سودی نی وہین رنگ کھلایا
کعبی مین بھی اک سنگ سیہ تو نظر آیا

قابو مین رہی کیا دل بیتاب ہمارا
او نیر نہ کوئی وصل کا قابو نظر آیا

فانوس سی اک شمع تجلی نظر آئی +
یا پائچی سی شعلۂ زانو نظر آیا

کیون حضرت موسی کی طرح طور پہ جاکر
جبہم کو تو جلوہ ترا ہر سو نظر آیا

طاعت پہ ناز کام ہی اور فضول کا
خالق کو اختیار ہی رد و قبول کا

گلگشت کر کے تشنۂ دیدار رخ مین
بلبل کوڑا باغ مین کنکای پہول کا

بہتر ہی پای خانۂ تیرہ سی ہجر مین
دیوانی مین چراغ نور و شن ہی عاقل کا

۴۴

شوقیہ قہوہ ماتہ سی اسپنے لکہا مجہی
رکہتی ہین دوست جانسی حکم روانکو
محو خیال قاصد جانانہ رہتے ہین

قربان مین اس صحیفی کی شان نزول کا
تجہسی عدو کو حوصلہ کب ہی عدول کا
زاہد یہ ہی طریق فنا فی الرسول کا

جو میر ہی ہی کرم سی تری شاہ روزگار
یارب فقیر ہی تیرے باب قبول کا

فلک مہر کواکب سی مختصر تیری صنعت کا
الہی تو نی ثابت مجھکو رکہا اپنی ہیئت کا
یہ کہتی ہین خیال اتنا ہی حب وطن کی [illegible]
ہمین ہر قصر تن مین جلا گر یوصاف کہتا ہون
شریعت جنتیم وحدت بین کو اک غفلت کا پردہ ہے
خدا کی شان ہی دنیا مین بہی قہر کرتی ہین
تبہونکی دام الفت سی رہائی سخت مشکل ہی
خدا شاہد ہی قاتل نہ ارہون ایسا شہید ہو مین
ہوائی ہر کس دل مین مجاہد کرتی ہین سالک
کسی صورت نہین سکندر نہ آئینہ بنا سکتا
خدا سی دور ہین زاہد جو شکو نعرہ کرتی ہین
ہمین یہ عشق رب مین اہد و قیاد کرتی ہین

کمال ای ربا علی بدر مین ہی تیری قدرت کا
نہ نکلا شکر ہی منہ سی کہہی کلمہ شکایت کا
دکہاتا ہی تماشا ہمکو خالق اپنی قدرت کا
نفخت فیہ روحی ہی میر کلمہ شہادت کا
وہ بیوحدت ہی جو منکر ہی اسرار حقیقت کا
زبان تیغ سی کلمہ پڑہاتی ہین شہادت کا
نہو یارب کسی سینہ ہی کو سر رشتہ محبت کا
تن لاغر مین اب نقشا ہی انگشت شہادت کا
طریقہ بیش کسر نفس سی ہی فتح ملت کا
نہوتا روبرو جبتک کہ نقشا میر حسرت کا
تسلی ہی خموشی ہی قرینہ ہل و صلت کا
نہین عشق بتان مین کہتی ہم کلمہ شکایت کا

٥

[illegible]

بنی آنکھوں کی تیلی اپنی قفل خانہ حیرت
تماشا یہ طلسمات جہاں کا عمر بھر دیکھا

دیا کس کس فریبی کا مرے جان سے نے اتنے
نہال قامت جاناں میں طوبیٰ کا ثمر دیکھا

تصور اوس کمر کا تھی یہی ہم سے تربت میں
رگ خواب عدم آنکھوں میں وہ موئے کمر دیکھا

یہ وہ طوائی ہے سکی او تہا نا انچ مشکل ہے
ترا آہ کو بھی جوہر تیغ اثر دیکھا

نکلنا حسرت دل کیا چلی آتی ہیں سو
خیال زلف کیا آیا بلاؤں نے یہ گھر دیکھا

تماشا مر کی ہمنے تجھ بھی اپنا نقش ہستی کو
تیری دلمیں نہ او کافر کچھ الفت کا اثر دیکھا

ہوا راہ رضا میں خاک جو با آبرو ہی وہ
گھڑی پل میں یہ ذرہ گرد سفر دیکھا

الٰہی پردہ رکھا چشم خورشید قیامت سے
ترا ابر کرم پر گوشہ داماں تر دیکھا

تصدق جوہری اوس خلاق کی عاجز نوازی کی
یہاں ہر ذرہ گرد یتیمی کو گہر دیکھا

کسی آفتاب سے نکلا پسینا روئے جاناں کا
چڑہا ہے آج پانی چشمہ مہر درخشاں کا

ہوا ہر برگ گل ہم رنگ اوراق پریشاں کا
کیا ابتر تری جلوے نے شیرازہ گلستاں کا

ترقی پر اسیری میں ہے رونا چشم گریاں کا
ہو پیدا اگر ہے گا دانہ زنجیر زنداں کا

کمال حسن نے بخشا ہے رتبہ ماہ تاباں کا
ستارا کیا ہی چمکا ہے تری ناخن کے افشاں کا

زمیں پر آیا جب قطرہ عرق اوس سے افشاں کا
پکارا میں کوئی ٹھنڈا ہوا سیپارہ قرآں کا

کبھو نمیں دیکھ کر جلوہ یہ خال روئے جاناں کا
ہوا ہے مور بھی مسند نشین ملک سلیماں کا

گلوری کہائی رنگین ہو جاتی ہے پان منہ میں
دکھائی لال مچھلی مجکو چشمہ آب حیواں کا

[illegible]

[illegible]

نمایاں ہے شہ ہفت گیتی تجھکو خالق نے
ترا اسکے ہی کہ داغ غلامی ماہ کنعان کا

بنی ہے ہاں شمع تک انگشت زنہار اپنی ہیبت سے
گمان اغیار کی محفل سے ہی بزم خموشان کا

طلسم حسن سے ہیں دور عروض بانی الفت
عجب کچھ بات کہانی میں ہی عالم اونکی ندا کا

اشارہ ویسی رخ گلگون حنائی کا جو وعدہ پہ
ترا ابرو کلید قفل ہی باب گلستان کا

دکہائی صاف صورت نوعروس عشق و عشرت
بنا ہی آرسی مصحف مجھے رخسار جانان کا

نہیں دیر کار ہی مو نقش شب تاریک فرقت نے
کہ ہی بار دل فروزاں شعلۂ آہ سوزان کا

زیارت ہو رخ و محراب ابروی ہلالی کی
دکہائی تجھکو توحید کا جلوہ حسن جانان کا

حکایت عشق کی نکلی ہی میرے طبع رنگین سے
سبق مجھسے لیا بلبل نے اوراق گلستان کا

تمہارا دیکھکر منہ لوگ پر سامیرا دیوانگی
سوم میں میری ہوگا درس عاشق بیکسانکا

جیاک وہ تک زخم نفسی نہیں جاتی ہی ابتک
تری تلوار میں پانی ہی جو نی برق سوزان کا

اوٹھا پردہ دوئی کا چشم وحدت بین سے واعظ
رخ بت سے نظر آتا ہی لامع نور ایمان کا

گنہ کیا ہم جو ہندو کو حسینان کرتی رہتی ہیں
خدا نے ذکر قران میں کیا ہی حور و غلما کا

ہوا جب خط سپید آئی قیامت سر پہ
دلیل حشر ہی اوٹھنا سواد خط قران کا

بدل جاتی ہیں موقع اپنا پاکی سو بہانے
ہبر و سپاہ کیا زیر دستونکی قول عہد و پیمانکا

ہوئی جو حرف اصلی قبل منصف جو دو
تماشا قتل گہ کا ہی مطالع میرے دیوانکا

سنے ہی اوس بت کی گرمی تو قبول آتش ای جوہر
جلا ہندو کی مردے کیطرح زندہ مسلمان کا

[illegible]

یاد آگیا ہی میری دل سوختہ کا حال — افسوس تنگ تر ابھی جو مرغ کباب کا
تصویر اونکی روتی کتابی کی کہنچ گئی — لکھا گیا جواب خدا کی کتاب کا
تمکین سی وہ چپ ہین تو حیرت سی ہین خموش — گویا جواب ہے وہ ہن لاجواب کا
ای تنگ ماہ تم جو خراماں ہو فرش پر — اس چاندنی پہ بہی ہی گمان ماہتاب کا
کسطرح تو جتی تری ہاتہو مین گنجفہ — ہر اک ورق بنا ہی ورق آفتاب کا
صورت کو اپنی دیکہتی ہین آئینی مین وہ — ہوتا مقابلہ ہی خدا کی کتاب کا
دنا کی نیند ہی ہین تیغ پہ بہی وای بی نصیب — جہنسا ہوا تہ دام سی مرغ کباب کا
مالک جو ہو وزیر ہی اکدن زوال شاہ — دیکہو زحل سے سال کہن آفتاب کا
حاسد کی آنکہو مین سماؤن تو غم نہین — کیا سوجہی شب پری کو فروغ آفتاب کا

٨

جو ہر گلی کو کاٹی پیری مین تیغ سے
گذری اگر فراق مین عالم شباب کا

جاری ہی عین خلد مین دریا شراب کا — قرآن کی رو سی شیخ ہی رتبا شراب کا
تازہ ہی ہیکی بعد فنا قبر مین بہی روح — رکہہ دیجیو سرہانی قرابہ شراب کا
رندو میرا جنازہ وہین جای بہر غسل — بہتا ہوا جو ہو کہین دریا شراب کا
ہو کر لہو بہی جو ہیون ہجر مین شراب — نشتر لگائی حلق مین کانٹا شراب کا
اونہو نگا کب لحد مین سوال و جواب کو — جب تک فرشتی دینگی نہ چھینٹا شراب کا
دام نگاہ مست کا ساقی اسیر ہون — پڑتا ہی میری حلق مین پہندا شراب کا

[illegible]

دیکھکر یہ تیری ماتھی کی چمک چاند کہتا
تجلی تیری جو تیرا شعلہ رخ یاد آیا

یہ تمہیں ہو کہ سکھاتی ہیں پڑھاتی ہیں رقیب
اے بتو عشق کا فن مجھکو خداداد آیا

دیکھی خنجر میں تری شکل شہادت اپنی
سامنے طرفہ یہ آئینہ فولاد آیا

سچ بتادی مجھے اس عالم نسیان کی قسم
میں بھی او وعدہ فراموش کبھی یاد آیا

خون ناحق نے میری خود لیا اپنا بدلہ
میری لاشے پہ لہو رونیکو جلاد آیا

لے اوڑا دلولہ کو سوت دل سودا انکو
سامنے جب کوئی محبوب پری زاد آیا

وجد کرتی ہوئی قالب سے نکل آتی روح
رقص اوسکا ہو دم تیغ مجھے یاد آیا

خود بخود گھر سے کبھی مجھکو نہ بلوا بھیجا
اپنے دلسے نہ کبھی آپ کو میں یاد آیا

روح کیا کیا غم فرقت میں تری تنگ ہوئی
رحم مجھکو نہ مگر اوس ستم ایجاد آیا

چیخ میں آئی فلک عرش بریں تک اوسکا
حشر میں جبکہ ترا مورد بیداد آیا

اپنی قالب سے جدا روح ہوئی جاتی ہے
نزع میں جو تری وصلت کا مزا یاد آیا

مے پلائی کا شب وصل کبھی آیا ہی خیال
مسکرا اوٹھی جو تم صبح کہو کیا یاد آیا

حالت زار نے بلبل کی اثر دکھلایا
نالے کرتا ہوا گلزار سے صیاد آیا

آج کیا ہے کہ ہمیں سابقی یاد آتی قدم
بعد مدت کے فراموش سبق یاد آیا

سربلندی میری اقتد نے کی آج نصیب
ایسی گھر میری وہ غیرت شمشاد آیا

درد وا اپنا الٰہی نہ ہو دشمن کو نصیب
سر کو پھوڑا جو غم کوہکن یاد آیا

صحبت دختر قاضی سے بگڑ آیا ہوں
کوئی قاضی سے یہ کہدے کہ تیرا داماد آیا

9

[illegible]

[illegible]

ہوئی جاتی ہیں اہل مال تسخیر ایک عالم کی
بیر دست آو نیری ارب کی کشت تمنا کی

تیرا نقش قدم کیا اپسی ہی نقش عالم ملکا
تمہارا ای پیری گیسو ہی کیا پٹہ ہی عالم ملکا

وہ اس تیغ زبان سی کہین جو ہر صاف کہتا ہی
فصاحت سی مری دم بند ہی سحبان وائل کا

شیرین کلام کتنی ہو قائل ہون بات کا
کیونکر بنا ہوا ہمیں منتہی بات کا
دریا میں کلیان لب جانبخش سی جو کین
لپٹا جو وصل میں بت شیرین ادا سی میں
قدمون پر ایک بت کے جبین [illegible]
توڑو نہ سلسلی کو محبت کی میرجان
اوس گلبدن کی بو ہی معطر کیا دماغ
مانند صور نالی کرینگی فراق مین
ہو کلک نیشکر جو لکھون تیری وصف لب
شیرین کلام ہی ہو و شیرین ادا ہی
کرتی ہی بحر فکر دو عالم سے بر کنار

غنچہ دہن تمہارا نگیا کوزہ نبات کا
دل ہی پیری ہی یا کوئی کوزہ نبات کا
پانی مین آگیا اثر آب حیات کا
ہر رگ بدن میں ہو گئی رشتہ نبات کا
ٹھہرا ہمیں حق پرست پرستار لات کا
ایسا نہو کہ قطع ہو رشتہ حیات کا
ممنون ہون نسیم تری التفات کا
آنا ہمارے سر پہ قیامت ہی رات کا
چشمہ ہوا آب خضر کا چشمہ دوات کا
نامی کو اونکی چاہیے کاغذ نبات کا
ہی کشتی شراب سفینہ نجات کا

بخشی گا حشر کو وہ غفور رحیم ہے
جو ہر امیدوار ہون اوس سے نجات کا

١٠

[illegible]

دور میں تیری پہ پہونچا چرخ عالی پر دماغ
ساقیا مینا سی می بہی چرخ مینا ہو گیا

ہوگئی نیلم سی سخت بی ہیر سی دوات
پیر گردون دنیہ کہا کر ہر نیلا ہو گیا

دیکہ کر وہ قد موزون ہگیا حیرت زدہ
اونکی آگی مصرع شمشاد سکتا ہو گیا

چاند بہر ایا ماہ و عقد و صلکی تلنی سے لگی
ہر مہینا اب تو خالی کا مہینا ہو گیا

ہی روش سی کیون گریبان میں بیج پا چاک
کیا وہ شور انگیز محشر جلوہ پیرا ہو گیا

آسمان پر ماہ نو اک ماہی بی آب ہی
بام پر وہ بحر خوبی جلوہ گر کیا ہو گیا

ہوگئی سن سنکی وصف سرو قد حلقہ بگوش
عاشقون کو طوق قمری عشق بالا ہو گیا

غرق ہونی کو کناری جو کہڑا ہی سرو باغ
منفعل قد سہی سی اونکی ایسا ہو گیا

تم جو گلشن سی چلی چلنی لگی باد سموم
ہر گل رعنا میں سم کا پیالہ ہو گیا

جادو کی چشم سیہ کا یہ تصور کر گیا
تل تمہاری انکہ کا دل کا سویدا ہو گیا

نشہ میں ابرو کی ساقی دیکہہ کر کہتا ہی ہنوز
دو قشقہ جیسی سارا طاق کالا ہو گیا

نسر طائر مرغ آبی چرخ دولابی ہی
انسوؤنکا اپنی کیا طوفان برپا ہو گیا

فیض مقدم سی ہوا آباد تیری اونیم
آج فیض بادشاہی اپنا بنگلا ہو گیا

چرخ چارم پر مسیحا کی زیارت ہو سکے
جلوہ گر جو منزلی پر جب وہ ترسا ہو گیا

سانپ لوٹا کرتی ہین سینی پر ترے ناگن
کاکل پیچان کا اونکی جیسی سودا ہو گیا

رشک سی جو ہر عدو جل جلکی کو آتش ہوا
جب سنا اپنا کلام گرم ٹہنڈا ہو گیا

۱۱

مرد کا عورت سی بہی خدائی گر بلند
دیکہو تو محراب سی بالا منارا ہو گیا

چھپی ایسی تری تحریر کی کوٹہری میں ہمین
داخل برج ثریا پر ستارا ہو گیا

پردہ تقوی میں کب جو ہر چہپانی ہی چہپا
وضع سی تقریر سی عشق آشکارا ہو گیا

کیا کہا شاہ بلند اختر نی جو ہم واہ واہ
پاؤں کا چہلا زمین پر گری کی تارا ہو گیا

تو غنچی سی یہ ہونٹون کی ہم رنگ ارغوان ہوتا
وہ مہر حنا تمہارا غنچی کی مہنی جوتی ہو
تمہاری جانی سی ہوتی نہال سارے جہان ہوتا
زبان دراز ہی ہوتا تو تی زبان ہوتا
صفت جو تیری کرتا یہی بانی و بانی سمہا
[illegible] یاقوت کا لب ان ہوتا
[illegible] لب لعلین سی ارغوان ہوتا
[illegible] تمہی جوان ہوتا
[illegible] کسی جہان ہوتا
[illegible] یاقوت سی دیوان ہوتا
تمہاری لب جو لعل [illegible] ہوتا

مسیح درد محبت کی کیا دوا کرتا — تری مریض کا کیونکر ضراجدان ہوتا
یقین ہی خضر سر راہ ڈوبنی آتی — اگر یہ چاہ زنخدان کوئی کنوان ہوتا
قبول کرتی جو بت تم بہی زاہد و سجدا — یہ سجدی کرنی کہ سر وقف آستان ہوتا
شب فراق بہ از روز عید ہو جاتی — وہ ماہ رو کبہی مجہ پر جو مہربان ہوتا
خدا کی گہر مین ابہی جا کی کرتی سجدۂ شکر — ہماری گہر مین وہ کافر جو میہمان ہوتا
بسان شمع سر بزم سر کٹا دیتی — وہ شعلہ رو جو کبہی گرم امتحان ہوتا
یہ تیری خانہ ویران مین جلوہ دکہلا — فروغ حسن ترا نور لامکان ہوتا
مسیح کی مانند مجہ کو بہی تہا — تمہارا بام اگر چارم آسمان ہوتا
نہ سی ہوتی کباب وہ یار کی لب لعل — کہان ہی آتش یاقوت مین دہوان ہوتا
ستون آہ نی میری سکو تہام لیا — وگرنہ قصر فلک گر کی لامکان ہوتا
سرشت اغنی گیسو بلای جان ہی — یہ اک پیچ ہی کرتا جو پہلوان ہوتا
مہوا ہی طبیعت شگفتہ بی سا قی — ہزار رنگ پہ گر جوش ارغوان ہوتا
اوٹہا کی دامن اگر چلتی تم صبا کی روش — ہر نگ غنچۂ گل خار بوستان ہوتا
دکہاتی وہ جو دل صاف مین سری جلوہ — یہ اونکا شیشۂ دل بہی پرستان ہوتا

وہ اپنی ران پہ سر رکہی کاٹتا جوہر
یہ آرزو تہی کہ قاتل فراجدان ہوتا

نقاب سی رخ روشن اگر عیان ہوتا — چراغ طور کا موسی کو بہی گمان ہوتا

پیام موت ہی نازل ہی آسمان ہوتا
صبا مین ہوتا اثر گر تری تبسم کا
شگفتہ غنچۂ منقار بلبلان ہوتا
تمہاری چوڑی کی سبزش کبہی جو کہل جاتی
تو جا بجا کوئی سبز پہلوان ہوتا
تمہاری منہ سی یہ جو کہ وہ سماتی ہی
چمن مین سامنا کرتی جو غنچہ دہان ہوتا

[illegible]

[illegible]

کہا جب آج اگر کھینچے مری زنجیر کی دامن کا
اسے بیم چشمہ خون آنکھ کا چشمہ تیری سوزن کا

دم جامہ دری دیبان گریباں کی رگ رگ سے نکلا
ستا ہی چاک جیب صبح محشر چاک دامن کا

رخ رنگین کہیں رشک چمن کا عکس افگن ہے
گمان آنچل نہ آئینہ پر کہیں صحن گلشن کا

جنون روز ازل سے مجھے اک شور قامت تھا
لبِ ساغر عشق ہم نے انہی طوق گردن کا

گر آپ چادر دیواری وہ تھا سیل جنجھے
دکھا دی قصر تن کو کاٹ قاتل آب آہن کا

بہائی چشم نرگس اشک گل پھاڑ کر پیاسا کو
اڑا لی تو اگر اندا بلبل کے سر شیون کا

زمانہ تیری دور قفس میں جگر میں آ تا گر
بنی گردش کہا تا ہی ستارہ دور دامن کا

لبیں مژگان ہی یا اشک کا آنکھو لسنی بہتا ہے
حباب بحر گنبد ہو گیا ہی میرے مدفن کا

گراں ہے دوش پر اپنے جنون شوق شہادت سے
کہیں تیغ گردن میں اثر ہو تیغ آہن کا

تپ عیسی جلا کرتا ہے گل تر تفرقت میں
نکیون ہو سینہ نور اپنا ہی شعلہ گلخن کا

نہیں کم پارہ کی دو رسے قاتل ڈھوئی گردن
خم شمشیر سے خجلت جھکنا سر گردن کا

سقدر میں جو لکھی ہے وہ ہر صورت سے ہوتا ہے
بشر کو محض نادانی ہے شکوہ دوست دشمن کا

جو کی اے محتسب عت قسم ساقی کوثر کے
نہ چھینا جس کو دست سبو ہو گا دامن کا

کشش ہے عشق کی وہ اپنی دل آیا پہلو سے
اثر ہی جذبہ الفت میں مقناطیس و آہن کا

ستانا شیشہ جانوں کا نہیں و سخت دل جھا
کسی کا شیشہ گر ٹوٹا تو نقصان ہو گا آہن کا

بنا ہو وہ لبیں مردن بہی مرے خاک کا جوہر
رہا بعد فنا بہی میں بدف ابرنا وک افگن کا

[illegible]

حضرت دل نے بہت سا یاد ام الفت مین
جسکو سمجھی ہم زنجیر وہی زیور ہو گیا

اے جنون ناتوان ہین پاؤن اٹھ سکتا نہین
جادۂ صحرا بھی زنجیر آہن ہو گیا

مر گیا مین یکبیک جلوہ ترے تعویذ کا
سر کا تعویذ اب مجھے تعویذ بدن ہو گیا

اپنی برفی سے بنی ریگ روان سے بادہ
دامن صحرا جنون دریا کا دامن ہو گیا

طائر رنگ حنا کیطرح ہے مرغ دل
دست رنگین یار کا شاخ نشیمن ہو گیا

گرم جوشی کر کے پگھلا یا دل سنگین یار
موم گرمی محبت سے یہ آہن ہو گیا

آنکہ اسکی جو بچا سنجان آج تہتی نہین
آنکہ کا پردہ بھی کیا کم تکی چلمن ہو گیا

اے بت چین شاخ گیسو کے شاخ [illegible]
لا آسر دل کا [illegible] نشیمن ہو گیا

خانۂ زنجیر سے نکلی رہائی ہو گئے
جا نکلا آہو [illegible] آہن ہو گیا

پھول انگاری بنی بلبل سے جلکر کباب
گلشن آہ آتشین سے گلخن ہو گیا

نامہ مین جب سرم کر لی قاتل نے تیغ ابد
یہ بڑا پانی کہ میری نامہ گردن ہو گیا

میری درد آنکھ آیا جب یوسف حجاب
دیدۂ یعقوب ہر اک در کار روزن ہو گیا

یاد دندان مین نکلتی آتی ہین الماس اشک
جسم خاکی جوہر اب میر کی معدن ہو گیا

ہتو نسبی ملکی تم سے جا خطا او ہتا آشنا کو
کہان تک عشق رنگین ... جدائی کا

او ستایا زندگی بھر صدمہ بیدلی کا
تحمل [illegible] داغ باغ اشنائی کا

دم رفتار بوسہ لیتی ہے پائی حنائی کا
ستارا کیا ہی چمکا [illegible] آرام پائی کا

١٣١

[illegible]

لاکہا اوٹھائی آدمی پردہ و تدبیر کا
کھولنا ممکن نہیں قفل در تقدیر کا

با تمنیت یاد آیا جب وہ ناوک انداز ادا
شاخ گل پر بنگیا ہر غنچہ پیکان تیر کا

اے نگہبان لیبا کا ہیدہ ہوں شوق ...
بنگیا ہوں مردمک میں دیدۂ زنجیر کا

کہیت کو کشتوں کی کہتی ہو کہ ہو جائیگا سبز
اب برسائیگا کیا مینہ آپکی شمشیر کا

اے فلک ہمکو ستا کر ہوگیا تو روسیاہ
کیوں اثر دیکھا ہماری نالۂ شبگیر کا

میں نشانہ بنگیا تھا کا جو تو نی غیر کو
توڑ ڈالتا آج اے سفاک دیکھا تیر کا

ہوگیا ہوں اک طلا رنگ کی الفت میں زرد
بعد مردن خاک میں ہوگا اثر اکسیر کا

تیری قبضی میں ہے اے سفاک مرگ و زندگی
رشتۂ عمر اپنا ہے ڈورا تری شمشیر کا

بال دونکی کھل گئی سر پر یا میں ... کا خلل
ہوگیا ہے موج پر پنگوان نخچیر کا

ابروئی خونہ سپر پر تیری تکل پا ہے حبال
پاکوئی اوجہ ہی جوہر قاتل میں شمشیر کا

تو نی وانکا دیکھی اوحد اپنا دیوانہ کیا
سبحۂ زاہد میں عالم ہوں زنجیر کا

خون جو میرا بجا تلوار پر کہتی ہیں وہ
آج بہولا ہے جبین کیا جوہر شمشیر کا

جسکو دیکھا اک نظر تریاوہ مچھلی کیطرح
یار کا نازک ہے دام ماہی گیر کا

جناب پرچہ ہر کیوں امادہ وہ قاتل ہے
خال اور ابرو میں ہے عالم بیر شمشیر کا

حل کیا اکدم میں عقدہ عاشق دلگیر کا
تیغ قاتل ہے نمونہ ناخن تقدیر کا

آدمی عاقل کبھی نازاں نہ ہو تدبیر کا
سچ ہے یہ جو اصرہی وابستہ ہے تقدیر کا

١٥

رگ دل پر نہ لگا نشتر مژگان سے کسکے	کیا عجب ہو جو رگ ابر سے بہی خون پیدا
استخارہ کرون کیا کہہ سے تری جانیکا	دانۂ اشک کی تسبیح تو کر لون پیدا
دور گردون سے ملی کیا مئی سرجوش طرب	کاسۂ سر تو ہوی مہیلی ہی وا ژون پیدا
ہجر ساقی مین پیامی کی عوض خون جگر	کیا عجب جا ہی عرق جسم سے گر خون پیدا
چشم میگون سے جو تم زخم جگر کو دیکہو	اوسکی انگور سے ہو بادۂ گلگون پیدا
بوسہ اوس بت کا نہ لون کعبی مین تہہ گردون	مثل اپنے نہین دیوانہ ہوا ہو نہ پیدا
سرنگون گر تہ ہی انکہونکی خجالت سے ہنر	پہول نرگس کا ہوا کس لئی واژون پیدا
صورت فاختہ ہی طوق گلو خلقت مین	بید کیطرح ازل سے ہوئی مجنون پیدا
تو ہی خونخوار جہان کیا ہی عجب القاتل	ہو پسینی کی عوض جسم سے گر خون پیدا
لو یہ است سے ہی مکافات عمل سے چہٹی	منسح زہاد کی خاطر ہوتی افیون پیدا

کر لیا شاہد معنی کو عمل مین جوہر
مثل نا سخ نہین اب صاحب افسون پیدا

او چرخ پہر رخ شب ہجران دکہا دیا	پہر تو نی ہمکو موت کا سامان دکہا دیا
گردونکی سرد گرمی بازار آفتاب	جس روز داغ سینہ سوزان دکہا دیا
دیکہی نہ تہی ستارہ کبہی گرد آفتاب	اوسنی طلسم تازہ افشان دکہا دیا
مانند نوح کشتی سے لیکی چلد آ	ساقی وفور گریہ نی طوفان دکہا دیا
ہی گرد جسکی سامنی صحرای حشر سے بہی	وحشت نی مجہکو ایسا بیابان دکہا دیا

۱۷

لبسیہ وہ دان بہ ہی ہو نگی اسلیے
اگر وہ مہر وش یار ہوگا ہمارا

تمنا تھی مرنے کی او مر گئے ہم
اگر تمہین جان مرنا ہمارا

وہ ہون ایسی سید بختی نصیبی کہ ہی ہو
نہ ہو گر کچھ بہ نصیبا ہمارا

لاتی ہین نالوں سے ہر شب فلک کو
کہین جاگ اوٹھی بخت خفتہ ہمارا

ہوئی جیسی وحشی ہم الفت مین اوسکی
الہی اونہین بھی ہو سودا ہمارا

اگر اپنا اللہ ہی دوستی پر
تو دشمن سے کیا حرج ہوگا ہمارا

ابھی قدر کھلتی نہین جب مرونگا
تو کہی گا تھا ہا ہی شیدا ہمارا

تصور مین بہو چین گی اوس ماہ تک ہم
فلک سیر ہے آج گہوڑا ہمارا

ہنو جنکی روئی دو آفت زدہ ہی ہن
یہ کیا دیکھتے ہو تماشا ہمارا

یہی تھا تقاضا محبت کا ہی سے
نہ لاشا بھی اگر اوٹھایا ہمارا

نکل جای دم اونکی زانو پر اگر ان
یہی مدعا ہے خدایا ہمارا

یہ لاغر ہین ہی ضعف اعجاز اپنا
نہین دیکھنے کو سمایا ہمارا

نہ کیا گنگہوا جیوٹی کئی دن تک اوسنے
کیا غم تو باری بہت سا ہمارا

گلا کاٹ کر او سہہ جائین جو ہر
یہی چاہتا ہے ہمیشہ سہارا

رخ کو جب اوسنے بی نقاب کیا
مہر کو دیدہ پر آب کیا

کعبہ دل صنم خراب کیا
آپ سے ... کیا بڑا ثواب کیا

ہو جاے جوش میں کہیں ساقی چمن سبز
تا کہ مدام کہائیں غم ابر بہار کا

خندان کیا گلون کو تو نالان ہین بلبل
وہ لطف ہی تو یہ ستم ابر بہار کا

موقوف ابر شگال نہیں اپنے اشک سے
محتاج تہا نہ خشکی جسم ابر بہار کا

کاغذ کو رشک کاغذ ابری بنا دیا
مضمون جب کیا رقم ابر بہار کا

ہوا تخل شمع شعلہ ہی جو ہر میری بہار
گلشن پہ چاہیے کرم ابر بہار کا

گاہ گاہ اب سطرف ونگاہ گذر ہونی لگا
رفتہ رفتہ نالۂ دل کا اثر ہونی لگا

سیر دہان تنگ کی بوسی پہ تیز ہونے لگا
فتنۂ ناحق کو دلسی بات پر ہونی لگا

روتی روتی ہو گیا لگڑی کلیجا درد سے
تم جو پہلو سی اوٹہی بیزری جگر ہونے لگا

ناتوانی حسرت دیدار مین بڑہنی لگے
جسم شوق دید مین تار نظر ہونی لگا

آ یا انکہوں مین تصور تار رونیکا بند یا
چشم مین موئی مژہ موہی کمر ہونے لگا

تم وہی پہلو سی جبدم نزع حالت ہو گئے
جان کی جانیکو سامان سفر ہونے لگا

جب رحمت کی بہر وسے تیر دری اقند
اوبت کافر بہلا کب تیر اثر ہونی لگا

جا کی بہر آتی ہی تیر یا گشتی کیطرح
آہ کا اپنی کچہ اب ولتا اثر ہونی لگا

مغز مین بوئی نزاکت کسی کمو بس گئے
عطر جب بینی لگا یا درد سر ہونی لگا

ہو چلا قد سہی میں ونکی بیستا نکا او بہار
نخل امید دل بنا بار ور ہونی لگا

میری محبت سے نہ تیری دل مین کچہ تاثیر کی
صحبت اغیار کا کیونکر اثر ہونے لگا

۱۸

جب بندھا مضمون اونکی عارض گلرنگ کا
موم ہوسکتا اگر آہن ہو دل سنگ کا
نالی سکھلاتا ہی عشق اوس گیسوئی شبرنگ کا
دیکھلی نقشہ جو میری شاہد گلرنگ کا
کیا تلون ہی کبھی ہوتا نہین یکسان مزاج
شمع کیا روشن ہی اونکی شعلہ آواز سی
وسعت صحرا بھی بن جاتی تنگی قبر کی
تنگئی ہین حلقہ ہای گوش زہرہ دا بر
تول لی نظروں مین بنیا عشق جنس [illegible]
زینت دل ہی تبہ خوبان تیر جلسوی [illegible]
تھی بتان سنگدل کی زیر بار عشق ہم
بیا اندہیری مین بیٹھی دیکھا نہ روی [illegible]
تم تو ہو بی رحم منہ دیکھی کی الفت ہی [illegible]
عاشق صادق جو ہین ناموس سی کہتی [illegible]
تیشہ فرہاد ہی قوت ہنر ناخن اسی
دوس رخ پر نو بر کچہ خط کا اندیشہ نہین
چار عنصر کی جدائی ہوگی اک پل مین

بیت رنگین مین تیری عالم ہوا از رنگ کا
لحن اودہی تقب [illegible] بار کی اہنگ کا
طایر دلبر گمان ہی مرغ شب ہنگ کا
رنگ وڑہجاتی ابہی مانی تیری ارژنگ کا
آسمان سی ثرہ کی سیکھی ہنگ تم ترنگ کا
صاف وہا ہی گمان فانوس پر [illegible] رنگ کا
زندہ درگو اب کری سودا دہان تنگ کا
گوش زہرہ چاہی کسکی نغمہ واہنگ کا
اس ترازو مین نہین ہی کام کچہ پاسنگ کا
حسن عالمگیر تیرا زیب ہی اورنگ کا
سینی پر مرقد مین ہی بار گران ہی سنگ کا
گور بھی حلقہ ہی تمکو گیسوی شبرنگ کا
[illegible] دن جسم آئینہ ہی دل ہی سنگ کا
بلبل و پروانہ کو کیا ہی نام و ننگ کا
یا الہی کیا ہی یہ سینہ ہمارا سنگ کا
کب خطر آئینہ خورشید کو ہی زنگ کا
ذوق اودس سفاک عالم کو ہوا خونرنگ کا

وہ ہمارا کہنا نہین مانتا تم تمنا اونکی کل پر [illegible]

[illegible]

بیرن اوس کی کمر کی وہ بیزار ہو گئے
دنیا کا دیا وہ بت کی کمر تار ہو گئے
ہیں ناتوان فراق میں بیمار ہو گیا
تار آہ فسون کا تو رشتہ زنار ہو گیا
روزن ہوئی ہو دو تو انگار ہو گئے
دل کا مکان اور ہوا دار ہو گئے
ساقی کی چشم مست کی موزون کی ...
کشتی ہی سفینۂ اشعار ہو گئے

تری پوشاک کی تاریخ فصلی لکھی جوہری
مبارک ہی تری پیکر دوپٹا جامد اسنے کا

دل کو گر کاکل دلدار کا سودا ہوگا
آہ طور دگر احوال ہمارا ہوگا

زاہدو خلد میں میوون کا مزا کیا ہوگا
نیشکر آنب انناس نہ کیلا ہوگا

سرو دست یک سر پیرو کا جو سودا ہوگا
نشۂ عشق تجھی دیوطما نچا ہوگا

تیغ ابرو کا تمہاری جو اشارہ ہوگا
خال کیطرح تہ تیغ زمانہ ہوگا

سب سی پہر جائیگا رخ ہوش نہ ہوگا اچھلا
ای پری تیرا جنون دیوطما نچا ہوگا

آ جانا میری مرقد پہ کہیں و نیکو
تم جو ٹہوگی میری روح پہ صدمہ ہوگا

پڑ میں گی خضر کی بہی تسی صحرا میں نماز
جادۂ دشت جنون اپنا مصلا ہوگا

وجد میں روح آئیگی ہے سینگی بعد فنا
قبر پر زہرہ اوا آ سے نکلنگی گانا ہوگا

گر سی صد بہانہ آئینگی نہ آو صاحب
ہم پہ ہو لیگا جو تقدیر میں ہونا ہوگا

خضر کیون پہرتی ہیں جو تم ن جنگل جنگل
ان کو بہی کاکل پیچ پیچ کا سودا ہوگا

جان تی ہو لی الفت میں سوچ تا ہوں
ہم نہ ہونگی تو وہ محبوب اکیلا ہوگا

وصل کی دنیا کیسی بچ جائیگا نشتر بیتیغ
دم تمہارا بھی افسون مسیحا ہوگا

رنگ بدلا گل خورشید کا اینگا نظر
جلوہ گر بام پہ جب وہ گل رعنا ہوگا

بہتر انسان سی ہی نام خدا کا را ہر
حور اس حسن کی ہوگی نہ فرشتہ ہوگا

ہو گی تم آئینہ غیر و نکی کہان تک لی وصل
تم بہی تنہا کبہی بندہ بہی اکیلا ہوگا

[illegible]

[illegible]

قاتل کیا جو تیغ جہانگیر کا تونے وار
بہتر امیر اگر مری تدبیر پارہ ہو گیا

برق نگاہ قہر سے اونکی جلا رقیب
بھڑکائی جسنے آگ وہ فی النار ہو گیا

ہیں رقص میں ستارے جو دامن کی ہے ہوا
کیا ہر ستارہ کوکب سیار ہو گیا

مضمون گریہ نظم میں لکھے ہی یار کو
جوہر روان سفینۂ اشعار ہو گیا

رخ پھر گیا اگر رخ دلبر بدل گیا
بدلی جو تیوری اونکی تو تیور بدل گیا

یکسان رہا نہ رنگ گل تر بدل گیا
نقشہ ریاض دہر کا اکثر بدل گیا

دیکھا وہ قد تو نقشہ سراسر بدل گیا
صوفی کی طرح حال صنوبر بدل گیا

مدفن پہ فرش خاک ملا ہے فرش گل
نیند آ گئی جو ہمکو تو بستر بدل گیا

کستی نقاب آپکی یہ اوٹھتی ہے بام پر
کیوں رنگ ماہتاب فلک پر بدل گیا

پہونچی جو میری آہ شرربار چرخ تک
پتھر کی طرح رنگ ستمگر بدل گیا

کیا اس قمارخانۂ عالم کا اعتبار
نردوں کی طرح دم میں یہاں گھر بدل گیا

ہوتی بنا ہے صاف اک ہوتا کا پھول
ای تجھ سن پھولوں کا زیور بدل گیا

سرزد ہوئے ہیں ہی لب شیریں کلام سے
لی آج ذائقہ ترا شکر بدل گیا

ہی بت سے جی جناب تو لیتا ہی بوسے کیوں
کیا شیخ جا کی کعبے میں پتھر بدل گیا

آنے سے تیری ہیں در و دیوار آئینہ
آئینہ خانہ کہتے کہ اب گھر بدل گیا

کہتی ہیں مست دامن تر کی شیشی پر
عیسی رنگ کہنہ اخضر بدل گیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عاشق حسن صفائی عارض دلبر ہو
خشت کشکل آب آئینہ لہو ہو جائیگا

تحفۂ عشق سمجھکر سبکدہی مین کیجو
چور دل بھی صاف مانند سبو ہو جائیگا

وقت ساقی مین مقتل بزم می بیجانگی
بادۂ گلرنگ شیشی مین لہو ہو جائیگا

کاٹ ڈالونگا گلا گر تو گلی ملتا نہیں
جان میری جائیگی بدنام تو ہو جائیگا

تیری آگی کہیں جو نکلین تن سے نہیں
دیکھینگے آئینہ کیونکر روبرو ہو جائیگا

تو نکل دیگی اب جو دیکھینگے مکان تجھ
ایکدن ہمکو جل گفتگو ہو جائیگا

اس دل بیزار کو سیرابی ساقی تیرے
کیا دلی کا تیور جام آرزو ہو جائیگا

شوق آرائش تو ہوا انکو بیحد آنکی
تیکی آئینہ میرا دل روبرو ہو جائیگا

تجھے الفت سے آٹھ مدّا یا ہی وصل ساقی کا دل
آج تو لبریز جام آرزو ہو جائیگا

شعلہ او ازتن جاتی گا شمع انجمن
نغمہ ساز بزم جب وہ خوش گلو ہو جائیگا

دیکھتی ہین میری جانب چشم التفات
چاک دل تار نگہ سے اب رفو ہو جائیگا

پاس میرے آکر اہو گا جو گریبان دیکھ
قد ترا سرو کنار آبجو ہو جائیگا

کھولتی ہین کہکی آئینہ وہ اپنی زلف کو
حال چاک دل عیان ہو بہو ہو جائیگا

ای ہہی قد یہی اگر ناز و نزاکت کا بہ تنگ
تیری ساقی سے صنوبر باز تو ہو جائیگا

ابروی قاتل کی اہی جو ہر جو مضمون تیغ کا
اپنی مصرع کو حکم اقتلو ہو جائیگا

تو بھی او حیدر علی سن لے مرتبہ اصنام کا
زینہ جو بین ہی سدرہ اک صنم کی بام کا

[illegible]

[illegible]

ہم پہ مرتے ہیں ولی ان کو ہو منظور نہیں
ای بتو ہی وی شکل کمال سان ہیں بہو
سے ہی ولت من محبان ہیں بلبل کیا ہی
یہ جہان نہیں بہ بہشت ہی احسان ہیں ہو
بہوچہ ہیں ہیں بس کی بلان ہی بو ان ہو
سے دل ور سے کی کے ہیں ان ہیں دیوان ہو
دل ہی کی کب بہم ہی بتان ہیں ہو
اعلان ساعتمی کی بہار ولان ہیں بو
اس سو منہ دل ان بو ہیں حیران ہو
اس کو عصبی میں پو دیوان ہو
اس کے میں جنہی بو کی ویران جو
پہ دیکھ کیا ہی سان ہیں ہو

خدا کی ذات حرف و صوت سی جو ہی منزہ ہی
منہ ہو ان کس طرح منہ عشق کی جیلسازی کا

گو دو دو جگر دل سی نکالا نہیں جاتا
رندوں کی سنانی سی نہیں دیکھنی بیٹھو
اس صدمی کا دل ہو نہیں سکتا متحمل
چین آتا نہ تابی پہری ہیں بلبلین شب و روز
اسی بہت روز دفنی ہی جانا دلین
گو وصل کی فرده نی چهوڑا ایب بهی
دو لو سے ہیں یار جو ہے جانا دل سے
کیا دلین ہی رکھ جاتی ہو ہر بات ہی بی عج

پہلی میں انبال سی بھالا نہیں جاتا
عاشق کی آج او چھالا نہیں جاتا
وہ پیچ ہی یا تو نہیں چوٹا لا نہیں جاتا
اب یہ قدم گھر سی نکالا نہیں جاتا
ہی دو کہیں جہان کو نکالا نہیں جاتا
اتنک و طبیعت کا کسالا نہیں جاتا
اس گھر دیا منت قبالا نہیں جاتا
صاحب کا سی جیسا دو الا نہیں جاتا

جیسی دو اودین خواب میں ہم دیکھتی جو ہی
یون کون سا ارمان نکالا نہیں جاتا

یہ نفس وہ سرکش ہی کہ مارا نہیں جاتا
گو منع تھی پیغام کی رشتہ بھی سر انگشت
مہتاب قمر بھی نہیں پیاسی ہی فلک پر
مرتی ہی پہر نازو کو ہو سی بہ سیری ہی
اس طرح سی جاینگی بہلا گھر سی تماشی

یہ جین کسی عاجل سی اوتارا نہیں جاتا
اب ہوش نہیں ہی نکارا نہیں جاتا
گر آہ کا تا چرخ شرارا نہیں جاتا
کاندھی سی جنازا ہی اتارا نہیں جاتا
دنیا سی ہی ہو تو ہی سدہارا نہیں جاتا

۳۸۸

حیف ہو کو ہم کو سارہ اپنا
یار کی ما ہی کی افشان ہو
رخ انور پہ جلوہ ہے شمع کا
شوق کی ہی ناف کے ساتھ ناهل کا
شوق قتل ہی برپا بیکون دل کا
یار وہ پری ہی میری قاتل کا
حال عاشق کی دیکھو دل کا
ہی اگر شوق رقص بسمل کا
سستی کا ہو سینہ ناز کی دل کا
سینہ ہو عرش ساقی دل کا
جیتا ہو ساقی ماہ کا دل جو
ہی کی ساقی انہیں ہو ساہ کا حل دل کا
ہی ہیں سبا ہی جو ماہ کا حل کا
عکس ہی روی یار کی محل کا
جب سکرون میں صحرائی بام بہ ناز
جب تو وصل ہو عنا دل کا
اوس پیکر سیر کنار کی قد وہ گہا
عارض جو یار ہو گیا ہی بسمل کا

ہی لیلی ہی صورت مجنون
تم اوٹہاؤ جو پردہ محمل کا

بزم مین وہ قمر ہی جلوہ فروز
یکہ روشن ہی ماہ کامل کا

آسینے کو نہ روبرو رکہو
کوئی پیدا نہو مقابل کا

نظر آتا ہی دار پر منصور
جلوہ انگشت پر ہی کب تل کا

آرزو وصل کی نہ بر آئی
رہ گیا دل مین حوصلہ دل کا

سینی منت کی یار سے نہ زنجیر
شوق تازہ ہوا سلاسل کا

وہ گرہگیر زلف آئی نہ ہاتہ
کہلا عقدہ نہ میری مشکل کا

درد دل ہو تو تمکو ہو معلوم
حال جانو کسی کے کیا دل کا

ہی کہاں وہ چراغ خانہ حسن
اشک روغن ہی آنکہ کی تل کا

حاسدون سی نہ کیجے تقریر
خامشی ہی جواب جاہل کا

جان اونکی ادائی لی جوہر
کشتہ ہون تیغ ناز قاتل کا

ہی شور بزم عیش مین جانان کدہر گیا
پریان پکارتی ہین سلیمان کدہر گیا

کس سی کہون وہ شمع شبستان کدہر گیا
کیون صبح ہوگئی مہ تابان کدہر گیا

وہ ولولہ وہ ذوق وہ ارمان کدہر گیا
پیری مین شوق و بد جوانان کدہر گیا

زاہد کو ہم جو عشق کا سودا تو پوچھیی
اب وہ خیال حرمت ایمان کدہر گیا

[illegible]

خون عشاق سی پہولونکی پہری ہتھیا تا
ہیچہ ہاتہ مین گروہ گل خندان لیتا

جان دیا کو وہ اک تیر چہی نگہ کافی ہی
سینہ کیون خنجر قاتل کا مین احسان لیتا

عکس رخسار سی گلدستی کا دہوکا ہوتا
آئینہ ہاتہ مین گروہ گل خندان لیتا

طائر رنگ حنا نکی لیتا صیاد
ہاتہ مین تو جو ہمارا دل نالان لیتا

ہو گئی خوش جو ہر اپنی جامی سی باہر ہوتی
ہاتہ مین قاتل اگر تیغ عریان لیتا

طاعت نکی خدا کی نہ عشق صنم کیا
سجدہ کیا نہ بت کو نہ طوف حرم کیا

نامی کو موج بحر روان یکقلم کیا
مضمون گریہ یار کو ہمنی رقم کیا

سفاک تیری راہ مین ہم سر کے بہل چلے
لی خط سرنوشت کو نقش قدم کیا

ای باغبان لگی کا مگر حال عندلیب
کیون شاخ گل کو تو نے چمن مین قلم کیا

گلگشت مین ہلا کی نقش قدم سی گل
صحن چمن کو یار نی باغ ارم کیا

کہینچا کی لوح سیم پہ تصویر مہ جبین
خط جبین یار کو نقش درم کیا

اس درجہ محو نغمہ کیا حال آگیا
مطرب نے اپنی حال پہ کیا ہی کرم کیا

محرابون مین ہین ابرونکی مردمان چشم
ان ہندؤن نی کعبی کو بیت الصنم کیا

رکہتی تہی نقد جان کیا قاتل کی نذر کو
اک سر تہا وہ حوالہ تیغ دو دم کیا

اگر نہ وصل یار حسین ہی سہی
ای عشق تو نی مفت ہمین متہم کیا

دہیان آیا جب ہمن کا ہونٹ زندگی تنگ
آئی کمر کی یاد تو قصد عدم کیا

[illegible]

ایجان بن جیری ہون رگِ گل کی رسن کا
پہلوی میری وہ مہتابان وسعد را
اب چادر مہتاب بن عالم ہی کفن کا
ہاتھو نسی پلا بن نج اوسکی جولی بن
نقشا میری ناخن بن ہی سورج کی کرن کا
اس جلوہ رنگین سے تماشی کو ہماری
چہرہ چھائی گا دیوار و پر سایہ ہی چمن کا
ظاہر میں صفائی ہی یہ دل میں ... ہی
دنیا میں نہ ... سی کہو کوئی چلن کا

[illegible]

دیا دل زلف کی سو مجھ سبب سے | یہ سارا ہو چکا عنبر ہمارا

یوہین ہون بعد مرنی کی سرافراز | کہیں ٹھکر آو اکر سر ہمارا

نہ ٹیکی بند دم بہر کھینچے تیغ | ابھی کھل جاسنے گا جوہر ہمارا

تہیں پہنچی ہی قاتل سرخ سیلے | ٹپکتا ہے خون گردن پر ہمارا

اوڑایا اونکا شہرہ قاف تا قاف | ہوا احسان پریون پر ہمارا

جنونکی گرمی ہی سر پر سیتی | رہا پھر سلامت سر ہمارا

اوٹھائین کی گرمی وحشت جنون سے | بنی ہے ہتکڑی زیور ہمارا

سمندر بھی اگر آئی تو جل جاہی | یہ وہ آتشکدہ ہے گھر ہمارا

انہیں عیدون میں مشغول گنجفہ ہی | نہ کیونکر حال ہو ابتر ہمارا

نہ چمکا اس سے تجلے پر نہ چمکا | بناہی خال رخ اختر ہمارا

قدم رکھیں لگی میں اوسکی گھر پر | جہاں ہو وقف سجدہ سر ہمارا

کبھی دلکی نہ اوس کاذی سن تھی | نہ پہونچا کان تک گوہر ہمارا

کیونکر ماہ کا چہرہ اوتر جاسے | چھپایا کو [illegible] سیکر ہمارا

وہان رکھتی ہین گر شگوسی پا نہ | یہان ہی آبلہ [illegible] پر ہمارا

کہا یہ آئینی میں دیکھ کر عکس | سکندر [illegible] بنا [illegible] ہمارا

بساں جوہر شمشیر قاتل
سدا [illegible] ہی دل جوہر ہمارا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہی تیز زبانی سی بہت جانکی دشمن | سر دیکھو بریدہ ہم گیا شمع لگن کا

ہنسکر لب لعلین نی میرا خون کیا ہی
مین کشتہ ہون جوہر دم شمشیر یمن کا

درد جانکاہ سی تیرے دو بازوئین کم ہو گیا | تیرا افسون ہی مسیحا کا مجھی ہم ہو گیا
یاس کی صورت بنا مین پیکر غم ہو گیا | بار غم کی کثرتون سی نخل ماتم ہو گیا
جی وٹھا آنی سی تیرے مرچکا تھا ہجر مین | کیا غنیمت مجکو ای عیسی ترا دم ہو گیا
راز الفت دل مین ہو محرم نجیونی دی تجھے | کب تری سینی سی اپنا تا بہ محرم ہو گیا
آئی ہم قالین کی تصویر مین وشین تعظیم کو | کیا بیا یہ معجزہ عیسی مریم ہو گیا
کون کہتا ہی طراوت بخش ہی [illegible] | جل کی سینہ شوق مین اون کی جہنم ہو گیا
بی ادب جو اوس سر کا کل کو کہا [illegible] | صورت گیسو مزاج یار برہم ہو گیا
اونکا میرا نام جب لکھا کسی نی پاس پاس | اوسکی حرفون مین مرا ہر حرف مدغم ہو گیا
[illegible] لیکی فصد مین رو دیا [illegible] | اتنا سودا بر لیا تجلا لہو کم ہو گیا
رو دیا او شمتی تیری انگل ہر رگ [illegible] | جو کشش سی جلا گل چشم پر نم ہو گیا
ہو گئی اشک [illegible] سر [illegible] | اندنون باری میرا رونا نو کچھ کم ہو گیا
وہ نہ آئی ہو گئی وعدہ کی دن [illegible] گیا | وعدہ پورا ہو گیا آخر مرا دم ہو گیا

[illegible] گریہ مین جیون [illegible] ہو گیا [illegible]
دیکھکی آئینہ اونکی چشم پر نم ہو گیا

[illegible]

[illegible]

ہنسکی کبھی ہین وہ بیہوش ہتی ہی جو ہم
کبھی ممکن ہی نہین ہو مثین آنا تیرا

قہر ہی اوس بت بیباک پہ آنا دل کا
کیا غضب ہی کہ ہی کہیلا ہی لگانا دل کا

تمسا بیدر و بہی نیامین نہوگا کوئی
کہیل ایجان سمجہتی ہو دکہانا دل کا

بی نشان آہ فراق کہ یار مین ہی
کب ملی گا میری اللہ ٹہکانا دل کا

کیون گراتی ہی مجہی جان سی نظر و نسی
اشک سان پہر نہین ممکن ہی اوٹہانا دل کا

دل عشاق وہ لیلیکی فنا کرتی ہین
قافلہ ملک عدم کو ہی روانا دل کا

آوہ رتی مین گلی ملکی ہمین شاد کرو
جان چہپا نہین ہی تا ہی ستانا دل کا

دل جو ہر ہی خیال سر کاکل مین فگار
دیکہو اہی آئینہ رو کرتی ہو شانا دل کا

پاس فاسی غیر کو مین کب لپٹ گیا
بستر پہ قرب صورت دیبا سی ہٹ گیا

اوس شعلہ رو کی ڈولی کا پردہ و گیا
نظروں مین اپنی طور کا قصہ سٹ گیا

اہی بت حجاب تیرا وہ اتک گہٹ گیا
شرماکی ... قالین سی ہٹ گیا

صورت دکہاکی وہ پیش لو ار ہٹ گیا
آکر قرار دل سی ہماری پلٹ گیا

چہری حسینونکی تیری آگی اوتر گئی
ہر گل کا رنگ صاف خجالت سی گٹ گیا

رہتی ہتی طرفہ صحبت حبیب وصل مین
وو دن نہین جہنی ہی وہ زمانہ پلٹ گیا

آوارہ گرد وہ ہون کہ وحشت اوٹہکی سرو قد
ہر گرد باد دشت مین جہسی لپٹ گیا

داغ نے سر گریباں کین سر سے تا قدم — ہجر میں جسیان کس کس کا میرے سر پر ہوا
جان نکلے ہی لگی رہتی ہے ہر دم آہ مین — آب فرقت مین کسدن آہ بھی باہر ہوا
عاشقوں کی کسنے آنسو جو چھپا ئے دہر مین — اشک بلبل سے نہ اک دم دامن گل تر ہوا
جذب شوق شعلۂ دیدار دیکھا چاہیے — بعد مردن سنگ موسے قبر کا پتھر ہوا
کیا سنے گلشن مین فریاد و فغاں بے اثر — گوش گل نالوں سے اپنے غنچۂ لب کر ہوا
مر گئے جو کاٹ کر اپنا گلا اچھے رہے — جان دینا تیغ ابرو پر ہر اک جوہر ہوا
ہجر مین وہ وہ سہے صدمے جو کہے جاتے نہیں — کیا بتاؤں مین زمانہ وہ لبر کیونکر ہوا
دیکھتے آیا مجھے زندان میں جو وہ ماہ مصر — پاؤں کا لنگر مری دنبالۂ اختر ہوا
چونک بھی اوٹھا نہ خواب بیخودی سے ہجر مین — شور و غوغائے قیامت بارہا سر پر ہوا
دیکھ کر قاتل کو کب پھولوں نے تھین دم — نکہت گل کی سوش ہاسیے مین بے پر ہوا
فیض سے وس گلکے تھکا اوس نے تنگ نہ تھا — عکس جسم یا من بھی لالۂ احمر ہوا
ہوگیا اوسکی جو اصاف کوثر ہتی ہے قتل — مجکو حرف خط قاتل جوہر خنجر ہوا
گر قفس تک جب پڑے تو بے میرے سر ہوا — جم گیا جسکا نقشہ جم سے وہ بہتر ہوا
ہے ازل سے میکشی کا ذوق وہ سر ہو گیا — ثبت پیشانی پہ ہے گویا خط ساغر ہوا
دیکھنا جوش جنون کو چشم مژگان کا اثر — جسم کا اپنے جھیے ہر دو زنگسا نشتر ہوا

کہتے میں استر جلی جو بہر جو یاد آتی ہے تیر
اسیا رو یا خون دلسے سارا دامن تر ہوا

٤٩

قصر دل مین بھی صفائے خانۂ آئینہ ہے
جسنے کی تعریف گہری وان سکندر ہوا
یار رہتا پہلو مین قسمت سے مگر افسوس
گردش طالع سے مجکو منت کا چکر ہوا
اچھوتی ایذا مین کی صحرا نورد کی کرن
خود بھی اپنا ہے کی نقش قدم نقش پر ہوا

آخر یون ہی دیا مجہکو تنگ قبیوں نے تو کیا | وصل وہ بس یوسف لقا سے ہی ابھی ہو

ستہادم بسمل ہی جو وہ مندان قاتل کا خیال | زخم میں ہر استخوان ریزہ میری گوہر ہوا

دیکہکر یار دنکو کہتا ہوں شب فرقت میں | آسمان اپنی شرارہ کا مجمر ہوا

پیر شیخ دین خسست و اعتقاد و بیش | ذہن انسان میں جو آیا سا قیا اکثر ہوا

گرم رو ہون آتش الفت سے سو و شرر | ریل گاڑی کی روش ہر پاوں چکر ہوا

وصل جو ہر مری کو لیتی ہیں سبہی دلیل
مانگا محبوب سے جو آپ سے باہر ہوا

کیا کہون ہجر میں تی شک کم کیا ہوگا | داغ غم سی میرا احوال جگر کیا ہوگا

گہر چلی آپ میرا حال مگر کیا ہوگا | رات رو رو کی جو گذری تو سحر کیا ہوگا

داغ الفت نہ سہی گا جو بشر کیا ہوگا | جو کہ سہولی نہ ہیلی گا وہ شجر کیا ہوگا

تو بہ کی عشق سی انجام مگر کیا ہوگا | دل میں پہر ولولہ آئیگا اگر کیا ہوگا

ای جنون تشنہ گلا ریت کی ہی موج سراب | تیز تر اس سی دم تیغ و تبر کیا ہوگا

ہوگی موقوف صفا تد مقابل جو ہوا | چہرہ آئینہ پر غیر نظر کیا ہوگا

آب شمشیر کا اس رخ کو سہو ڈال اتار | آبرو اپنی ہی وہ داغ سپر کیا ہوگا

یاد مژگان میں شب روز چبہتی سے | مشغلہ دشت میں ورانہ پہر کیا ہوگا

خود ہر اک انت سے ہی موتی انکو صفا | مجنون سا گردش میں گہر کیا ہوگا

ہونگی گردن پہ میری ایک کی بدلی دو سر | تم لگاو گی اگر تیغ دو سر کیا ہوگا

آزردہ اس ناکام ... / مین ... گا اگر کیا ہوگا

قدر جوہر ... / تم میری قدر نجانو گی اگر کیا ہوگا

وہ بری قتل کری ہو رہی ہوجائیگا وصل
ہونگی جوہر جو شہید اپنا خبر کیا ہوگا

روٹھکی جائینگی وہ پہلو سی اگر کیا ہوگا
آگئی ای حضرت دل حال جگر کیا ہوگا

گرمی عشق کا پیری مین اثر کیا ہوگا
آتش سرد مین تابندہ شرر کیا ہوگا

ہچکچاتی ہو نزاکت سی عبث وصل مین تم
باندہ ہو ہمت تو ذرا درد کمر کیا ہوگا

داغ کو پھول سا چھاتی سی لگا لینا ہون
عشق مین مجھسا کوئی سینہ سپر کیا ہوگا

جائینگے عاشق وارفتہ کمر کی مر کی
جستجوئے پشت عدم اپنا سفر کیا ہوگا

تنگدل وہ ہو نہ اک بوسہ دیا جائیگا
لاکھ باندہوگی سخاوت پہ کمر کیا ہوگا

کاٹ کر سر بھی نہ سمجھا وہ سنگین دل ہو
دل جو دہڑکیگا میرا انکو اثر کیا ہوگا

کہیل دیکھو کبھی اس طائر پر دل کا بھی شکار
گر ادہر چھوڑو گی شہباز نظر کیا ہوگا

جان شیرین کی بھی ہی کاوکہا دینگی مزا
ہوگی اوس لب سی شکر تنگی اگر کیا ہوگا

یون تو مختار ہو جو چاہو وہ تم جبر کرو
حاصل ان لگی ستانی سی مگر کیا ہوگا

مر گئی ہم تو یہ کس کام حیا آئیگی
دیکھ جاؤ گی جواب ایک نظر کیا ہوگا

عار ہندو کو مسلمان کو خدا ہی جوہر
مجھسی بندون مین کوئی اور بشر کیا ہوگا

کسی مست نہین ہی یہ بہو جو ایچہو ہمارا

خدا حافظ ناموس ہی ... ہمارا

[illegible]

جو کی آہ اوس بہشتی رو کی غم مین لوگ کئی بیچ
کوئی شعلہ بہڑکا و ٹہتا ہی یہ نار جہنم کا

وہ نور چشم یعقوب وٹہ گیا آنکہونکے آگی سے
بنایا اسلیئی مژگان نی حلقہ گرد ماتم کا

فنا ہی قاعدہ کل کا الم الیس کا موجب ہے
نتیجہ ہی بخبر تجی کی کیا اشکال آدم کا

لب ساحل پہ چہہ گریان کا شاید گزر آیا ہی
کہ چشمہ چشم گریان ہی بہنور حلقہ ہی ماتم کا

گیا وہ مہر وش آیا اندہیرا آنکہونکی آگی
دکہایا منہ فلک روز سیاہ بخت برہم کا

بجز ماتم نہین جشن شہنا ہمین بارہ مہینی
رہا کرتا ہی یان ہر ماہ پردہو کا محرم کا

سلیمان کیون نہو اک و نقش اوسکا ہی شاہی
کبہی ہی نام پر گنبد لی نہین حلقہ ہی خاتم کا

ہوا کرتی ہین گریان ہمتو سے روپہ جسینو کی
محرم مین ہی اے شیخ باعث اپنی ماتم کا

بہہ آیا جی ہمو ... غم کہا کہا کی جیتی ہے
نوالہ اپنی کام تلخ مین لقمہ ہی اب سم کا

نسمجہا مجکو اوناصح یہ سمجہا مجکو اوماتم
کہ سینی مین بہڑکا و ٹہتا ہی شعلہ [illegible]

خیال حلقہ ہائی زلف پر جسم نقش ہی اسیر
سویدا ہی دل محزون نگینہ اب ہی میلم کا

تصور مین [illegible] کی مجہ اکی وماہون
روان ہی عین کہی مین چشمہ آب زمزم کا

دل افگار اس کف [illegible] کا ہون [illegible]
دل مجروح پر کہدی یہ بہایا لال مرہم کا

فروغ اپنا دکہایا ہمارا داغ دل ہوکر
ستارہ اپنی طالع کا اگر چمکا تو یہ چمکا

سویدا اکطرح دلسی بجا ہیگا یہ داغ غم
نہین تا سوزہ چمپر کہ بہایا کہین مرہم کا

وہی زردکی پردہ آبرو کا سبکی رکہتا ہی
اوڑایا شاہد گل کو دوپٹا جیسی شبنم کا

کلیجی مین [illegible] رہ گئی تو تم او نہی ہی
تہی کس طرح سی [illegible] چشم پرنم کا

[illegible]

[illegible]

تیری حبشی کا سایہ جو سی دیکھا جو بھرا مین
یہی تھی پیشتر سو طرح مصر کی الفت مین
کیا ہی لال کو گنگ لب نے رنگین کی باتون نے
تکرار منع مجکو کام دل ایجان سینے مین
صفت کی جستی ای ابر کرم اتش مین جلنے
سر نو سی ہو تر کاسہ سر خشک مغزون کے
الہی جلد مژدہ تشنگی نے پہ سنوا دی
ہمارا نقش الفت ہی بیان عنبر کی ان
بتونکی زلف سی جو سلسلہ میری سے سود کا

بیکاری سی روح مجنون لعبت نشین آیا
الہی خیر ہو بی دھب سے پہر دل کہین آیا
ہوا بی اصل جیسا بر جام انگبین آیا
غضب نازل ہوا گر وصل لب پر نہین آیا
پہر یا برق کا شعلہ فلک سی تا زمین آیا
شراب لی کہ افلاطون حکیم خم نشین آیا
مبارک ہو مبارک ہو وہ شوخ نازنین آیا
خدا کا شکر ہی ہندستان پر نگین آیا
میری سر شتہ بیعت کو شیخ پیر دین آیا

پہر آیا دم میری ہونٹوں سی جو پہر یا لب
عیادت کو جو بالین پر وہ وقت واپسین آیا

بولی وہ دیکھا جو آئینی مین جلوہ خال کا
کیا فروغ حسن سے میری پری تمثال کا
نور کا فوارہ ہی فردوس پری تمثال کا
رنگ پان کرتا ہی پیدا شہد مچھیا مال کا
آشنا گلبرگ لب سے گر پری تمثال کا
بوسہ مین پایا نہین لب پری تمثال کا

چور سونا لینی آیا کیا سنہری گال کا
جہاں روشن ہو گیا ہی شال رومال کا
خوص علو نوری ہی شال کی رومال کا
بوسہ لیتا ہون جب انچل تیری رنگین گال کا
غنچہ کھل جائی ادیدم حقی کی مہتال کا
کیا کہو جائیگا کچہ سونا سنہری گال کا

ملک ہی گلشن قدمی جو خرام ہوئی
ہر ایک اس چمن دہر مین نہال آیا
...
صفا جمال ہی گر آئینی مین بال آیا

۳۴

سیاہ نامہ اعمال تا کجا جوہر
نگاہ کیجئی خط مین سفید بال آیا

پہو مجکو رنگ خوب نیا نامہ بر لایا
یہ اچہی اپنی قسمت جو یخ کجرو راہ پر لایا
خدنگ ایکبار نگاہ گردونکی خبر لایا
نیا کعبہ یا شعبان قرینین گلدستہ کر بر لایا
عجب صبو فشی نیا تمین ہم کجیہ پر نشہ لایا
کبہی شیشہ شیشی کبہی ساغر کو بہر لایا
وہ سلسلہ گانی کو دستہ بیر گیسو ان گر لایا

نوید آید دلبر ہمارا نامہ بر لایا
کہ پیکیا باد صرع نامہ بر کی مشت پر لایا
وہ شیشہ ہی کہ نخل کہکشانکی بیج بر لایا
ہماری دل جلانی کو شرر گویا کہ پھر لایا
کہ جو کلمہ کوئی لایا زبان پر وہ نشتر لایا
نیا رنگ لطف ایکی ساقی رات بہر لایا
غنیمت مین سیحبادہ قدم اپنا اگر لایا

تہا کیہ عادت ملک ہ وہ کا باعث اے جوہر
قیامت سر پہ جو لایا یہ چرخ فتنہ گر لایا

شکوہ ... پہول نہ ذکر بتان گیا
جام شراب پیا ہی ساقی کہان گیا
دم پیری بلبل سی جو وہ جا نجان گیا
الدم کو منیری گہر سی وہ عیسی بیان گیا
پیری کا شہد دکہا ہی تو پوچہو یہ ہی تبو
زاہد شراب پی ہی کہان فرخ و بہشت

جوہر کبہی نہ جوہر تیغ زبان گیا
پہر حکمران بہار ہی دور خزان گیا
مین مر رہا ہون آہ مسیحا کہان گیا
وہ بدگمان ہون مہیا کہانسی کہان گیا
اب وہ غرور حسن جوانی کہان گیا
کیا جانی کوئی مرکی یہان سی کہان گیا

مر رہا ہوں جو تم آؤ تو بچوں تم قسمی میں
جان جاتی ہوئی اوس تک مسیحا ٹھہرا

آگے اوس ماہ کے یوسف کا ہی کیا منہ باہد
بندہ یعقوب نہیں مجکو نہ اندھا ٹھہرا

جوہر افسوس کسی نے نہ ترحم سے کہا
ساتھ ہی قیس نہ ناقے کو لیلی ٹھہرا

آج بھی کل پہ وہی وصل کا وعدہ ٹھہرا
مجھے اے جان قیامت کا یہ فردا ٹھہرا

رقص بسمل میری قاتل کو تماشا ٹھہرا
سعد ذابح لقب اوس ماہ لقا کا ٹھہرا

قد دلدار نہ شمشاد نہ طوبی ٹھہرا
سرو نوخاستہ باغ تمنا ٹھہرا

اونکو منظور اب آنا کہ آنا ٹھہرا
میری تسکین نگر وسیع یہ کہو کیا ٹھہرا

دم لبوں پر ہے ذرا آ کے بھی ٹھہرا
آکے بالیں پہ نہ اکدم وہ مسیحا ٹھہرا

کہتے ہیں روز دگر وصل کے پیغام پہ وہ
ایکدن ہو گیا کیا روز کا جھگڑا ٹھہرا

شوق جنت تھا ہوئی طاعت بد نقبول
مبتلا ہی ہوس و حرص و تمنا ٹھہرا

اے بتو ظلم کی کچھ حد بھی ہے رحم کرو
کیا جو عاشق ہوا بندہ نہ خدا کا ٹھہرا

آیا کرتی ہیں نظر باز لڑا لی انکھیں
تیلیوں کا تری کوچے میں تماشا ٹھہرا

شمع رخ دیوں کا فروغ اوسے بے مہر سے
بزم عالم میں وہ مہر و مہ اکا ٹھہرا

کلمہ منکی یہ کہتا ہے وہ بت زاہد سے
بی انقطا ایسا یہ کچھ خدیجی سنانا ٹھہرا

نہ ٹھری تیغ نگہ مفت نظر بند ہوئی
جوہر اوس بت کا دریچہ میں تماشا ٹھہرا

۳۵

میں شمع نور کہوں یا جراغ تیری بازو کا
تیری ہاتہوں شہادت سی سر کٹنی کی تیا ہی
نہ کس صورت سی سر گردون میں تیری کی چوٹ
شرست آس سی بہتر جو ایمان حق تہی میں
کلیجا دل ہلا جاتا ہی جس دن یاد آتا ہی
گہٹی پروانی کی بازو کی قت ہیں صبح میں یا
ہوا روشن شب نکہتن ریکہ تیری دیر
تصویر شکل قمر گانی ہوں پہنچا ہی نہی کا

کرے قصر حسن کا روشن گہر ہی یکا تیری بازو کا
دہر کنا میری تیری ہی کا بہر کنا تیری بازو کا
دل شوریدہ ہی ایجان شیدا تیری بازو کا
شب وصلت میں بسر ہو نکیا تیری بازو کا
جگا نہیں شب وصلت ہلانا تیری بازو کا
شہرہ کر وصف جب ہمنی سنایا تیری بازو کا
ہی ایما بھی کرتا ہی یکا تیری بازو کا
کشش سی دل کی کہنچا دلپہ نقشا تیری بازو کا

لطف گل بہر پنہو نیسی ہی سر اسر باغ کا
ہی گل مہتاب ہر برگ گل تر باغ کا
عکس شی سی آئینہ ہی صحن قیصر باغ کا
بس ہی شور لب جو ہی معتبر باغ کا
ایک یوسف ہی ہزاروں شاہ بہ یہاں ہیں بیٹھا
ہی سلیمانسی فزون سلطان عالم کی شکوہ
ہیں لیو ہیں نشک سلیمان سکندر بادشاہ

جشن نعمت وری ہی یا میلا قیصر باغ کا
حضرت اختر سی جیکا ہی مقدر باغ کا
بنگیا شعر کی بدولت گل سکندر باغ کا
خجلت شعر سی ہی پانی ہر گل تر باغ کا
مصر کا بازار ہر گوشہ ہی قیصر باغ کا
غیرت بزم پری جلسا ہی قیصر باغ کا
جلسی قیصر باغ ہی جا غیرت خضرا ہر باغ کا

جان وقرار ہم ... عیسی کی طرح ... باغ کا
چشمہ حیوان ہی حوض سنگ مرمر باغ کا
چاندنی سی جلوی کی شب کی روشنی ہی یا سحر
ہو نہ کیوں کر لطف جو چینی چمن ہی باغ کا
کیا ہیں ... ساقی ہی پر شراب
شعلہ شمع کی صورت ہی ...

دل ہی تیری فراق میں اوقی نستاک خراب
یارب کری کسی کو نہ عشق بتان خراب

پہلو میں تو نہیں تو ہی بیجان جان خراب
دیوانہ کوئی یون نہ ہی جاودان خراب

یکدل وہ بت جو مجھسی نہیں لوگ کہتی ہیں
ایکا نہیں سی سی ہی ہندوستان خراب

رندونسی شیخ لی نہ مشیخت کی آفت
کرتی ہین آدمی کو بہت شیخیان خراب

بلبل عزل سرا ہی تو کہتا ہی وہ فصیح
مضمون ہی دردناک مگر ہی زبان خراب

یہ جای آسمان کا گھر وند اہر دو ون میں
میری طرحسی یہ بہی ہی کہ خانمان خراب

باد خزان تہی کیا کسی دل سوختہ کی آہ
مرجہائی پہول ہو گئی پہر ور وان خراب

ہین پیر عشق میں جو ہوا لوگ کہتی ہین
یون اپنا حال کرتا ہی کوئی جوان خراب

جوہر غم فراق میں بیحد ہون اشکبار
بارش یوہین ہی گی تو ہونگی مکان خراب

ساقی ہین تجھسی خانہ اہل جہان خراب
کی تیری چشم مست نی مئی کی دکان خراب

کیا تمکو ناصحو جو ہوئی نہیں خانمان خراب
بد کہکی آپ کرتی ہو اپنی زبان خراب

سچ ہی غیری سی جہوٹی کیون دہان خراب
کرتی ہی آدمی کو خود اپنی زبان خراب

نیرنگیان سہی ہین جو دست فلک سی
پہرون پہرنگا میری طرح آسمان خراب

ای مجہ سی تو اوجہل انکہ سے
سیل سرشک سی میری ہوگا جہان خراب

نکلا جو دود تیرہ میری منہ سے آہ کا
کہتی ہین وہ کہ ہو نہ دہوئین سے مکان خراب

انگل نہ بیچی سوختہ جانون کی آہ گرم
کرتی ہی دم مین باغ کو باد خزان خراب

ہونی چرخ پا چو لگا نا کرین ما ...
چھو سے نذری حجاب سی حرم تمام
پہلوی غیر گرم وہان آپ ہی رہا
یان ہندی سا نسین لیتی رہی تمام
اوجھن مین جان عاشق بیتاب کی رہی
گیسو کی طرح و ذری تا سحر تمام
جا گا میری نصیب کی صورت وصال ...

[illegible]

پوچھو جو میں محبت کی ہو او رقیب سیاہ محبت
ہی اروح میری عمل گذر محبت
پھر بھی دنیا ہی فلک لو یون محبت
ہی یہ بھی کوئی گردش پرکار محبت
محشر میں مجنون کی پرسش کبھی ہوگی
پوچھی بھی بجا میں کی گنہگار محبت
بھٹکی نہ تھی گر جان بھی بیابان [illegible]
ستی تھی اک دل پہ خریدار محبت

[illegible]

بام پہ یون آپ چتنگ میں بیت کشتہ	تشنہ آسا کچھ ہو گا جب وہ تیر چلائینگی آپ
آنسو ونکا تار ہوگی ہر رگ ابر بہار	اپنی گر زلف عرق آلود دکھلائینگی آپ
ہونگی روح اللہ مشہور آپ ہی جان جہان	جی او ٹھونگا میری میت پر اگر آئینگی آپ
لالہ رویون پر فدا ہین تو گلہ جانبی کا کیا	حضرت دل داغ ابھی کیا کیا نہیں کھائینگی آپ
چاہی ہو بجھیگا دل پر داغ مشکل آفتاب	اپنی مسیحا بام گردون پر اگر جائینگی آپ
خرمن گل پر گرینگی برق اپنی شکل بہار	کانپ اٹھی بجلی اگر گلشن میں دکھلائینگی آپ
یہ جلی گا تیر کھر چشم صدف سی نکلی اشک	دانت ہمسنی میں اگر پایہ دکھلائینگی آپ

کیون اپنا جوہر کو رولائی دیکھی ساغر کو
کیا اڑا میں اشک کی دریا میں تیرائینگی آپ

جہان نہ کبھی دیکھی نہیں بیمار محبت	یا رب نہ ہو دشمن کو بھی آزار محبت
پوشیدہ نہ تبسمی ہون کلب سر محبت	تبسمی سی عیان ہوتی ہین آثار محبت
حق حق مجھی عشاق میں ہی بلندی	منصور کی مانند ہون سردار محبت
گھنٹہ نہیں تھا دل سودا زدہ عشق	دل سوز ہی کیا گرمی بازار محبت
ہے دل سوا روز قیامت کو بیان سے	محشر میں کھلی اپنا جو طومار محبت
روزن سی تھون غیر ونکی آنکھونکی اشا	یا تین ہین سبھی رخنہ دیوار محبت

جوہر مجھی تاریخ ہو وصلت کی سنائی
تو دل سی کیا واقف اسرار محبت

[illegible]

ٹوٹی اواتش غم پھونک یا فرقت نی
شاد ہو وصل مین دور ہی صبح فراق
کان تو نہین آتی ہی اوس چہرہ دل کی آواز
شب فرقت مین ستاتی ہی نہین انکا نیز
بزم احباب ہی مہتاب ہی وریادہ نا

رونگٹی ہو گئی ہین تن پہ آ
نالی کرتا ہی عبث ای دل زار آج کی
کون پردی مین بجاتا ہی ستار آج کی
مجھی جگنو نظر آتی ہین شرار آج کی رات
لطف دکھلاتی ہی کیا فصل بہار آج کی

خود بخود دل میرا مسرور ہوا جاتا ہی
جو میر آتا ہی کوئی بادہ گسار آج کی رات

کبھی عاشق سی وعدی عمر بہر جہوٹ
پایت بولتی ہین یہ بیشتر جہوٹ
بی ہو جہوٹ کی سب تلی تم ایسی
بہی ہین تمنی لاکہون جہوٹی وعدی
میری گہر کاہی کو آسنے لگے وہ

خدا کو مان او بت اسقدر جہوٹ
کہ ہی سچ بات مین بہی بیشتر جہوٹ
کہ نازان ہی تمہاری نام پر
کبھی سچ ابہو جہون
اوڑاتی ہین لوگ اکثر خبر جہوٹ

میری باتون کی کثرت بدہی جہوٹ کا
خرابی لایا ہی شہر پر جہوٹ

ہو گئی یار خفا کیا باعث
راز پوشیدہ کیا کیا باعث
وعدی پر جان نہ آئی میری گہر

کیا ہوئی سب تجہسی خطا کیا باعث
تمنی مجہسی نہ کہا کیا باعث
کرون کیونکر نہ گلا کیا باعث

خوش کردگان دوست اقدر ہی پہر
تعزیر ہی خدا نی مقرر ہی خوب کی
دیکہین گی کسطرح سی لہی عذاب حشر
تم ہو جو مہربان تو کیا او رچاہیے
ساقی چلی شراب ہوا ہی طرب کی شا
ہی دم سی عشق کی یہ نسیم طرب فزا
دل شاد کرتی ہین عوض رنگ ہر بہر
خوش جلکی کبہی گل عارض کبہا کی اب

فرع چمن کو جہتی ہین ما جرا ہی سنج
حاسد کیو اسطی یہ ہنر ا ہی کہ کہا سی رنج
لیستا ہی دل ہمارا جو دشمن دو شہا ہی بنج
موجود ہی جہان کی ہر شی سوا ہی نج
سرسبز ہر چمن ہو بدلی ہوا ہی اسرنج
باد سموم باغ جہان سی ہوا ہی رنج
دیتی ہین نقد عیش مجہی خونبہا ہی نج
بلبل چمن مین کہنیچ رہی ہین نجا ہی نج

ہوتی ہی ابتدا ہی طرب شاد ہو جیی
جوہر کہ ہو چکی ہی اسل اب انتہا ہی نج

وحشت گری سی ایسا جو بیگانہ ہی مزاج
غربت مین لوہی کاسئہ سر مین اسیر کی
چیہکنت نی ہی مرد و بنسی مد نظر مدام
عاشق کشی سی سیر طبیعت کبہی نہیں

جنگل مین آگی اور بہی دیوانہ ہی مزاج
نوبت گدائی کی ہی پہ شاہانہ ہی مزاج
اوس ترک تیغ زن کا بہی مردانہ ہی مزاج
پی درد کسقدر تیر اثر کانہ ہی مزاج

کچہ زہد سی غرض ہی نہ تقوی سی کام ہی
جوہر مین رند ہون مرا رندانہ ہی مزاج

آبدار ایسی شہر ہی تیغ شرربار کی آنچ
کیا لو جہانی سی سوا ہو تی ہی تلوار کی آنچ

دوزخ نا چہا ہی جو ہو آتش رخسار کی آنچ
فکر جنت کی نہین جو نکد یاد وزخ مین
دل زاہد مین بہری زہد جلکو دارکی آنچ
میری نا ہل جہنمی سی کم ہو آتش جانی
پہہت گئی چلتی کرمی یہ جہی دیوار کی آنچ
ہی خلقت مین ہی سرگرمی عشق سرخ
مرد جوہر مین سزاواری تو دارکی آنچ
کیا وعدہ نہ ایک ہی مہربان ہیچ
کبہی جو تونہ بولی میرجان ہیچ

۴۰

[illegible]

اسم

گہر میں اوس عرق نحوار کی کہون جو نہ پاے قدم
شیر قالین کو بہی اوسکی شیر نیستان کیطرح

تیر اشتیاق ہو جو گردون کہکشان تیر ہو
ماہ نو ابرو ارسان ہو طوق زندان کیطرح

یہ زمین پکڑی ہی پاؤن کہ جا سکتی نہیں
گر گئی کوچی میں تیری نخل بستان کیطرح

بنگئی ہر تو سی اوس نخل کی گل خورشید ہو
ہی سپر کا چاند روشن ماہ تابان کیطرح

بیٹھ گیا ہی باغ میں کیا سایہ قد یار کا
تار پستان بن گئی ہین تار پستان کیطرح

نیمچہ ترک فلک کا ماہ نو ہی ہجر میں
چرخ پر جو تارا ہی ہی تیر و پیکان کیطرح

ہو گئی جائی ہی پر پر چشم انجم کی نظر
رات کو نکلو نہ گہر سی ماہ تابان کیطرح

گو ربا نہی ہی خیال حلقہ ہای زلف سی
دشمنی ہی مجکو جو بدی مار پیچان کیطرح

مر گیا میں کس سپر رو پر تو جو بیگا باد کا
لی اوڑا تابوت کو تخت سلیمان کیطرح

شب اگر گذری تو گردن پہ چہری چاندنی کی
صبح ہی صبح شہادت عید قربان کیطرح

ہر ستارا ہی شب فرقت میں چھالا فلک
کہکشان ہی تشنہ خون تیغ عریان کیطرح

جوہر انگشت حنائی کی جو میں لکھتا ہون وصف
لال ہو جاتا ہی خامہ شاخ مرجان کی طرح

ہوا ہی آنکہ کی تاری سی ہو نظر کیطرح
پہر و نہ راتون کو ای مہربان قمر کیطرح

زمین پہ لوٹو ا ہی شکستہ شبنم کیطرح
جو درد دل میں ہو صاحب سی جگر کیطرح

جو ور ذا چوس دندان کی وصف میں ہر دم
زبان ہی منہ میں مری رشتہ گہر کیطرح

بجہی رہی رخ انور سی چاندنی شب بہر
ہماری گہر میں ہو صبح نمک قمر کیطرح

چمن میں دوست تو کل بہی ہی ہر شاخ
شہید نا زدہ گل تو ہی تیغ و تیر شاخ
نہال ہو
کہین ابہو میں بید ایسی شاخ در شاخ
کہین سایہ ہو تی ای پری [illegible] شاخ
تو رو باغ میں یون بجلی شاخ
خرامان ہو جو تم ای جان [illegible]
چمن میں سالی ہی ہو [illegible] شاخ

[illegible]

[illegible]

اگر سہو بچا تیری ساعد کا سایہ	چمن مین شاخ صندل ہو گئے ہر شاخ
نہ دیتی نہالہ دار انکہو نمین سرمہ	یہ بہی اس چشم نرگس کی مگر شاخ

پڑا جو ہر جو عکس ون ابروون کا
چمن مین بن گئی تیغ دو سر شاخ

جو دیکہی کبہی بے پردہ رخ تمہارا چاند	فلک پہ ہو نہ گئی ماہ آشکارا چاند
وہ جبین جو اولٹ دی نقاب چہرہ سے	جبین کی عکس سی بجا ہی ہر ستارا چاند
خدا کی واسطی صورت دکہا بت لی چہر	پہرے فراق مین تا چند مارا مارا چاند
کمال حسن پایا ہی وہ تجکو خالق نے	نظر پڑا تیری گرتی کا ہر ستارا چاند
ہزار چرخ چہڑہی پای کب یہ حسن و جمال	نہو گا حسن مین ہمسر کبہی تمہارا چاند
کتان کی طرح جسی ہو چاک چادر مہتاب	جو نکلی سیر شب ماہ کو ہمارا چاند

وہ بام پر ہین تو ہر طلوع ہی جو مہر
کرنگا دانۂ اختر سی استخارا چاند

تری تصویر کو ای مہر جو اوتارا کاغذ	ورق مہر کی صورت ہوا سارا کاغذ
او نکی نامی کا ہی کس قدر ہی پیارا کاغذ	کاش جبین تجکو لکہو اسکے دو بارا کاغذ
وصف اوس عارض گلرنگ کی لکہی ہین تمام	ورق گل میری نامی کا ہی سارا کاغذ
اپنی ہاتہو نسی لکہا طالب دیدار کو خط	کیونکر انکہو نسی لگاؤن نہ یہ پیارا کاغذ
نامہ وصل پہ کنایات مین لکہا ہی مجر	وصل کا کچہ تو یہ دیتا ہی اشارا کاغذ

۴۳

[illegible]

[illegible]

تمہارا سوختہ جان ہجر میں آگ کر لیتی
رضای رب ہی وگرنہ میں کیا سی کیا کہتا
تصور اپنی گل اندام کا جو ہو دم فصد
یہ ہو کر ونکی تیری ای صنم تمنا ہی
ہمارا دود دل سوختہ جو چہا جاسکے
بنا ہون مردمک چشم حلقۂ در میں
اسی سبب سی پریشانیان نصیب ہوئیں
ہر ایک شی میں عالم ہو نہیں محبوبوں کا
وہ ماہرو میری گہر میں جو آج آیا ہی
یہ کون کہتا ہی ملاف سرخ ڈالا ہی
سہل وہی ہی بری وقت میں جو کام آئے
وہ رشک مہر کسی دن جو آئی ہو محجوب

گمان رشتۂ مشعل ہو تار بستر پر
ہمارا دل کا شانا ابہی منقد رہیر
مجھی گمان رگ گل ہو نوک نشتر پر
کہ سنگ در کیطرح بیٹھی ہیں تری در پر
گمان خال رخ چرخ ہو ہر اختر پر
سدا جو منتظر دید رہتا ہون در پر
پڑی ہی آہ میری گیسوی معنبر پر
پڑی جو سایہ تیرا ای پری صنوبر پر
بچھی ہی ہما پر تو عارض سی چاندنی زر پر
ہمارا خون ہی جو بت ستمگر پر
یہ سر پرستی کو ہی داغ ہجر میں سر پر
گمان خط شعاعی ہو تار بستر پر

الہی اونکی طبیعت سہی مجہبر آجائی
کہیں رقیب کرمائل ہی یار جو ہر پر

کہلا یون شستہ الفت سی از اس قلب شیر پر
ہوا دل جبدم الفت پر اسیر لگیا کی ہنگلی پر
وہ گوری تیکی تل آنکہو نمکین کر جان نثار

ہنگامی میں خبر جیسی فرنگی تار اہن چ
طبیعت صاحبو اپنی جو آئی اک فرنگن پر
چڑہی ہیں فوج لندنکی یہ کالی آدمی زر پر

تصدق دو سپر ہون جو ہر جبیں شمار رحمت
کیا اوسکو ہی ناجی پر گیا سایہ جو وہ قمر پر
ہو مومون کو یقین ہی خال چشم دیر پر
قطرۂ خاک شفا ہی یار وہی بہار پر
وہ تماشا بین ہون جز نہ ہو جو قدر پر
آئی لندن سی خبر کیطرح ستمگار پر
امت عیسی میں ہم ای آفتاب آسمان نظر
ای پری ہی نور سایہ جسم پر انوار پر

[illegible]

اگر نہیں لیتا ہے پن یہ قاتل حسن کے قاتل کی جگہ
گو کہ ہر گو کی کی کیوں محرم کی ہیں دیوار

جانانہ اغیار کو ہی جان فزا عشاق کو
اڑ در ہوس کی پہونچتی کبھی زلف یار پر

دیکھیا اللہ سے مسکن کبھی کرتا نہیں
زاہد و گر بت نہ ہوتی کعبی کی دیوار پر

کسکی کرتا ہی زیارت بت بھی جو ہر گز نہیں
کیا ہنسی آتی ہی مجھکو حاجی زوار پر

مہوش جان دیتی ہیں جام شراب پر
مرتی ہیں آفتاب پہ بت آفتاب پر

سیراب کر دی آگ سبیل خضاب پر
قاتل میں جان دیتا ہوں خنجر کی آب پر

ساقی دکھا کی جلوہ رنگین اڑا دی ہوش
کیوں ہو گمان نہ لال پری کا شراب پر

عمر رواں گذرتی ہی دانتوں کی دہیان میں
اپنا سفینہ جاتا ہی موتیوں کی آب پر

سیل فنا سی ڈرتی نہیں جو ضعیف ہیں
کیا ڈوبتا ہی موج خنجر کی آب پر

بلور رنگ ہی دستہ خنجر کا آب آب
تہہ بیچی ہیں میری حال خراب پر

اوس مہروش کی رو برو الیناے نگ فقط
مہتاب چھیٹ رہی ہی رخ آفتاب پر

مفلس تیری چہری افشان کیا نہیں
تار شعاع کا ہی ہجوم آفتاب پر

تار نفس ہیں کہ بال سر بیان سینی میں
دریا کی بند ہی ہوئی ہیں پیج کباب پر

پہولون میں ہم آہنگی بلبل ہزار ہا
میں مر گیا ہوں اوس لب برگ گلاب پر

دکھلاتی ہی اوڑا کی میری ہوش کو وہ ناف
گر ہی پہ بھی شراب تو موج شراب پر

ابروی پر عرق سی نہ گر کشتی نگاہ
کیا موج جا پاہی خنجر کی آب پر

[illegible]

رخ گل رنگ کا عاشق ہوا نا یہ جو تبسم موتی بالو نمین ہین آ یادل بیرا بلی لگنز یاون تیر بیر کو اوٹہاتی نہین مجنون سے یاد ابرو مین وہ تہا کہیلتی ہیتی مدام	رکہد و قران کو عوض لاگو گلستان پر سرخ ہوا شہی یا خون شہید آزیر کیونکہ انسا کو بہلاتی نہین نسا ان پر جسطرح آتی ہین روح شہیدان سر پر

وصلکی اوسنی یہ جو ہر کہی ہجری تاریخ
شاد ہوا ب نکرو نالہ سوزان سر پر

کسکی پا بوس کا کہتی ہی شرف خاک ہنوز مضطرب ہی تیری کشتی مین نہ خاک ہنوز ہی اثر میری جنون کا یہ بیانون مین ہم کفن ہو کے دفن کی طیار ہی	را تدن طوف زمین کرتی ہین افلاک ہنوز زلزلی مین ہی زمین ہی بت سفاک ہنوز گرد باد آ کی اوڑاتی ہین خاک ہنوز وہ بدلتی ہی یہی آ نکو پوشاک ہنوز

مثل جوہر رہی وحشت مین جہانگرد مگر
ابھی پیری مجھسا نہ کیا بہت چالاک ہنوز

کیا کیا جدا ئیون مین اوٹہایا نہ چند روز کیا ہوگا یار اور جو آیا نہ چند روز خواب خیال بیسا نہ مخمل کا فرش تہا وحشت کی تنگی جیسی نہ قیس تو کہن تربت مین مردم تیری مین نہ کروٹ جو یاد	باتین سنی ہین سبکی جدا گانہ چند روز لازم ہی صبر ای دل دیوانہ چند روز آراستہ رہا ہی یہ کاشانہ چند روز یہ مین ستارہ جو عین یوانہ چند روز موقوف ہو زمین سی الزانہ چند روز

اور تیغ و خنجر سے تو تھی خونریزی کا
غمزہ ابرو کو تیری دیتا ہی تلوار عسس
کون مانع ہو بھلا یار کی تیغ زنی کا
دیکہ کر ہو سیخین قاضی ہی ہشیار عسس
آنکہ پڑتی ہی تری دختر رز پر جو شیخ
دیکہتا ہی ہوی میخانہ جو ہر بار عسس
ساقیا دور ہی جی گر تری دور آیا
ہو گیا احتساب کا سزاوار عسس
تری ابرو کو جو دیکہ ہو وحشت زر اتیغ جو
[illegible]

[illegible]

ہے سیاہی ابر سایۂ احسان مینفروش
خالق دکھاتی بارش نیسان مینفروش

ہے آج دور دور پریان مینفروش
ہے پیر چرخ تابع فرمان مینفروش

ہم سی کہیں نہ بادہ پوشان مینفروش
ہیں بادشاہ عصر گدایان مینفروش

کس کا ہم نقد سرو ان ورآئی گا
کردیجیے تصدق جانان مینفروش

بہکا ہیں لاکہ واعظ گمرہ خطر نہیں
ہے کردگار رحامی ایمان مینفروش

زاہد نہ کیجیے جانب مینا ہی سسر تو
لہرائے دل نہ سبزۂ بستان مینفروش

ہے بہر دختر رز پاس نقد ہوش
رکہدون ابا نتا سر دکان مینفروش

کیا روشنی ہوئی شب تاریک ہیں
ہے شب چراغ لعل بدخشان مینفروش

ہے شیشہ ہائے بادہ گلرنگ کی بہار
ہے صحن باغ گوشۂ ایوان مینفروش

اے شیخ لطف ابر تجہی کیا بتا ہیں
پہرانہ سایۂ داماں مینفروش

پی می نہ بیٹھیے کہ اوٹہا ابر جہوم کر
چلیے برائے سیر گلستان مینفروش

ہیں رونما دختر رز رندی رہے
ہے بزم عیش کیا سر دکان مینفروش

یارب فراغ منت ہستی ضروری ہے
رہجاتی تا بجشنہ احسان مینفروش

لگ رہی تا کجا سر منصور ابن جسکہ
اے شیخ کعبہ ہیں رہ دکان مینفروش

کیونکر ہنو دماغ بہلا آسمان پر
ہے آج کون ہمسر مہمان مینفروش

پی جاتی ایک جام اگر اس بہار ہیں
قاضی کری ستائش دکان مینفروش

چاہی جسے دکہاتی ہی سیر لامکان
اے شیخ دیکہ قدرت و امکان مینفروش

[illegible]

ورمی افشانی نہین ہی پیچ بالان پہ
مہر خندان چھپ ہین بکہ گرد ہین ترتیب
روش کہکشان ہی ہر ترنگ تو تسلی دلکو
جھلملا کر ہین انکہو نکو چمکا چوند رہی
ناک چہری پہ ہی یا شکل قنہ ملین شمع

آتش حسن کی کہتی ہین شرار ہی عارض
کبھی پہونچا نہ گی یہ گو رکنار ہی عارض
دور ہی چاند سی دکھلا ہی جھبی بار ہی عارض
دیکھیں یہ ماہ فلک سی جو سنوار ہی عارض
قسمی نور کی خالق نی اوتار ہی عارض

زہرہ وش کہتی ہی اوکاری ہمین گو بکر ہیں
غیرت مشتری و مہ ہین تمہاری عارض

چین ابرو سی اوسکی جو ہر بکر اختلاط
مختلط ہین اوس سے ہون مسکو مجہر اختلاط
باوفا ہمسی نہ اتنی بیوفائی چاہئے
ہوگئی خود مبتذل بل ملکی وہ ہر یکسی

دل نہ قابو مین رہی گر ہو صنم سے اختلاط
اندنون ہی اک پری سی حد سی بڑہکر اختلاط
چاہتی والو نسی کچہ سیکہ او ستمگر اختلاط
ہو گیا مشہور اونکا ہو گیر گہر اختلاط

خاک کوئی یار مین آلودہ ہین بیتاب ہون
رکہتی ہی سیماب سی اکسیر جو ہر اختلاط

اسی پری تھی کبھی اگر یہ مشعلہ رخسار شمع
یاد مین اوس نور کی شرمندگی دیتی ہی قتل
آشکارا چپکی چپکی کرتی ہی سب زعم
گر ذرا سبز تو ہی میری تن محرور کا

ہو تصدق صورت فانوس سو بار شمع
آہ کیا چمکی ہی بیکر بزم مین تلوار شمع
کیا زبان خاموشی سی پڑہتی ہی اطوار
نبض مجنون ہو تیرا رشتہ زنار شمع

۴۷

مجمع یاران بجز عمر ہی گاہ دونی ہین
چلے ہوئی جبیل پر دیکھو قضای عشق ہی
فقط ہی رحمت پروردگار پہ موقوف
نہین بہشت عبادت نقار پہ موقوف
جنون ہی اپنا سر اعتقاد پہ موقوف
نہین ہی وحشت دل کو بہار پہ موقوف
بجبر و نالہ میری اگر اپ ہجر سے ہین
رہی یہ بات میری اعتبار پہ موقوف

[illegible]

شگفتہ جس سے ہو دل ہمنوا اسکی عاشق ہو
کہاں کل فاتحہ کہتی ہیں کسکو نذر دنیا
کسیکو بعد مرے عشق کا نہ روگ ہوا
کسے نہ حسینی کہی کیا وہ بخشوائی گا
پیر بعث وہ فاتحہ حاصل فتوح غیبی ہو
تمام خلق کی خاطر ہو عام جمعیت
ملی کسیکو نہ رفعت بغیر جانبازی

نہیں ہے سرو قد و گلعذار پر موقوف
ہوا اب نا ہبی اونکا مزار پر موقوف
عذاب اب یہ میری جان زار پر موقوف
یہ رحمت اوسکی ہی مجہ بادہ خوار پر موقوف
مرون جو آنا ہوا اونکا مزار پر موقوف
ہوگا دلکا میری انتشار پر موقوف
عروج حضرت عیسی تہا دار پر موقوف

کہ نگاہ دوستی اگر دو شعلہ وجود مہر
فروغ جاگہ اپنا مزار پر موقوف

بس ہی طاق پہ یاد تمہارا مصحف
وہ نظر باز ہو نہیں سورہ یوسف کے سوا
پیار سی منہ میری نعلو نہیں بہت دیتا ہے
پاس سلام گلگیر رہا وصل میں ہے
شیخ نی جبہی کو قربان کیا ابرو پر
زاہدون ذکر رخ صاف کیا کرتا ہون
ابھی نہیو کلمہ پڑہا اوسی بہی عارض کا
اومیری سینی پہ حمائل یہ سدا رہتا ہی

ہی کتابی رخ دلدار ہمارا مصحف
کہین ٹھہری نہ نگہ دیکہون جو سارا مصحف
شیخ جی میری بغلمیں بہی پیارا مصحف
کہ حمائل کا گلی سی نہ اوتارا مصحف
زاہدون نی تری رخسار پہ وارا مصحف
مین بہی حافظ ہون کہ ہی یاد تمہارا مصحف
شیخ دین کو ہی دکہاؤ یہ جدارا مصحف
کبہی اس حل سی ہمنی نہ اوتارا مصحف

حضرت پیر جیون ساقی خمخانۂ عشق
بیخودی نشۂ سرمستی خمخانۂ عشق
شعلۂ شمع تجلی ہی پر پروانۂ عشق
طایر سدرہ نشین بوم ہی ویرانۂ عشق
گنبد نقش قدم کافر بتخانۂ عشق
رنگ شفق ہی شفقی بادہ پیمانۂ عشق
گنبد چرخ ہی اولٹا ہوا پیمانۂ عشق
ہی ازل سی دل بدمست یہ دیوانۂ عشق
شورش حشر ہی گرد رہ دیوانۂ عشق
طرۂ حور ہی جاروب پریخانۂ عشق
کف سیلاب ہی صبح در کاشانۂ عشق

داغ سودا ہی دل سوختہ پیمانۂ عشق
طرز نبابی دل لغزش مستانۂ عشق
صبح ہی سایۂ دیوار پریخانۂ عشق
نخل طوبی شجر وادی دیوانۂ عشق
رہبر خضر ہی دردی کش پیمانۂ عشق
وجد صوفی اثر لغزش مستانۂ عشق
سطح عرش ہی خشت خم میخانۂ عشق
خط تقدیر ہی اپنا خط پیمانۂ عشق
شعلۂ نور ہی بادہ پر پروانۂ عشق
حلقۂ اہل عزا زمزمۂ حرف افسانۂ عشق
خار صحرای عدم کنگرۂ خانۂ عشق

شیخ کعبہ کی طرح کیون ہو نہین جو ہر گمراہ
ابر امکان سی ہی ملی راہ صنم خانۂ عشق

پہونچا نہ اوس پر یکو ہمارا سلام شوق
دلمین ہی کبھی کسی سی کلام شوق
پیغامبر ہی ہوتا ہی سن سن کی لوچ اگر
اوس مست کی وصال کا نکلا نہ اشتیاق

بزم عشق ملین سکہا پیام شوق
دیکھو ڈالی زبان پہ جو آجا ہی نام شوق
دلسوز شہر ہی ہمارا اسلام شوق
کرتی رہی مدام عبث اہتمام شوق

[illegible]

ہوتے ہیں شبنم سے بھی اوس قدر پہ کبھو نگاہ موزون
یہ سبب ہے کہ ٹھہرتی نہیں آنکھیں اوس پر

ہو ستارہ نکی گرہ بند کی ساری پوشاک
تنگی تار نظر سے جو تمہاری پوشاک

بند جو ہیں پیرہن عمر دون کو محرم نکرو
کیون یہ نامحرم تنگی آگے اوتاری پوشاک

سو آئنے ہو گئے دنیا سے جیسے دیدۂ یاد دل تک
ذرا بھی روشنی کی پروانہ میرا حال دل سے
شب فرقت میں تار ہی گیسو اندھیاری ہے
کسی صورت نہ آیا وہ پری پروانے فانوس میں
کشش میں ہیچ بلا ہے چاہ ان آہ چھینوں کو
دکھائی مجھ جلتے جلنے میں ٹھوکر سے
تیری تصویر سے ہو کیون آئینے کو
ہوں دل سوختہ جانوں کی کیوں پروانے

نہ آیا لاش کی بھی ساتھ قاتل پہلی منزل تک
لگی آنسو بہانے سوز غم سے شمع محفل تک
الٰہی بڑھ اتر ہی نور شمع ماہ کامل تک
فتیلا کیا جلا دے سب کتاب نقش عالم تک
فلک سے کھینچ لائی ہے بلا کو چاہ بابل تک
سیہ لاشہ تو جیا ہے جان پا پیکر گل تک
جلا پروانہ رخ سے تیری آئینہ دل تک
کہ شمع حسن سے روشن ہو گئے فانوس محفل تک

یہ اوس تلوار کی جھنکار کیا نغمہ ہے حدت کا
کہ جو ہے مثل صوفی وجد میں تا روح بسمل تک

طوبیٰ ہے نام ہر شجر سایہ دار گنگ
چشم امی ٹنگی ہے حباب کنار گنگ
عزت میں بھی ہے لطف جو پہنچے کنار گنگ

ہمسایہ بہشت ہے قرب جوار گنگ
آنکھوں میں سیر ہی ہے ہماری بہار
ہاتھ آئی کاش دامن دولت کنار گنگ

[illegible]

[illegible]

نہین ہی باغ تمنا بہار کے قابل
ہوئی نہ وصل بت گلعذار کی قابل

حدیث زہد ہی کب اعتبار کی قابل
یہ جبر وہ ہے نہین اختیار کی قابل

تمہاری نقش قدم پر نجان دی کیونکر
یہ گلزمین ہی ہماری مزار کی قابل

ہماری طرح تمہارا ہی چاہتا محبوب
جو ہوتی زاہد و تم اپنی یار کی قابل

نہین تیری دل سنگین مین آتش الفت
یہ سنگ وہ ہی نہین جو شرار کی قابل

شرار آتش موسی نہان نہو جس مین
نہین وہ سنگ ہماری مزار کی قابل

ہوا ونکی پای حنائی کا نقش مرقد پر
یہی چراغ ہی اپنی مزار کی قابل

تمہاری عشق نے ہمکو کیا ہی [illegible]
رہی نہ لائق گل ہم نہ خار کی قابل

کبہی تو نیت فتراک سمجہے اس کو
یہ مرغ جان ہی تمہاری شکار کی قابل

عذاب قبر سی ہم چہوٹی لاغری کی سبب
نہین ہی جسم جو ہووی فشار کی قابل

گناہ مجہسی ہوے بیشمار اسے زاہد
نہین مین پرسش روز شمار کی قابل

کدورتون سی کرو دل کو صاف ای جوہر
یہ آئینہ تو نہین ہے غبار کی قابل

فرقت مین شعلہ خیز ہی ایسا ایاغ دل
چمکا ہی آفت سخ رنگین کی چراغ دل

فرقت مین پی رہی ہین کسیکی لہو کی گہونٹ
موی سیاہ سر پہ ہین و دو چراغ دل

سینہ ہی لوح قبر شہیدان آرزو
روشن ہوا ہی روغن گل سی چراغ دل

خون جگر ہی پر ہی ہمارا ایاغ دل
شمع سر مزار ہے اپنا چراغ دل

۵۱

[illegible]

خشت خم گو مین بہی ہوی سر آ جو یا ہیر
بادہ نوشی کا کری ذوق ہیں اتنا حاصل

مسکن ہی کار وان جنون کا فضای گل
دیکھی جو ایک شمہ شمیم وفای گل
جوش بہار نی مین اسو دا سر لا دیا
دیوانگی کی اپنی ہی شورش بہار مین
ساقی وہ یاد آتی ہین رنگین پتلیان
ابر سیاہ جامۂ ماتم ہی ہجر مین
گر صرف جام می نکیا اس بہار مین
خندان کبھی کبھی متبسم کبھی خموش
پہونکی لی سبب یہ خزان مین صدا نہیں
پروین کبھی زیادہ ہوا پر مزاج ہین
عاشق ہی قدر و قیمت معشوق جو ہیر

غنچی چٹکتی ہین یہ ہی بانگ درای گل
بلبل کری ہزار زبان سی ثنای گل
کیا کیا کہلائی گل مجہی کیا کیا کہلای گل
بلبل کی طرح کرتی ہین نالی برای گل
نشی مین جو مستا ہون کف دلربای گل
ہین زخم خونچکان مجہی چاک قبای گل
کس کام آیا ساغر جو زر لیکی آئی گل +
کیا دلربا ہی شاہد رنگین ادای گل +
ہر برگ کی زبان پہ ہی ماجرای گل
ہی شاخ چوب تخت سلیمان برای گل
ہی نقد جان بلبل شیدا بہای گل

جوہر گرد مین سیر چمن کیا فراق مین
خنجر سی کم نہین مجہی ہر کہ ہای گل

ہوتی نہین کس سر و مین ای شک چمن ادا
تم پہ ہو تصدق یہ نہین کسکو تمنا

ہین پہول تیر سر سی قدمین کران بہول
ای جان جہان باغ مین آ تیری کہی مثل

[illegible]

ہی طریق اپنا بھی وفاداری	ہی تمہارا اگر شعار ستم
دیکھکر مجکو روکی کہتی ہین لوگ	یہ جو اسنے یہ حال زار ستم

ظالمون مجہین کی یہ روز حساب
کرلو جو ہم پہ تم ہزار ستم

عاشق ہین صنم قابل کشتن تو نہین ہم	گر ہین تو گنہگار ہین دشمن تو نہین ہم
بدخواہ تری اوبت پرفن تو نہین ہم	صد شکر تری دوست ہین دشمن تو نہین ہم
گھبرا کی یہ کہتا ہی ہمارا دل بیتاب	مختی یہ ہین پارۂ آہن تو نہین ہم
کیون خاک نشین ہے پۓ خم گشتہ ہمارا	کیا صعوبت سی نقش سم توسن تو نہین ہم
عاشق مسی لب کی ہین کیا نیج کو جانین	شیدای گل و غنچہ و سوسن تو نہین ہم
دل نی جو کہا بلبل نالان ہون تمہارا	کہنی لگی ہنسکر گل گلشن تو نہین ہم
لیجائینگی محشر مین والا نیکو شہادت	اب چھوڑنی کی زخمونکی دامن تو نہین ہم
کیون رند و نسی جھک جاتی ہین اپنا سر پر شیشہ	رکھتی ہین کہین شیشی کی گردن تو نہین ہم
مین زاہد گلی سی جو لگا ہٹ کی یہ بولی	زنار یہ کیون پہنین برہمن تو نہین ہم
پامال روش کیون ہین کسیکی دم گلگشت	کاہیدہ ہین سبزۂ گلشن تو نہین ہم
دکھلادی خدا کو کسی بت سی ملادی	یون قائل ہر شیخ و برہمن تو نہین ہم
کیا وجہ کہ خون دل دیدہ سی ہی رنگین	زخمونکی طرح رکھتی ہین دامن تو نہین ہم
کافر جو کہا مینی تو جھنجھلا کی کہا یہ	ہین کچھ تری نزدیک فن مکر تو نہین ہم

[illegible]

دانت ہیں ٹہڈی کی کیہ چیتن دہان جم کو
خندۂ دندان نما ہی جم دامن میں

سبحہ پر موقوف ہی یاد الٰہی دیکہ لو
یاد آتی ہی خدا کی جیب گرہ ہو کا میں

جام آب آتشین ہی کہ بجہی روشن چراغ
شام ہی چہائی تہبین کی لی گہٹا گلزار میں

اور زلیخا میری یوسف کی جو لیجا ہیں شبیہ
ہوا ہی سودا دگر کون سے کے یاد میں

تجہسے اے خورشید رو دونا ہوا لطف بہار
سایۂ رخ بنگیا سورج مکہی گلزار میں

انہی کو جیسی جو تم نکلی تو یہ حیرت مجکو
آفتاب آیا ہی کیونکر سایۂ دیوار میں

قاتل بیدرد خمو میں ہے سہر تمک
ہنسکے کہتا ہی کہ شبنم ہی گل بیمار میں

تو ہی چہلکا سا قیا ساغر شراب لعل کا
او دہی او دہی لہو آتی گہٹا گلزار میں

دیکہتی اوس گلبدن کی جسم خوشبو کا اثر
موتیا کی آگئی بو موتیا میں

تھا خیال رنج وقت نی کیا دل کو فگار
گہ کبہی کانٹو میں تہا جا کر سہم گلزار میں

ہیدیون کی کہ جو نکو کہتا ہی قاتل بالعمد
مہندی سونگی بیل سی کیا جم دامن میں

اوس زرپوش لی آمد کا ہی اہتمام
شاخ گل پر اک عصا ہی زر گلزار میں

یہ اشارہ کرتی ہیں جو یہ وہ ابروی سیاہ
نقش کیا تیغ قضا کو اسکی زنگار میں

چہپی جو بال کا تعویز ہے یار اسکی پہلو میں
سپہ سا یہ گر آیا کا تہیں گم گیسو میں

کرامت ہی کہ سورج ہی شب تاریک گیسو میں
ستارے نکو ہیں عجائب ہی پوشاک میں

صنم کیا جسم خورشید سہ ہی تیری وا نور
قیامت ہے کہ یکجا چاند سورج ہی گیسو میں

۵۵

تم جوانی دور مین ہی بہا غر گل باغمین
ہی گلابی غنچی کی لبریز قفل باغ مین

تیری الفت مین ہو نالان اگر گل باغمین
غنچۂ گل تنگی منقار بلبل باغ مین

کشتۂ خونین کفن تیرا ہی ہر گل باغمین
روضہ خوان تیری شہیدونمین بلبل باغمین

کیون نہ ہون مجنون نگہت مین بلبل باغمین
محمل لیلای نگہت ہی ہر اک گل باغمین

کسکی آنیسی بپا ہی اسقدر غل باغمین
ہر روش ہی کوچۂ منقار بلبل باغمین

چٹکیان غنچی بجائین تو یہ بھی عندلیب
طایر رنگ حنا کرنی لگا غل باغ مین

فصل گل ہی سیا قبا وقت عیش ہی
کشتی صہبا کا باندھا چاہیئی پل باغمین

تم کرو گلگشت تو ہو لی نمو بالا چمن
چال سی تحویل تیری آئی زلزل باغمین

بیت علم لکھی گلا ہی گل تیری کاکل کی صفت
باغبان کرتا ہی مشق خط سنبل باغمین

فصل گل ہی آئی ہی صیاد کلیونکی ہون
ہوگیا بلبل کو برق انداز ہر گل باغمین

نالۂ آتش فشان کا ضبط اتنا بھی کے
داغ دی کا تیری منقار بلبل باغمین

تو کرو آن مین سیر ہو اچلنی لگے
تو بیان باہو سی تھا مین تیغ گل باغمین

تیری جلوی سی شکست رنگ کی آئی صدا
طایر رنگ چمن نجاہی بلبل باغ مین

تا نہ سی چٹکا و نگین چیرانی انگلیان
شور بلبل چاہیئی ہی غیرت گل باغمین

گلگشت چمن آج وہ نازک دماغ
اسقدر او بلبل نالان نکر غل باغمین

ہوگیا سائی سی اوسکی مجھکو بھی پیچ جنون
تنگیا بال پری ہر تار سنبل باغ مین

۵۵

کرتی ہین جو ہر شناسی شاہ عادل نزد تو
دل دیکی قاتل ہی بہ نظر جان من نہین
نہین نقد دل کا سود پر اپنا طلب نہین
نزیبا خموشی اتنی ہی ای گلبدن نہین
یہی بات کہتی کلی ہی غنچہ دہن نہین
پہلو مین ابھی آج جو وہ گلبدن نہین
کچہ لطف نو بہار و فضای چمن نہین

جو چہوڑی دختر رز ہی تو مجکو دیکی پہلو
لگی گا حور سی کیشل بغیر انسان سی
یہ شور ہی تیری بسمل کا کہا ہی تیغ تیغ
جنون نی چہوڑی نہ زنجیر ہی اپنی قید
عجب کی جا ہی جو ہر دم مرک عشق مین حال

طلاق دین جسی ای غیر پہر حلال نہین
ادا نہین یہ کرشمہ نہین جمال نہین
دہان زخم کی صورت و ہین تو لال نہین
گہڑی مین کون کسی کا نہ ریکہ حال نہین
چلی نہ تیغ تمہاری وہ جان ہال نہین

کہین گی قاتل جو سر بر اونکو ای جو ہم
بسان تیغ ہماری زبان لال نہین

ہوگیا ہی زخمی تیغ نگہ دل اند لون
بشمہا جاتا ہی یکایک خانہ دل اندرون
ہی دم آخر دقیقہ مرگ کا باقی نہین
فصل گل کی آتی ہی پہر ولولہ پیدا ہوا
عاشقونکو آپ تی ہین جو گلشن مین مراد
وصل کی روز و شبین کہتا ہی مجکو ہجر کا
دائر گردو نگاہ دیتا ہی نوا ہی ساز عیش
کوس کرتی مرحلہ کرتا ہون یہی بیسک کا
خال رخ پر آئینہ رو سند کی ہین آنکہین لکہو
پی تو انگی نہ خط شرحی ہین یہی نکلی صدا

مین تڑپتا ہون بسان مرغ بسمل اندرون
آفت تو مجہہ پہ ہی ہر راہ نازل اندرون
اب گہڑی ساعت ہون ہیکل نہایت اندرون
دیکہی ہی جو تہی کہین طبع مایل اندرون
کاسہ گل لیکی ہین بلبل بسمایل اندرون
او بیکل ہر گہڑی ہوتا ہی تجہہ دل اندرون
مہربان ہی مجہہ پہ زہرہ مایل اندرون
دی رہا ہی کوس رحلت کی صدا دل اندرون
مردم چشم تمنا ہی تیرا تل اندرون
ہی شکستہ دایرہ حرف اپنا ایدل اندرون

کمہلا گئی عذار تیری اک نگاہ مین
الجھی ہوئی ہین حلقۂ گیسو مین جان و دل
صحبت مین نوجوانونکی رہتی مدام ہے
اللہ ری صفائی کہ آتا ہی منہ نظر
بیکر شراب ہوتی ہین شوخ اور ہی حسین

نازک تو ایسی گل بہی نہین یاسمن نہین
کچہ عاشقونکو حاجت طوق و رسن نہین
پیر مین شوخ مثل شراب کہن نہین
کس روسے کہیے آئینہ اونکا بدن نہین
مشاطۂ حسن کو ہی شراب کہن نہین

دکہلائی جوہرون کی چمن تیغ یار نے
جوہر ہین تو رغبت سیر چمن نہین

صد چاک ہو گیا ہی دل زلف پر شکن مین
دل محو ہی بیاد گیسوی پر شکن مین
آیا وہ گلبدن کیا گلگشت کو چمن مین
وہ بت کری جو باتین بیٹہے انجمن مین
تم خال رخ دکہاؤ انگل اگر چمن مین
بلبل کی بہنبہنے سے خوشبو ہی کیا دہن مین
کچہ فرق بہی نہ کہا ای ضعف موج و تن مین
ہوتی ہی کنگہی انکی گیسوی پر شکن مین
کہینچون میں آہ سوزان گر ہجر گلبدن مین
بینا ہو چشم نرگس گویا ہو طفل غنچہ

آئینہ بنگیا ہی کنگہی تیری چمن مین
ہی شاخ عشق بیجان ہر رگ میری بدن مین
پہولی نہین سمائی غنچی جو پیرہن مین
بجاتین بسیاری غنچی ناقوس ہے چمن مین
پیدا ہوں داغ لالہ کہلا ہی یاسمن مین
ایسی نہین مہکتی بوٹی کلی چمن مین
مانند بوی گل ہی اب جسم پیرہن مین
کرتا ہی درد شانہ اسی شانہ بین بدن مین
ہو جاہی شمع روشن زہرہ کی انجمن مین
جائی جو وہ مسیحا گلگشت کو چمن مین

۵۷

سرمی کی تحریر کیب ہی گرد چشم
ہین ہرن جکڑی ہوی زنجیر مین

ذکر کسکی آتش رخ کا کیا
تیر کہی چہاتی اب تقریر مین

غرق ہوگی کشتی عمر خضر
آب ہی انکی شمشیر مین

گیسوی شبگون پہ افشان نہین
ہی چراغان خانہ زنجیر مین

سایس حیرت سرا کی کرتے ہین
مہر ہی ہین عالم تصویر مین

ساتی چہنکی تمہاری چاند سے
کم نہین ہو چاند سے تنویر مین

عزم ہی صحرا کا کہان ای جنون
پاتراب اب خانہ زنجیر مین

دام ای جو ہری ہی بہر مرغ روح
باڑہ کا دوڑا نہین شمشیر مین

دیوانی اندنون جو کسی گلبدنکی ہین
گلہای داغ پہول ہماری چمن ہین

جو زیر نوش دہشت بہت تنکی ہین
وہ پیرو طریق امام حسن ہین

کہتی ہی ہمکو ساری خدائی شکستہ دل
آشفتہ جیسی زلف شکن در شکن ہین

رخساری او خالون کی کیا پوچہتی ہو وصف
وہ آینی حلب کی بنافی ختن کی ہین

پروانی تیری بزم کی ہین ماہ مشتری
سیاری اشک شمع تیری انجمن ہین

تیر بلا کی سینہ و دل پر ہین بار شمین
یارب ہدف یہ کونسی ناوک فگن کی ہین

کہتی ہین لوگ تجہ سبہی ہی لبان عجب
مداح اندنون جو کسی سیمبر کی ہین

آتی ہین شمعین مرده نظر اوسکے روبرو
فانوس ہای شمع پہ دہو کی کفن کی ہین

[illegible]

تلخی ہجر تصور میں بہی آتی جو نظر
آبرو میری یہ رکہیں گی دم رخصت یار
ایسا جلوہ نظر آیا یہ کیا حیرت نے ا
میری جانب اودہمین اسلئی اک سیلہ ہی

طالب دید کی گرد اگئیں ہی یار آنکہیں
سرخرو مجہکو کرینگی میری خونبار آنکہیں
آ کہیں تیر اگئیں عشق نے کی کیں جا آنکہیں
وہ کب مسیحا کی ہیں بیمار آنکہیں

دیکہی یہ تماشا کیا یہ دکہائین جو ہر
لی چلیں ساتہ میری حسرت دیدار آنکہیں

دل کو شیخ حرم ابرو میں سمجہکر آنکہیں
دیکہو خونناب جگر سی ہیں سدا تر آنکہیں
جوشش حیرت سی ہوں گریاں تصویر ہیں
گل نرگس نہیں حسرت دیدار میں یار
سی نہیں غوغائی قیامت ہی آتا ہی نظر
نور خالق نظر آتا انہیں میں کسطرح
تیری دیدار کی کیا دولت بیدار ملی
نور سی عارض تابان کی نظارہ سی ہی
شوق دیدار میں سمت لیی پہرتی ہیں
حلقہ در کو کہیں یار کی اب حلقہ چشم
نہیں ممکن کہ ہٹی او رخ تابان سی نگاہ

آئین چہرہ وانی نظر تیری ہیں آنکہیں
خونفشانی سی خیالی ہیں مہر آنکہیں
اشک آتی ہیں نظر اور نہیں تر آنکہیں
نکل آتی ہیں میری تو سی با ہر آنکہیں
ہونگی محشر میں گنہگاروں کی سر آنکہیں
بن گئیں آپ کی جلوی سی ہیں پہر آنکہیں
ای پری تیری ہی بدولت ہیں تو نگر آنکہیں
عارض نور سی روشن ہیں سراسر آنکہیں
مجہکو اس شکل نگہ دیتی ہیں چکر آنکہیں
عاشقوں کی جو لگی رہتی ہیں در پر آنکہیں
صاف آئینہ عارض کی ہیں جوہر آنکہیں

[illegible]

[illegible]

نشہ کی عالم میں کیفیت کا دیکھا انقلاب | جام خالی ہو گئی سر شار انکھیں ہو گئین

جو ہر آئینی کی صورت ہی صفا سی لیک دل
دیکھنا کیا شوخ کیا عیار انکھیں ہو گئین

کیونکر نہ کہون دلبر تمہاری ہتھیلیان | ہین گوری گوری چاند سی پیاری ہتھیلیان
چہرا بھی لین کیون نہ تمہاری ہتھیلیان | چہریان ہین انگلیان تو کٹاری ہتھیلیان
کیونکر نہ دلربا ہون تو پیاری ہتھیلیان | ہیر ایک پوچھی لعل سی ساری ہتھیلیان
چہولین حنائی جبسی تمہاری ہتھیلیان | جلتی ہین مثل شعلہ ہماری ہتھیلیان
انگلی ہر ایک خنجر تران سی کم نہین | بسمل ہو دیکھی جو تمہاری ہتھیلیان
تالی ہین پیا وہ بج کی صدائین سنی نہین | ہین تا رخ طرہ دست ستاری ہتھیلیان
بہیری جو پیار سی رخ رنگین پہ انگلی ہات | گلگ ہو گئین ہیں سب ساری ہتھیلیان
کیونکر نہ دل نہ بسی کف رنگین یار مین | رکھتی ہین خط سی دامن کاری ہتھیلیان
بیہات میرا دل تو سر دست لی لیا | کیا دلربا ہین سبکی پیاری ہتھیلیان

جو ہر کا دل نہ بار ہو پروانہ کس طرح
شمعین ہین ہات شعلہ تمہاری ہتھیلیان

پہول ہین محرم مین کہی ہین پیار سی چہاتیان | بہول لیان ان بغیر گل ہین تمہاری چہاتیان
اہی تو قدرت خدا کی شیشے او تیہر کا سا | تم ہو نازک نخت ہین لیکن تمہاری چہاتیان
ہات مل ملکی تو فرقت مین سی واحسرتا | سینہ کو چہاتی ہین وہ پیاری چہاتیان

ای بت عنائی وی ہی یا وہ تاثیر ما ہین
دنیا لہو دار سر مہ لگا غضب کیا
مستوں کی کوئی دیتا ہی نشہ سا ہین
کس کس بلا مین تیری بی مبتلا ہین ہم
گردن مین طوق بھی ہین زنجیر پا ہین
انجان سا نہ دل صبر جا کی گرفتہ ہم
ہوتی جو تیری زلف گرہ گیر ما ہین
ملتا وجیہ لطف سنبہ سیر مین
دیتا جو بات و دبت لی پیر ماتر ہین

60

وعدہ جہوٹون تو کرلیا ہوتا
کیون زبان پر ہی بار بار نہین

جوشش دل سی گرتی ہین آنسو
اپنا زانوی مین اختیار نہین

مدعی کی نہ میری حق مین سنو
قول حاسد کا اعتبار نہین

یار آتا ہی او دل بیتاب
کس لیی اب تجہی قرار نہین

بخدا دل ہی صاف آئینہ
ان بتون کی طرح غبار نہین

کوئی دم مین ہی پیش کوی عدم
زیست کا خاک اعتبار نہین

ابتو دست جنون کو فرصت سے
کہ گریبان مین ایک تار نہین

قتل جوہر مین کیون تامل ہی
پاس کیا تیغ آبدار نہین

مست بوی بہار وحدت ہون
بلبل گلشن حقیقت ہون

مست و مدہوش جام الفت ہون
سرخوش بادہ محبت ہون

جلتی ہین کیا رقیب حسرت سے
اوس پہ پیسی جو گرم صحبت ہون

کیون نہو خون خشک ای گل تر
زرد برگ خزان کی صورت ہون

رکہکی ہوشہون پہ ہو نہ قتل کرو
طالب شربت شہادت ہون

سامنی منہ کروا دہر دیکہو
منتظر آئنی کی صورت ہون

نور کی صورتین بنائی ہین
مین تو قربان دست قدرت ہون

ناز دیکہو چہل کی کہتی ہین
سیج بتاؤ پری کی صورت ہون

ہو چکی سب می لبون پر ساقیا دم آ گیا
کنج مرقد مین بہی ہمکو چاندنی کا لطف ہے
پا ہی رنگین پر گل تر کا گمان ہونی لگا
کان پر لعل بدخشان کی شفق کا عکس ہے
دل شگفتہ ہو گی کہتا ہی وہ سینہ دیکہکر
اور یہی ہی عشق غم ہجر مین سامان عیش
اشک حسرت سی ہی غم سینہ کچہ جو اہتش پایا

ساغر لبریز ہی پیمانہ خالی نہین
کہیال عارض تابانسی وہ خیالی نہین
جلوہ رو کا کب بہار گلشن قالی نہین
پان کی یہ جان لب لعلین پہ لالی نہین
بہتر اس سی باغ عالم مین کوئی لی نہین
دود دل چہایا ہوا ہی یہ گہٹا کالی نہین
جا بسو مین کشور دل کا کوئی والی نہین

وحد اک عالم کو آتا ہی ہماری نظم پر
جوہر اپنا کو پسنا ہی شعر جو حالی نہین

رندہ نکی آگی شیخ کسی کام کی نہین
ایمان عشق زلف ہی بند تو نگہ بین
ہم مست پر جام سی کہتی ہین سلسلہ
کعبی مین شیخ ہی ست دراز ی جنون کی ساتھ
سرخ جبین پہ وجد مین آکر ہین نغمہ سنج
ہی کفر سند نماز مین خالق سی پہیرنا

آزاد مرد دام مین اسلام کی نہین
کافر ہین جو معتقد اسلام کی نہین
خبر ما پر ستی اور کسی کام کی نہین
کب لتی پر زمی جا ئنہ حرام کی نہین
کافر مطیع بیدکی احکام کی نہین
پابند اس سبب سی ہم اسلام کی نہین

جوہر ہی الغرض زاہد و ہمین چلو
جہگڑی وہان پہ کفر کی اسلام کی نہین

میسر جس گھڑی ہی شیخ دیدار خدا ہوگا
کرونگا یاد جلوہ وس صنم کا مین قیامت مین

خدا غفار ہی بخشیگا کیون محروم بیجا ہو
نہین بیتی ہین جو جی مبتلا ہین حماقت مین

سنا ذکر شہیدان جبکہ طوطی جلد کی ہو گئے
وہ بولی ہم بھی لگا کرینگی جا کی جنت مین

نہ لائی حرف کچھ لب تک محبت گرچہ کہنا ہی
ذراسی بات بڑھ جاتی ہی آخر کو شکایت مین

بیان خام کہلایا یہی حلیم گندہ جاتا ہے
مزی کیا جانیں برجو ہین نہی اخوان نعمت مین

نہی کی قمری حق گوی گلزار جہان جوہر
ہو اپنی روح کی عشق پاک سرو قامت مین

تیغ او قاتل نے جہالی زہر پر تاثیر مین
کچھ بلا بل گھول دی آب دم شمشیر مین

آتی ہین مجنون بہت عشق بتان بی پیر مین
اپنی قید ہونگی ہی کب خانہ زنجیر مین

خون کشتو نکا نہین لاکھا ہی وقاتل جا بجا
یہ دہان حلقہ ہای جوہر شمشیر مین

تو ہو دریا مین نہایا بلبی نک شوخ جسم
ملگیا خون سر فرہاد جوی شیر مین

قتل تو کافر کریگا پھر بولا سکے بیگناہ
درج حرف خط کوئی ہین تیری تحریر مین

کہا تھیں اوسکی بلائی کی نہ جنبش غیر سے
پیش دیکہون کسکی جاتی وصل کی تدبیر مین

پای خفتہ تک اوٹھا بخت خوابیدہ تو کیا
کیا ہوا غل کرکی برپا خانہ زنجیر مین

تیری خط دست کو کہتا ہون اوٹھ صیاد دل
دام رہتا ہی ہمیشہ دست آہو گیر مین

دبستان مین بہر معانی کی اسطرح ہم مست ہین
جسطرح صوفی ہو مستغرق خیال پیر مین

تیری بینی یاد ہین ہمکو تلاوت پارسے
کیون نہون سرنگ بنی حال کی تفسیر مین

[illegible]

کہدو عیسی سے شبنم کی ہل ملاک عرق
اشک و نکا دریا ہمارے آگیا ہے جوش مین

کیوں نہ شرکون بنت لور دیکہکر مانند صید
دل پہنسا مچھلی کی صورت حلقہ ہای گوش مین

ضبط راز عشق کب سودائیوں سے ہو سکا
بک اوٹھی لب جو کچہ آیا جنون کی جوش مین

دل ہمارا ہو گیا گرداب زیر مین عرق
جا پڑی اپنی نظر جب حلقہ ہای گوش مین

نجحت دیں پسے نکہی معذور ہم مستی کی وجہ
ساقیا دیکہا نہ مند و اعظ کا اپنی ہوش مین

نالہ سنکر کبہی میری دل پر شور کا
سانس کی پردونکا عالم ہو تمہاری گوش مین

وا انت پیر آسمانکی کرتی ہین گریان ہے
دیکہکی و لا سے ہجہا بار شونکی جوش مین

صدقے ہوتا ہے دل وارفتہ جو مانند کبک
ماہ ہے بالی مین یا محبوب ہے آغوش مین

تہی وہ پہنا تو یہ تاریخ جوہر نے لکہی
لعل کا اچہا آب دیزہ تمہاری گوش مین

سنہ

ہو گئین وصلکی کیا وہ اوجیالی راتین
آہ اب یکہتی ہین ہجر کی کالی راتین

کبہی جلوے سے اوس ماہ کی ہون نے بہر
دو یا رب ہون جسے اپنے یہ جالی راتین

صبح ہوتی ہی نہین آتی ہے قہر تمہین سکہیے
ساری دنیا سے ہماری ہین نرالی راتین

شام سے صبح ہوا کرتی ہے منصوبون مین
باتین کرواتی ہین کیسی یہ خیالی راتین

دیکہ اک جو تصرف مین ہے اپنی زاہد
وصلکی کب ہین کرامات سے خالی راتین

پیاری منہ سے وہ ٹہرا کرتی ہین گاہ مین یہ
پاس جوہر ہو وہ ہون اے میری والی راتین

[illegible]

[illegible]

اللہ ری جوبن میں یہ شوخی یہ شرارت خالی نظر آیا تو بہر آئینوں سے صحن	آگئی وہ صنم بانکا بالا میری گہر میں افلاک سے ہے جز قد کا ہی تہہ بالا میری گہر میں

وہ یار دیا شمس و قمر جیسے ہیں صدقے
جوہر کیا خالق نے اوجالا میرے گہر میں

پوچھتے ہیں وہ شب لیسی ہماری باتیں وصلمیں تمتے کیسی جو تجلی کی تقریریں جو سنتے ہیں چپ جو تمہاری سنتی شیرین سخن یاد کرتی ہیں مزا وصلکی تقریروں کا حال کہتا ہوں تو کہتے کہ وہ بولی وہ تمہی بیٹ و ہم مشغول نہیں ہوتی مسکراتی ہو کہ یہ جیسے جو چہرہ ہیں سچ ہی مشکل کا کہنا نہیں ہی وہ شوخ تو کیا چوک لیسی مرا باشتہن کہ جاتی ہے	حرف مطلب کے سنتی ہیں سارا باتیں ایسی سنتی ہیں نہیں آنکھیں ہیں پیاری باتیں تمسی کیا آگئی تنہائی وہ گنواری باتیں دلمیں ہم رہ رہ کی سنتی ہیں تمہاری باتیں دل خوش کرتا ہی جو سنتی ہیں تمہاری باتیں یا سمجھتی ہو ہماری باتیں دلمیں ہم خوب سمجھتی ہیں تمہاری باتیں شرم سی شمع سمجھ تو تمہاری باتیں دل عاشق میں چہیتی ہیں تمہاری باتیں

یہی جو ہر میں کہا کرتا ہوں ناسخ کیطرح
ہاں وہ پیارے آواز وہ پیاری باتیں

حسرت ہیں کی آپ اگر گفتگو کریں تصویر چاند سی چہرہ یار روبرو کریں	رنگ ہے وہ آج بہشت سے سبو کریں ماہ شفق ہاتھ سے کلیجا لہو کریں

٦٥٠

ای شیخ کعبہ ہم وہ کرامت کی رندیں
ظرف شراب پیا ہیں نہ ظرف وضو کریں
زاہد ہے دیکھ وہ نمازی اشارہ صاف
یہی کہ مرغ کعبی کی طرف رو کریں
سجدہ نہیں ہی کیا بروبن وہ در
جوہر شاہ بتیح سی جستجو کریں
وصلمیں یار کی پہلو سی مرے جاتی ہیں
ایسے پیرو ہیں تیری آنکھ جاتی ہیں

[illegible]

نم وہ گل ہو کہ جدہر ہو کی نکل جاتی ہو
کب ہی شاخ گل و سنبل ہین نزاکت کا یہ رنگ
تھما جاتا ہی غصی مین بہو کا چہرہ
زیب طاہر سی ہی ریجاتا ہی اکثر بردہ
وصل جب تک نہو گیا آنکھ لڑانی سی سرور
ایک نظارے ہی مین جاتی ہین عاشق بیہوش

روشن باغ گلی کوچی مہکت جاتی ہین
بار گیسو سی وہ ہر بار لچک جاتی ہین
شعلۂ آتش رخسار بھڑک جاتی ہین
عیب البسا کی پوشاک سی ڈہک جاتی ہین
ہین نہین منہ مین جو دو جام چہلک جاتی ہین
آنکھین ملتی ہین کہ دو جام چہلک جاتی ہین

شیشۂ بادہ یہ رکہتی نہین ہی جو ہم
مست سر دختر قاضی کا یہ ڈہلک جاتی ہین

خبر سنبز ریب جیسن کہین ایسے اچھی نہین
ہین میوہ ہای تریہ کہین اور کب نصیب
لی زعفران جوز و قرنفل نہ قافلہ
سکہیین یہ مصری کی نہ یہ نعمت و تمیز
شکر تنگ یہ ترشی انبہ یہ مرچ تیسر
چشمی بہشت کے بہی اسی شہر مین ہین

جہیدری نہین یہ پان نہین ہیسی نہین
یہ نیشکر یہ آب نہین کیلہ بہی نہین
کیوڑا یہ موتیا نہین یہ کیتکی نہین
زیور نہین یہ وضع نہین بانکی نہین
کہانیکا کیا مزا ہی جہان یہ کوئی نہین
ہندوستان تیسے جا کوئی بہتر کہیں نہین

جو مہر ہی جا ہی فخر کہ ہندی نژاد ہون
اس سرزمین سی چرخ کو بہی ہمسری نہین

اور بہی ہو جو تم طلب اپنی بتا زمین ہو
وہ ہون خواہ تیرا ایکل کہ ایک تیرا زمین ہون

در صنعت توشیح کہ از ہر مصرع نام معشوقہ برمے آید

نازو انداز و ادا کا ای صنم دیوانہ ہون — آہ جو چاہو کرو مجھپر ستم دیوانہ ہون

زور شور حسن لیلی سی تر اگر ہی زیاد — واہ واکس زور مین مجنون سی کم دیوانہ ہون

بی او ٹھائی جور کی آتا نہیں انکو قرار — یار غیرت دوست گر تم ہو مین غم دیوانہ ہون

گفتگو سی عاشقونکی واقف مجھا ہی راز — مدعی بر کہل گیا مین کیا غم دیوانہ ہون

صحبت اغیار مین ہمکو نہ دیکہون کسطرح — الیسا کب مین نے حمیت الغیم دیوانہ ہون

حسب دلسی بات جب کی کرلیا شیدا مجھی — یا تون کا مین آپکی یا سر قسم دیوانہ ہون

باتہ آیا ہر مصرع سی جو میر نام یار
اوس پری پیکر کا کیا جادو رقم دیوانہ ہون

سیر گلزار رقیبون مین کیا کرتے ہو — کیسی گل ہو کہ مجھی نہار دیا کرتی ہو

لب پیالہ کیا یہ نہین مشق جفا کرتی ہو — لگ یہ یاقوت کی تختی پہ کیا کرتے ہو

صید نازنگہ ناز کیا کرتے ہو — طائر دلکو بھی تم رشتہ بپا کرتے ہو

کون سنتا ہی جو تم منع نکا کرتی ہو — والعطش خود نہین سود ابھی نکا کرتی ہو

چشم پر اشک مین بیتی ہو تصور سی علم — مو تیونمین میری دلدار بلا کرتے ہو

آئی ہو اب میری تربت سی ٹہیکر رونی — وعدہ وصل پس مرگ وفا کرتے ہو

تم مین بھی ہر تو اعجاز کہتا ہے کیا — تانہ لین زمانی کی ریا کرتے ہو

کبھی ہین کام نہیں کیا میری اگر بھی ہو جب — تم فرنگی محل آباد کیا کرتے ہو

چشم انجم بھی چمکتی ہی تمہاری حسن سے
دی ہے تاب و تب کوکب ہی جھلملانا رات کو

رونق جان تن بی جسم بیجان ہو گیا
ہو گیا سیل فنا کا یون بہانا رات کو

باغ بی تیری مجھی اک دشت غنچہ تہا
تہا چمن غول کا مگر گل زبانا رات کو

کرتی ہین ہنسی لگا کر خندہ دندان نما
کہولتی ہین موتیون کا وہ خزانا رات کو

مضطر آتش ہین بیقراری کچہ تو کم ہووین
وصل کا وعدہ تو کر لو پہر نہ آنا رات کو

رات کو کہتی ہین چہپا جب دست گل کر دو
دیکھتا ہون تو کہتی ہین کہانا رات کو

جوڑی گوندہ مہکی تو جہکی گا غضب تیر حسین
گوندہی کا وہ باف ہو گا نہ بنانا رات کو

کھینچ ہین یہ انجم فشان ناوک سلد وفا ہین
ہی ہماری آہ کا گردون نشانا رات کو

پہول دو گیسو نالہ دل پیر داغ کا
گای گا مرغ چمن اپنا ترانا رات کو

کہولکر جوڑا ادہر تیر نگہ چھوڑا ادہر
پہر کرتی ہو لگاتی ہو نشانا رات کو

جو مزا ہی عشق پنہان مین کہا ظاہر مین ہے
یاد ہی [illegible] چھپ کی آنا رات کو

کہل گیا ہنسی لگانی مین [illegible]
ہمنے دیکھا جو چمن کو [illegible] رات کو

وصل کی شب ہنسی کہتی ہین اے جو [illegible]
جو [illegible] ہمین ہی وہم [illegible] لانا رات کو

اپنا وہ بت شیرین صفات ہے
[illegible] [illegible] بات ہے
سن لی لگا کی کان جو وہ [illegible]

ای خالق ایسی ہی کوئی ہو گی ذات ہے
کیا نیک پاک [illegible] ہو گیا نیک ذات ہے
بالا تمام خلق مین [illegible] بات ہو

[illegible]

صدائی صور اسرافیل آئی حشر برپا ہو
سو لچہو ہنسی گیسو عنبر ایجان دل کی تکینی

تمہاری پاؤن کی ٹھوکر کی حسدم ہچھا
اوٹھہ بیٹھوں نہ میں لکدن کہ بہر حق کا خنجب انشو

مری اتنی مسلمان اور ہندو لونپر اہی جوہر
جگہ ملتی نہیں مردونکو تکیہ ہو کہ مرگھٹ ہو

بیم و امید ہی دل امیدوار کو
پہلو سی گلمین دیکھتا ہون جبکہ خار کو
لو موت کی حوالی کیا جان زار کو
میں زندہ دل ہون نذر دون مجیبا دہ خوار کو
سارا بدن ہی پہول سا رنگت گلاب سے
تربت پہ میری آئینگا رونی وہ شمع رو
پہانسی کلی کو لگنی ہی اک رگ گلو
اون گیسوؤن نی اور بہی چمکا یا حسن یار
چہرہ چھپ گئی منہ قریب نظر سی اوتر گئے

کیا بیقرار یان ہیں شب انتظار کو
حسرت سی تہام لیتا ہون قلب فگار کو
اب خوش ہو دیکہ دیکہی میری مزار کو
تاثیر چلی ہین مردونکی طرف مزار کو
کیونکر کہون ہین زندگی خیال یار کو
ہنستے میں دیکھتا ہون چراغ مزار کو
جہونکی بلا میں بہیس گیا گیسوی یار کو
کیا کیا گھٹا بڑہاتی ہی لطف بہار کو
کبہو کی نہ آپ دمی اپنی وقار کو

جوہر ہر ایک کوچہ یہان رشک خلد ہی
دیکہیں بہشتی آگی ہماری دیار کو

بہار پہر نصیب گلی سال ہو کہ نہو
گلی سی ملو پہر وصال ہو کہ نہو

پیو پہی بادہ گلگون حلال ہو کہ نہو
کمال حسن یہ ابی مہ جمال ہو کہ نہو

٦٩

دل سی اک آہ پیمانہ اگر پیدا ہو
ذرہ گردسی چاہون تو گہر پیدا ہو
دل افگار مین یار شرر پیدا ہو
دلکو چاہون عوض شمس قمر پیدا ہو
بلبل رونی میں ابہی جو اثر پیدا ہو
اشک خونین سی بہار گل تر پیدا ہو
شوق حسن انا کافت سی نگہ پیدا ہو
آرزو ورد کی ہی بکی بشر پیدا ہو
نقش الفت جو دکہائی اثر پیدا ہو

[illegible]

[illegible]

گرم بازار متاع حسن و عشق یار کی — بوستان ہی سراے کاروان لکھنو

صاف ہیں انجم درخشان ذرہ ہاے خاکِ رہ — مہر سرکی ہی کہکشان آسمان لکھنو

تذکرہ کس جا نہیں اس خوبی و انداز کا — کہتے ہیں جنت میں حوریں داستان لکھنو

وصل شب ہی نہ سونا چاہیے بیدار ہو — بے صدا دیتی ہی شب کو پاسبان لکھنو

بزم عشرت ہر طرف باغ ارم سی کم نہیں — بولتی ہی طوطی شیرین زبان لکھنو

گر کبھی تا نفس طول ریاضت کھینچے — تار برقی سی سوا گرم خبر پیدا ہو

شعر جوہر نہوں کیوں صاف بقول نقش
جوہر پاک سی پاکیزہ گہر پیدا ہو

پھر بہار آئی کہیں سودا نہو — دل کسی گلفام پر شیدا نہو
اپنی دشمن پر بھی یہ صدما نہو — یار سی جبت کر کوئی تنہا نہو
ختم ہر ایک صحبت جائیے — پھر میسر ہو یہ جلسا یا نہو
ڈر سی مطلب اپنا کہہ سکتی نہیں — ہوں وہ آزردہ کہیں ایسا نہو
گر گذرتا ہی نکڑنی کی سی بات — آدمی کا دل کہیں دیا نہو
وصل اپنی یار کا حاصل ہے — اور قسمت میں خوشی ہو یا نہو
گلیوں میں اس خسی جھمکی جاندی — ماہرو مینیس پہ جسکا ہو
خار خار عشق کیا جانے وہ گل — جسکا دامن خار سی اولجھا نہو
ضعف سی لب تک نہیں آتا سخن — بات میں جب تک سخن تکیا نہو
بی مروت بی وفا ہو آدمی — سنگدل ایسا بت کوئی تمسا نہو
لوٹتا ہوں سایۂ دیوار میں — جان دی پریوں کا دیوانا نہو

ہو نہ پہلو میں یہ دل جوہر اگر
اپنی ہاتھوں آدمی رسوا نہو

کسقدر نام خدا اونچی تھی شان لکھنو — عرش کی رکھتا تھا کرسی ہر مکان لکھنو

[illegible]

اب کہان وہ لطف آبادی لکھنؤ پہر جانیے
قدر حاکم تہی جسے جا نثار و سلطنت
بادشاہ وقت تہی گہر بیٹہی سب آرام سے
آبرو کیسی امارت کیا کہان کا امتیاز
سبکی سب بے زر تہی لیکن تہی اہل ظاہری
یا نو میر اقلیم کی خلقت کا مسکن تہا یہ شہر
چرخ دون نے قہر کی گردش دی اور ہر طرف
قہر دارہی بہی ٹہنڈی سو دو سو کر دیکہا
شور انگیز و بکی بل چل ہی تاگردون بلند
آہ صبیحی کہان اب ہو سکے وہ ذکر
آدمی کیا جا پانو تک بہی ہو مین ہے منصب
پوچہی قومو ملسی کیا ہو مین کشنیہ
پہر تی ہیر تی شہر مین جہار و صفائی
جان عالم جلد نکلنے کی مشین میں اور
کچہ عجب رنگین تہی جلسی یہ تہا گلزار شہر
سیر مجہی کہکر بولا عین وہ ہیری جو ہر شناس
اب چہپا ہیچ کیسی ہی مرد و کشور ٹہنیع

رشک دن یا رفتکی جگہ تہی میان لکہنو
ماہی جاہ بادشاہ قدر دان لکہنو
عشق و عشرت عام تہی ہر جہان لکہنو
ہو گئی یکسان کہسان نا کسان لکہنو
ہو گئی آو کہو لی جلد جان لکہنو
اب عبادت گاہ ہی دار الامان لکہنو
شادیٔ انکو مین اب پا جیان لکہنو
ہو چکی گرم فغان ای مومنان لکہنو
حضرت عیسی بہی سنتی ہین فغان لکہنو
اولی دم ہیر لی لگی تب مرد مان لکہنو
دادی کو ہر دم ٹہیر کی ملا ہیر ان لکہنو
رہ گئی شکل ہوا لمناسبان لکہنو
جو ہری انکا ک وہ لا قی ہین میان لکہنو
یوسف گم گشتہ پائی کاروان لکہنو
یا خدا سر سبز رکہنا بوستان لکہنو
آہ جی ای شاعر معجز بیان لکہنو
سنو کیا باقی تہیں اہل زبان لکہنو

۷۱

آواز غیر سنتی مین کا دیتا ہم
پردی کا کچہ خیال بہی ہی پردہ دار کو
ٹہاون جان دل سی کہ چہپی بچہ مر
خال ہی و طلبی ہر دو شیا اونا ر کو
مین لوٹ ہوں تو آنکہ ہی ستیا لو
نکی جا بلک پہ میرا جسم زار کو
جو ہر قطرہ اتنا ہی ہو جانی مین
چنگر پانوان مین کچہ پہول بار کو
ہو زر گو وہ مین تو دو دیکہ اپنا کر

[illegible]

جوہر ہی نہ شانہ پر اسپ کبہیا کا جنبرہ
کہتا ہی دنی کو سر اخالق نہ ار بانہ

کہینچ ماری جو کمان ہی بہی جی نہ کہی تیر کی ساتہ
دو دل پیکی گوشہ ابرو میں ادہی تیر کی ساتہ

یکدلی کی تیری نخچیر نی یہ تیر کی ساتہ
دیر تک تیر سی تڑپا کیا نخچیر کی ساتہ

وعدۂ وصل کیا بات بدلتی نہ اسی آپ
رنگ بنا ہی بدل جائیگا تقریر کی ساتہ

شیخ زاہد تیری تحلیل سی تحلیل ہوئی
وصل میں فرح ہوا نعرۂ تکبیر کی ساتہ

شعلہ ہی ربط ہی شمع کی انگشت نما
تہمتین سوا نہیں مجہہ سوختہ تقدیر کی ساتہ

حسن اونکی ترقی ہوئی سودا کی سیر
سلسلہ یہ ہی تیرا زلف گرہ گیر کی ساتہ

خاک دنیا میں اوڑہا تیکی مرا جینی کا
گر جوانی میں نہ سوئی ہی تیر کی ساتہ

شمع رو نے ہی سدا جانا پروانون کی
تم ہی عشاق کو رو لو کبہی تزویر کی ساتہ

گرد محی کہیت میں تیکی نظر آئی گی
ہیں کرید خونبار نہ نخچیر کی ساتہ

ہی کمان اوسکی کشیدہ تو کبہی ہی تلوار
کبہہ کس کس کے ہی مجہہ عاشق دلگیر کی ساتہ

مر گیا جوہر نالان نہ ہا تسپون نا غم
مین کی حسرت کوئی گئی دلگیر کی ساتہ

آج کس کی پہ دندان لڑی ہی میری آنکہ
کیون دل کہیلی تکی نیساں کی گہر میری آنکہ

آئینہ آرسی میں تکی ٹہری میری آنکہ
زر گری جنگ ہی لی تنک لڑی میری آنکہ

تیغ ابرو جو ہی اتنی کہ لڑی میری آنکہ
تکتی حلقہ جو ہر بگری میری آنکہ

[illegible]

کرتا ہی [illegible] صنم سیاہ
سودا ہی مار زلف نے یہ رنگ کردیا
جس طرح جسم کشتہ کو کرتا ہی سم سیاہ

[illegible]

نت کو بہوک با غصے ہین نالون کے
گرد باد اپنو نظر آگ بگولا آسکے

شقدر ہجر مین مر نکلے تمنا ہی مجھے
اجل آئی تو کہون خضر علیہ آسکے

یان جاتی ہی ابھی آنا اگر ہو آو
بعد مرنیکی اگر آئی تو پہر کیا آسکے

یری قامت کی نظارہ کو عجب کیا ہی اگر
سرو گلزار سی فردوس کی طوبی آئی

ب کیا ہنی و ابرو کا تمہاری مذکور
کیون دکہاتی ہو تلوار تہیجا آسکے

سی کی مژگانی کی سد اہراک لے
کبہی آتا نہ کہا آپ نی اچہا آسکے

سازو برگ ... ایجان مہیا ہو جاے
نامہ بر ہی جو تیری کان کا بیا آسکے

ہون مجنون ... گوشہ تمین مین مشق غزل
داد دینی کی لئی قبر سی سودا آئی

آگیا ہجر مین دم اپنا لبون پر جو ہیر
جان بچ جاتی جو وہ رشک مسیحا آئی

ین کرنی مین نکو شعلہ خورشید روشن کے
ستاری ہی چرخ اطلس کے ... سنگ ...

یادہ ہی ضیا مین ... وہ شمع گرد ...
پہری پروانہ بنتی ہی چراغ ... روشن کے

ہی خونریز عالم ... ناوک فگن کے
نہین ہیہ ... سو فارسی کہیں چلمن کی

یاست زا ہوئی ہا تیر ... تیری چتون کے
شعاع آفتاب ... ہی چلمن کی

ہمی رکہی او نکلی ناک ... نیکی
... شمع سی ... شمع ... روشن کے

وہ زہرہ شمائل ... سکینی ...
دل صد چاک سی آئی آواز گردن کے

ظارہ جہان ... نظر بازو نگاہ کرسکے ...
نہی ... چشم بد دور آج تلی چشم سوزن کے

بجہ ... است حنائی ... کے
ابھی درگاہ مین شمع مزار ...
صف مژگان ...
تواعد کو ہی ...
ہوگیا جو خواب مین وصل ...
ہم سلیمان ہو ...
ہون وہ گریبان ...
سیل ابہی جاری ہی چشم ...
کیون فلک تونی ...

لکھ رہا ہوں بسکہ اوصاف گل رخسار یار
کم نہین تحریر میری خط گلزار سے

آنکہ کی جانب بہار عیب او سی کیونکر نہو
کلک کو ہی عشق تیری گرمی رفتار سے

ہو گئی تقصیر اگر مجہ ناتوان نی رو دیا
آنہ میری باندہ دیجی آنسوونکی تار سے

آفتاب حشر سمجہا چہرۂ تابان کو مین
ہو گیا جب حشر برپا یار کی رفتار سے

دوست گر اندیشا ہو کم نہین دشمن سے ہی
جان کا خواہان جو ہو تو غیر بہتر یار سے

کثرت گریہ نی جو میری کبہولی پرواز نگاہ
پر بندہی مرغ نظر کی آنسوونکی تار سی

باعث گریہ جو شور عشق زلف یار ہی
آنسوونکی تار مین زنجیر کی جہنکار ہے

بعد مردن بہی سر سودائی زلف یار ہی
قبر مین مار عذاب آ آکی یا زنہار ہے

اشک شیرین چشم مین ہی دید کو یار ہی
دیکھئی لبریز جام شربت دیدار ہے

ضعف کا پتلا بنا ہون جسم البسا زار ہی
پیرہن کیا دوش جان پہ جامہ تن بار ہی

ہجر کا فرید جان زار کو تہیار ہے
ای میری خالق کرم تیرا مجہی درکار ہی

کہینچ کر سولی پہ دکہلا دو ابہی دار فنا
عاشق قد بلند ایجان یہی حقدار ہی

دیکھ کر اونکی صدا رونکی کثرت چلنی ہو
دل کباب آتش سرگرمی بازار ہے

جان آئی ہی لبون پر مضطر ہین یجان جان
اپنی لب کہدو نہ آب زندگی درکار ہی

ورد ہی اونکا وقت مین ہمین صبح و شام
رشتہ تسبیح اپنی آنسوونکا تار ہے

جان اگر دینگی حق حق کہی کہتی ہین ہم
قامت دلدار سمجہا جسکو ابدال وار ہی

جو کبہی جانبازی جو ہم اوسکو کی تیغ و
عشق مین سودا یہ جو ہی وہ سر دیے
ناتوان ہو کر مری یہ گردش افلاک سی
اوٹھ نہین سکتا کبھی بھاری خاک سی
بیٹھی ہین ہم دامن صحرای وحشتناک سی
خلعت گردابی تن بری سودائی تناک سی

۴۳

[illegible]

ہو گئی آخر شکار اس شہسوار حسن کی
مر گئی ہم جنبش زخم حلقہ فتراک سے

ہجر کی شب تا فلک یان نظر آتی ہین سب
ہر ستارا کم نہین ہی دیدہ نمناک سے

زاہدو کیون چشم پوشی بادہ انگور ہی
دخت قاضی ہی اسی تا کو نگاہ پاک سے

عشق کی کشتی کو زندہ کر سکی ممکن نہین
ہین نہین قائل مسیحا آئی گر افلاک سے

جل مرین ہم شوق گیسوے معنبر مین اگر
بو ہی عود سوختہ آئی ہماری خاک سے

پیرہن کاغذی وہ ان کیا ہی دامان نگاہ
آنکھین ہین تو نقار و نقش تیری شناک سے

ہوون تہا دست کی انہین خلعت سے قائل ہر جو
ہم بہی ہین و البتگان و امن فتراک سے

دشت کا جادہ سجادہ ہین اشنیع دین
ہم ہیم اپنا صبر اپنی جنون کی خاک سے

ہاتھ مین ہی چاہ عصیان لیت سجہ میکشن کی ہی
قبر مین ہی ہون خبر جو صبح شیان تاک سے

اوس سے انکھ مین ہمسایہ مین ہی سوش انکشتری
حور کی حلوں کو کیا نسبت تیری پوشاک سے

پاکبازی کا جنہین دعوی ہے وہ مکار ہین
دلولہ دل کا نکلتا کب ہی عشق پاک سے

شبکدی بر ہم سہی کیا ہو یہان مسجد نہی
زاہدو ہی کون منکر ایسی چالاک سے

اعتقاد زاہدو تو سمجھ آئی کس طرح
کیا ہو کافر زادہ پدر اصل ہی پاک سی

رعب سی جو مہر قرب سگ لو سمجھا ہی رقیب
دیکھ کی مین غیر کا دم ہی ہماری ناک سے

مصحف رخ پہ نمایان جو کوئی تل ہو جای
بی نقط آیت قران پہ باطل ہو جای

کہین اپنا گرفتار وہ قائل ہو جای
خوف ہی گیسوی پر خم سلاسل ہو جای

سایہ جو پشت قبر کا اوٹھا دی سر سے
گر کبھی پیدا تو میری واسطی حائل ہو جا
بیٹھی وہ سرو گل اندام جو پہلو مین میرے
قمری نالہ میرا صوت عنادل ہو جای
رہ وہ ظلم میری طرح سی جو لو بیٹھا فرہاد
ہی شب ہجر مین وہ ... ہو کہ ابھی سہل ہو جا
... لعل پیتی ہی ...
[illegible]

[illegible]

نکہت شفق مین نظر آئی سب کو
اپنا اللہ مددگار ہی کیا پروا ہے
فرقت وصل کی ٹوٹا کرون ہر روز مین
وا نہوگا کسی صورت سے مرا عقدۂ دل
اشک خون آج اثر اکسیر کا دکھلاے ہمین
کیا اثر نقش قدم مین ہے اگر پا نہ لگے
ایسی نکہت تری گیسو سے اے غیرت گل
وصل ہوتا نہین یار تو وصال اپنا ہو
سر نگین چشم صنم کی جو لکھی صف قلم

دست گلرنگ تمہارا جو حنائی ہو جائے
ہم سے برگشتہ اگر ساری خدائی ہو جائے
صلح ہو جائے کبھی اور کبھی لڑائی ہو جائے
دو جو اک بستہ تو ان عقدہ کشائی ہو جائے
طوق آہن ہے گردن مین طلائی ہو جائے
تابع حکم ابھی ساری خدائی ہو جائے
نقرۂ طوق جو پہنے تو طلائی ہو جائے
ہجر کی غم سے کسی طرح رہائی ہو جائے
عین تحریر مین سر کی سلائی ہو جائے

دیکھتا ہے رخ جاناں کو صدا اے جوہر
چشم آئینہ کو کیا چشم نمائی ہو جائے

قتل عالم کرتی ہے فرقت کی شب میں چاندنی
شعلۂ عارض سے تیرے ہو مضطر چاندنی
نور کا عالم کہاتی ہے سراسر چاندنی
دیکھے گلشن مین جو اگر وہ سمن بر چاندنی
حسن کا جلوہ دو چندان ہے مہتاب مین
پاک ہین گرد کدورت سے سدا روشن ضمیر

کہیت کشتو کی کہاتی ہے سراسر چاندنی
اے پری رو اوڑھلی سیماب بنکر چاندنی
سنگ کی ہے کیا رداے نور تم پر چاندنی
جلوہ دکہلائی گل مہتاب بنکر چاندنی
ہو گئی تو رعلی نور او کی رخ پر چاندنی
خاک آلودہ نہین ہوتی زمین پر چاندنی

کیا صفائی ہے کہ جی ہے چاندنی پر چاندنی
کہیت کشتو تو کہاتی ہے سراسر چاندنی
بہت زرین ہے ہو دولت ہمارے
اجل لائی ہے یہ شام غربت ہمارے
الہی ہے کیسی خلقت ہمارے
نہ آجاتی ہے کیون طبیعت ہمارے

کرو غیر سی باتین اب یہ نہو گا — گئی ہی جا نہین ایسی غیرت ہماری
زمین خلد کرتی ہی بزم طرب سے — فلک دیکہ سکتا جو عشرت ہمارے
قصور جو ہی باغ گانی کا وسکے — ہوئی جاتی ہی اور ہی گت ہماری
کہا صوفیون نی کہ حال ان کو آیا — ہوئی جس گہڑی غیر حالت ہماری

حسینونکو کہو رنگی جنت مین جو ہر
چہپی کی نہ مر کر یہ عادت ہمارے

کیا تہمت ناحق یہ مرے چشمین جی ہی — مین جانتا ہون اپنی ہین انکہ لگی ہی
بیمار تب ہجر کی بس جی پہ تپی ہی — اعضا شکنی ہو چکی اب جان شکنی ہی
تم قاعدہ دل لیتی ہو ابرو کو دکہا کر — صانع نی یہ کس قہر کی تلوار گڑہی ہی
مجھے نہین کچہ کوئی لگائی کہ بجہائی — یان شمع صفت سوز غم عشق جلی ہی
اک شب کہ سلیمانکو جو ہی خواب مین دیکہا — انکہون سی مرے نیند بہ ہو کی اڑ رہی ہی
ترسا نہ ابس وصل کو اور اب ستم سے — مہمان کوئی دم کا ہو نہین جان لبی ہی
گلزار مین یہ جلوہ محبت ہی یہ عکس — بہشتی ہوئی کس نور کا سایہ پڑا ہی
کوتاہ بہت ہی شب وصل اسکو بڑہا دی — قدرت تیری خالق کونین بڑی ہی
دیجان ہم صبح کو کہلتی ہوئی دیکہو — اس غنچہ گل مین بہی بہار ہی بسی ہے
سمجھو اب ہی مخمل تری سو لی سی ہی پر چو — نیند آنکہ سی تصویر نہالی کی اڑی ہی
نی حنفی کی ہی ہم سی تری شاخ گل تر — ہی پہول ایجان کہ سونگنے کی کلی ہی

١٧١٤

٧٧

حیرت میں کیا عجب ہے جو انسان رہ گئے
ہم کو فرشتے دیکھکے حیران رہ گئے

اوک کمان میں چوٹ رگ ایجان رہ گئی
کیوں لیس کر کی قتل کا سامان رہ گئے

چھیڑا جو ذکر میں نے رخ و زلف یار کا
حیران کتنے کتنے پریشان رہ گئے

شب ہو گئی بسر یونہیں ہوس کنار میں
دل ہی میں آہ لگی سب ارمان رہ گئی

سچ یہ ہی جھوٹی وعدے ہزاروں کیا کیے
اک شب کبھی نہ گھر میری مہمان رہ گئی

میں ناتوان گیا تیری گہ چاک در کی راہ
حیران ہو گئی ساری نگہبان رہ گئی

بعد فنا بھی آنکھیں ہماری کھلی ہیں
دل میں کسیکی دید کی ارمان رہ گئے

کی کیوں نہ کنگھی جو میری جان بیچ کھا
تنہا کس کا غم جو بال پریشان رہ گئے

جوہر نہ نکلی ضعف سے وحشت کی ولولی
ثابت یہ دامن اور گریبان رہ گئے

ازل سے مستی میں کیفیت ہی ہمکو عالم کے
جبین اپنی ہی تحریر خط ساغر جم کے

حقیقت اپنی نظر میں نہیں ہے ساغر جم کے
کٹوری تیری نہ آئی ہی میکشی کی جم

دکھائیں میر خدید بسمل آخرت میں شمع کے
تری مژگان نہیں قاتل صفین میں ماتم کے

دکھاون بلبلو تاثیر اگر میں آہ پر غم کے
ابر کی نخل جبین نجابی صنوبر نخل ماتم کی

نہ رو رو گریہ سے تیری چشم پر نم کے
تری فرقت میں روتے روتے صنوبر نکلیا غم کے

زبانی سب کے دیکھی کی ہمت اہل عالم کے
بسان شمع کشتہ کسی تجھیر آنکھ بزم کی

سفید آنکھیں ہوئی ہی روتے روتے ہجر جانان میں
سفید خانہ ہی چشم میں صبح ماتم کے

[illegible]

چھپ گیا خون کب قاتل مرا پر بھی شہیدوں میں
شہادت کو دہی گی جھ ادبگلی تیغ یا غم کی

غم فرقت میں نے گرچہ دولت یا غم عالم ہی
یہ گل میں وسناخ منبر میں جہہ محرم کی

زیادہ جنکو ہی شور بر گی انکی پھیکی ہیں
گواہ تنبیح شوریت ہی آنجا چہ زمزم کی

وہ ہیں سر حلقہ ماتم نشینیان سر بیت پر
ہو مر ہی جو لفت حلقہ ہائی زلف پر خم کی

کبھی آتی ہی اس گلکش نو اجان سے
تری نال ہیں وہ چہرہ شن تیری سم کی

کروا وس بنگ سنگ کو سجدہ جا کی نیت ہے
میری اللہ کرنا پیدا ایس عزم مصمم کی

نہ ڈور لگی آن انکھو نہیں سرمگی یہ خط قاتل
وہ ماتم ہی محرم کا سیلی ہی محرم کی

شب تاریک نور فت دیکھ کر میں مر دو دل سمجھا
سیہ پوشی فلک ہی کی ہی یا شاید یہ ماتم کی

ہی وہ جو ہر فولاد سطر محضر ای جوہر
شہادت تیغ قاتل سی ہوئی مجھ کشتہ غم کی

خال مشکی لی تمہارا عارض پر نور ہی
جسکو بلبل کی نہیں جا جت یہ کافور ہی

ہم نجنت میں گئے عشاق کا دستور ہی
دیکھو کیا زاہد کو وقت برای حور ہی

دیکھ ساقی ابلی مست ہیں وہ مستور ہے
محمل مینا لعنب ہر دانہ انگور ہے

منتی ہیں کانوں سے آنکھو نسی کبھی یکھا نہیں
راگنی کہ طرح جسے پردے میں وہ مستور ہی

بیٹھے بیٹھے گھر میں نہیں ہیں وہ ہر دم نغمہ ساز
اب سرا پردہ بھی اونکا پردہ طنبور ہی

جا ن عشاق کی میں دیوانہ نہیں ہو کس طرح
کون جانی وضع کیا او کیسی شکل حور ہے

بند چشم عقل کبھی کچھ نہ دیکھی اونچ نیچ
آئی جو یون عشق کی سینہ میں سو دا ہی

۷۹

مرگیا جوہر کلام و صنعت ساغ پر میں
جزکان سمجھا کہ اسکو اشتیاق حور ہی
کیدلی اس حدیث کا قانون ہی دستور ہی
سازیں ابی صدای نغمہ منصور ہے
ہر دم وقیم برازو وہ بہت پر نور ہے
نعل کی اب پاسنگ کا پتھر ہی سنگ طور ہی
پہلو تی غیر سیہ رو میں بہت پر نور ہے
دختر انگا خال رخسار عنبرین [illegible]

[illegible]

ڈھونڈھنے کی مجھکو نہ پائی کی اجل بیچ نگاہ | سر شفقت سی جوں امان دیکھو رہی
زاہد اکہو ون نہ باتین ہین کیون غفلت خبر | مجھکو کب تیری طرح سودا کے وصل حور ہے
حیف ہی تی لبر کو تو انکھون مین ہی کل نگاہ | کہتی ہین غفلت سی ہم کسطرح کہین دور ہے
بادہ سر جوش عشق تیری مین لبی ذکر کیا | لاکھ مستی ہو ہمارا راز دل مستور ہے
ڈرتی نہ سو کے بہی انکھین مین کرین نگاہ | چاند نسبت سی نکلا وہ شب یجور ہی
کمبخت نو شین نی اپنا کام دل شیرین کیا | زہر حسرت سی لبالب کاسہ فغفور ہی
وہ خراب خستہ ہون مین لڑکھڑاتی ہین قدم | آبلون مین پاؤن کی کیفیت انگور ہی
چھوڑ رو ستا ہین نظر پر شکار مرغ دل | تم ہو شاہ حسن شاہو نکا بہی دستور ہے

قدل نا منع سچ ہی جوہر نا خوشی کا وصل کیا
سینی سی سینہ ملا دل سی دہی ہو دل دور ہی

دل شہید تیغ ناز قاتل منصور ہی | زخم سی جاری لہو کی جانی انگور ہے
غیرت برق تجلی اپنی بت کا نور ہے | داغ دل ای حضرت موسی چراغ طور ہے
مست ہون کیفیت گلشن سی ای ال سرور ہے | شیشہ می ساقیا پروانہ انگور ہے
موسی انکھون سی لگائی سیری خاک عرکو | سنگ مرقد یار کی ٹھوکر سی سنگ طور ہے
جسکی عاشق دار کھینچی ہین چڑہا دو نکا ہم | داغ دل کو احتیاج پنبہ مستور ہے
وصل ہو جو شہر کتنا ہی کل سبز باہیر | تا نہ ملتی رہتی ہین عاشق سدا مستور ہے
نقشہ ہون مسرور ہو کر یہ کشش کہتی ہین | آسمان ہی تاک پروین خوشہ انگور ہی

۸۰

بچاؤ ای زاہد بین سودای وصل حور سے
کام دنیا سی غفلت سی
حاصل کشت عمل پان دانہ انگور ہی
بعد مرنی کی بہی امید وصال حور ہے

ملا کو منہ رہی بوسی سے محروم	پھری آب بقا سی آہ پیاسے

نہ ہونہ شورین کی ہم الفت میں جو ہر
جو کاٹین حرسے وہ تیغ جفا سے

تو دور آفتاب کی ساقی نی راہ کی	بدلی نہ آسمان پہ ہو جای ماہ کے
شوخی لب مسی سی شہر ہی کیا کیا	کیا تیز ہی شراب یہ قند سیاہ کے
جاتی صف قمرہ مین ہین تیغین نگاہ کے	بہنی کھون مین سے سر پہ گرد سپاہ کے
کسی کا شکل مرہی شیخ شریعت پناہ کر	صورت جدا دکھا ہی نہ او عشق سپاہ کے
انگشت نہ با لب زخم سے ہی تیغ	قاتل یہ حالت اب ہی تیر وادخواہ کے
مار نظر یہ ڈورنگی آنکھونکی پتلیان	دیکھی جو ساحری بہت جادو نگاہ کی
دم دیا گیسی وہ بت دل ...	زنار بکی دانہ سبحہ مین ... کی
ای یوسف عزیز کنعان ...	حاجت تصور دل کو نہ شمع انکی جاہ
زاہد اثر یہ اپنی سبحہ کا ...	دل کی طرح سے کبھی زنگ سیاہ کی
کہتا ہون خال عارض تابان ...	یہ ہو رہ وہ ہی ماہ کی خرمن میں ...
سپش ہوئی تو دود جشن کی ...	تو خیر سمجھی جو چھپی سیری گناہ کی
ساقی نی غرق نشہ صہبا کیا مجھی	خود آکی نوح نی میری کشتی تباہ کی
آیا نظر اک آئینہ زنگ بستہ ماہ	اک شکل ... کی بحر مین جب ...
چھڑی اسی کس سے نی یہ گلگون ناز کو	دور کر نہ ہی نکہت گل گرد راہ کی

۸۱

بوسہ رخ کی طلب صاف نہ تھی ہیں جو آپ
جا کی آئینے میں پہلے منہ تو اپنا دیکھیے

ایسی لٹیں آپکی زلفوں کا وحشی جا سکے
تنگی زنجیر بھی مجھکو رگ باد سے دیکھیے

جی اٹھو ہو نگاہیں او سیدم جانکر تم کی صدا
کہہ لب جان بخش سے ہمت یہ فریاد دیکھیے

پھیک کے ملتا ہو تو پیتا ہی لہو غوشی کباب
قد خم گشتہ ہی آغوش تمنا دیکھیے

نقش سا تجہ بت سے نظارہ کو آئینہ کی شکل
دیکھنے والوں کو اپنی آپ گرداب دیکھیے

خاک کی ذرہ سی ستارے نقش سم تو سن کے پا
آپ بھی شمشیر ناز ناخن چھکا دیکھیے

آتی کا بہو نخال لب پی دستی زمین شعر میں
حال کا مضمون نئی آب بنہ ہوا دیکھیے

میلے میں کیا دیکھتی کا ایسی بہت سیر گلشن
آئینے میں جا کر بیٹھیے تماشا دیکھیے

پھر میں سیر چمن سے کسطرح نفرت نہ ہو
پاس وہ گلرو نہیں ہمسر گل کیا دیکھیے

کہتی ہو ملتی نہیں ہی نبض بیمار عراق
آپکی چشم تغافل کی یہ کچھ یاد سے دیکھیے

کب ہی چہل لا معنوی کا عارض پر غیر پر
ماہ کی پہلو میں ہی عقد ثریا دیکھیے

چرخ کو مسطح کیا تیغ نگاہ تیز سے
غیشم تیر بانی سپاہی ہر ستارہ دیکھیے

ایسی چھپا آنکھیں تمھارا ہیں ستم سے ہی شہید
نگہ پا ہو تو مردم چشم تنہا دیکھیے

خال لعل شب نہیں تیرے لب جان بخش پر
پہلوی عیسی میں بیٹھی میں نصارا دیکھیے

عشق میں جو بھی کہ آتا ہی جو آرائی کا وہ بیان
بدلی اپنی کی وہ نقش کف پا دیکھیے

دل سوزاں سے بہلا آہ کہاں دور رہے
غیر ممکن ہی کہ آتش سے دھواں دور رہے

ہیری گردن سے تو یہ بار گراں دور رہے
اسطرح آکے تم ابجان گلی لگ جاو
کب ہی ممکن کہ عاشق سے فغاں دور رہے

۸۳

ای شاہ حسن کبھی خیال اس ضعیف کا
جا کی نصیب تھی ہوئی پا یار کو
وحشت ہی جا کی دشت میں خاک اڑایئے

چیونٹی کی یاد مثل سلیمان نچھوڑیئے
لی لیجی بوسہ رخ تابان نچھوڑیئے
مانند گرد باد بیابان نچھوڑیئے

انکھوں سی دور ہو تو تصور میں دیکھیے
جب ہم نظارہ رخ جانان نچھوڑیئے

دل ہی آخر رخ ابرو کی تیغ کی تیر
قید میں یہ زار ہوں عشق کی زنجیر
گو ہی مجبوری نہیں تقدیر ہے
تیغ ابرو دیکھ کر قاتل چلی آیا ہی عشق
لیکی دل نظارہ میں انکا ہی خاص
رخ پہ جو وہ کاکل پیچان نکھرے آ گئے
یہ لگا لی تیر مژگان اوس نے
کی بسمل اس تشنہ الفت کی تیر
ایسی ہوں تار نگہ پہ بنگیا ہی جسم زار
عشق حیرت زا جو دکھلا گئی کبھی آئینہ
ضبط کیونکر عشق مژگان نے
دیکھتی ہی دیکھتی ہو جائیگا حاصل کمال

زخم دل وہ انکی آب دم شمشیر ہے
کبھی لیتی ہی وہ زلف کی زنجیر ہی
دام اسباب ہی غافل نہ ہو تدبیر ہے
سینہ پر پھیلا دیجئی آب دم شمشیر ہے
لیتی ہو عشق کی کیا کیا عاشق دلگیر ہی
خال عارض کو کہیں دانہ زنجیر ہی
نخل ماتم بن گیا ہے تنہا ہی تیر ہے
ہو گیا ہے آب دم شمشیر ہے
اب نظارہ کر رہی ہیں آئینہ تصویر ہی
ہو سوار خستہ آب حسرت پا بہ زنجیر
نالہ دل چھپتی ہیں پہلو میں اپنی تیر
ماہ تابان ہو گا آئینہ تیری تنویر ہے

رہتی ہی جفا عاشق ناشاد سے ہی
آئی نا ایں فائدہ کیا ہی عذاب ہی
جلدی نکالو منہ کہیں با آفتاب ہی
جاتی ہی ابر بیان تمہاری آب ہی
ای زاہد احتساب جن کی شراب ہی
ہوتا ہی خشک دامن تر آفتاب ہی
جب پڑ گیا تری رخ آتش فشاں کا عکس
شعلہ بلند ہو گیا جام شراب سے
سنکر سوال وصل ہوئی کیا حجاب سے
کہتے تو جواب دو دو میں لا جواب سے
جھانکی حسن سیم تنوں کا شراب ہی
شامت ہیں ماہ تیری آفتاب سے
ہی عکس جس کی شمشیر دو رنگ بیتی
تمہاری ہی فروزان بامدار ہے
گل ورخ یار گل رخ وچہرہ دیکھئے
مثل چاروں رخ ہوں جانجا رہے
طوفان گریہ ہی وہ نالوں کی آسمان
کہتی فلک کی کہانی نہ جا رہے

۸۴

اوس چشم مست کا دل ہر یان کو ہے لطف / پوچھو نہ ربط شراب کو ہے جس طرح کباب سے

جانون اگر کہ ناز سے رکھنیگی پاؤن وہ / آنکھیں لگا دو نہیں ہی اونکی رکاب سے

مہتاب ہی سرود مغنی ہی باغ ہی / ساقی تو پہکا دے جلد مجھے اس شراب سے

آب حیات لائے اگر خضر کیا پیون / بہتر نہیں ہی اونکی دہن کے لعاب سے

دکھلاؤ وصل میں نہ مجھے صد ہزار ناز / دم آگیا لبون پہ تمہارے حجاب سے

یہ ذوق بادہ ہی ہمہ تن خم میں ہیا / بھر دے ہمارا کاسۂ سر تک شراب سے

قطرے عرق کے خوشۂ انگور سے / آیا پسینا رخ پہ جو تاب شراب سے

[illegible] / بدلا ہی آفتاب کا ساغر حباب سے

ہم تیرہ بخت [illegible] / اے زلف یار فائدہ اس پیچ و تاب سے

دیکھی اشارہ آپکی گر چشم مست کا / پھر لائے اپنی خم کو [illegible] شراب سے

طوطی ہمارا آئینہ ہو جائے ای سخن / تقریر اگر کرے [illegible] جواب سے

آرائش اور حسن خداداد [illegible] / مثل جوان [illegible] سیاہ [illegible] خضاب سے

دیکھی نہ جھوٹی [illegible] مسلمان / جاتی ہی تشنگی کہیں موج سراب سے

مدت سے دل [illegible] بھر گئی / [illegible] ہماری [illegible] سے

راحت [illegible] / [illegible] آشنا نہیں [illegible] خواب سے

اے شیخ [illegible] / [illegible] جناب سے

اک لحظہ میں [illegible] / جو [illegible] امید ہی یہ خدا کی جناب سے

کہتا ہوں صاف صاف او بچھانا لطف سے | ای شانہ زور رب سے اس تیل مزے
ٹھنڈ ہی ہوا ہی اور لب جو شراب ہے | افسوس وہ پری ہین انہی پاس کلمین ہے
عشاق کو وہ درد محبت اوٹھاتی ہین | یہ سو پہلوان مین طاقت تیل کی ہے
ہم اونکو چھیڑ چھیڑ کی تکرار کرتے ہین | دل جانتا ہی لطف جو رد و بدل مین ہے
دیکھا جو قصر یار تو خوش ہو کے گنبد پایا | دیوار قہقہا کا اثر کیا محل مین ہے
ایجان تیرے لب شیرین کی روبرو | کچھ قند مین مزا نہ حلاوت عسل مین ہے
تکیہ انہین خدا پہ اونہین اپنی قدر ہے | تفریق ہی گدا مین اور اہل دول مین ہے
اندر ہو یا رسا ہین تو باہر شراب خوار | جو لطف نیک و بد ہی فرنگی محل مین ہے
فرقت مین رو رہا ہی ایسا کہ الامان | پہلو مین دل نہین کوئی پہوڑا بغل مین ہے

پریونکی جگھٹون مین رہا کرتی ہین مدام
جوہر تمام ملک سلیمان محل مین ہے

بدلتا ہی دور ہی جہان کیسی کیسے | دکھاتا ہی چرخ آسمان کیسی کیسی
نہ تن سی رہائی نہ فرقت سی فرصت | اوٹھاتی ہی صدمی یہ جان کیسی کیسی
نکلتی ہی آنکھین فرقت مین آنسو | روان ہین یہان کاروان کیسی کیسی
سکندر نہ دارا نہ کاؤس ہے کہ ہین | ہوئی دفعتہ بی نشان کیسی کیسی
نگاہ و غمزہ کی نہ عاشق سے پوچھو | لگی زخم تیر و سنان کیسی کیسے
نہ عقدہ کہلا اونکی موئی کمر کا | میسر رہی درمیان کیسی کیسی

٨٥

لیتا نہیں ہے نام ہی اب کوئی مصر میں	بازار یوسف آگے تمہاری کساد ہی
مصرع ہے جبکہ جامت سوز بکو ہی شاد	شوخی سی ہاتہ او شہا کی کیا سنتر زادہی
سوچ خدا ہی سب میں ستارا و نہیں	وہ دشمن خدا ہی جو اہل جہاد ہی

جو مہر کو جہوٹی وعدہ پہ کیا دیتی ہو فریب
کہا او قسم ہی اب تو نہیں اعتماد ہے

... ہجران سے	زخم ہوا دن آب پیکان سے
... ہم گریان سے	... طوفان سے
... چشم جانان سے	... انسان سے
گرم جوشی ہی سوز نہان سے	شعلہ اوٹہتی ہین جسم سی جان سے
ہوئی پای نگاہ کی چہالے	اشک نکلے جو چشم گریان سے
سنیک لین آنکھیں آتش گل پہ	اور کیا لے گئے گلستان سے
اب تو شہید اکرین کلیجا غصہ	دل جلا میرا داغ ہجران سے
ہو نہ ثابت بغیر جو تیون میں ہاں	دور دانا کی گور کہو دندان سے
سایہ اپنا زمین پہ بہاری سے ہے	ایسی بو جہل ہین بار عصیان سے
تیری آنکہ اپنی رخ کو کیا دیکھی	عار ہندو کو ہی مسلمان سے
آشنا اب جرائی ہین آنکھین	خشم انسان کو کیا ہوا انسان سے
آنکہ سے لگئے ہین آنکھون میں اشک	یہ حرارت ہی سوز ہجران سے

[illegible]

لیلیٰ اونکی بہالی سیر جو یاد آیا ہے مجھے
ماہتاب جا رخ تابان کا اونکی ہی تشبیہ
جیسے پریان ستین خاص کیا جان گی
کوئی بہا ہی جیسی مجنون [illegible]
غیر کو جب سنبل ملتی دیکھتا ہون [illegible]

جنگلیا فرش شجر جادہ صحرا سے مجھے
چادر مہتاب سی [illegible] کا نغا ماسے مجھے
مین وہ آدم ہون فرشتون نے کیا سجدہ مجھے
اصطراب دل کی عالم مین کیا رسوا مجھے
خون رولا تا ہی تیرا رنگ حنا کرکیا مجھے

[illegible]

دل جو اپنی دکھا [illegible]
دیکھی اوس ابرو [illegible]
نسبل دیکھی کس سی [illegible]
پوچھین ہم ابروی قاتل کی صفت
لال ہی غصی سی وہ [illegible]
کسکو شعرون مین [illegible]
روزہ کہولین فاقہ مستی ہو چکے
کسکی تو بیتا سہر ہی اے صبا
چشم قاتل سے گئی ہی جان سے
میری ہی اب کدہی خالق عزیز

[illegible]
[illegible] زبان [illegible]
[illegible] صورت [illegible]
[illegible] افطار [illegible]
[illegible] کوئی یار کی
آج کیا [illegible]
[illegible]

[illegible]

توشتی خانہ زنجیر کی سارے گریبان
خال رخ تیتی یہ ہوتی تری گیسو تا
یادکاکل کی اگر سلسلہ جنبان ہوتی
پوچھتی تم جو پریشانی کا میری احوال
دست رنگین سی جو وہ لکہتی عنایت نامے
کہینچ لاتا نہ اگر جذبہ الفت میرا

شور وحشت مین جو یاد ستر کاکل کرتے
گر دراز اونکی طرف دست تسلسل کرتی
جا کی ہم کوچہ زنجیر مین بہی غل کرتے
گفتگو انکی جو ہین حلقہ کاکل کرتے
کاغذ نامہ کو اپنی ورق گل کرتے
میری میت پہ بہی آنی مین تغافل کرتے

قتل اغیار کو کرنا جو وہ غفلت پیشہ
ابہی جوہر صفت تیغ تغافل کرتے

بلا کا تمہارہ تعصب کا شکار ہوتا ہے
رقم جو وصف سر زلف یار ہوتا ہی
محبت اپنی تری دلمین ڈالئی کیونکر
جنازہ میں کو میری کاندہا وہ خاک دینگی
مسیح مرہم زنگار جرح اگر لاتے
جھایا ہو شہ ہو نیہ لاکہا تو مرگیٔی لاکہوت
شب شباب چلی سو سپید ہونی لگی
وہ جبر کرتی ہین تو صبر ہو نہین سکتا
چمن مین آکی وہ مسی کبہی جو نکلتی ہین

سنواری جاتی ہین گیسو نکھار ہوتا ہے
قلم ہر ارگ ابر بہار ہوتا ہے
پرائی دل پہ کہان اختیار ہوتا ہے
دوپٹی کا جنہین آنچل بہی بار ہوتا ہی
دل فگار کو کب سازگار ہوتا ہے
تمہاری کشتوں کا کس سے شمار ہوتا ہی
سپیدہ سحری آشکار ہوتا ہے
دل اپنا اور بہی بی اختیار ہوتا ہی
دہن بہ غنچہ سوسن نثار ہوتا ہی

خوشی ہی پی رمضان کیا یہ ہو کیا
یہ دیکھا وہ ماہ کہ گذری تو عید ہو گئی ہی
کہیں جو خوشی سی لالت مزید ہوئی ہی
کہ بتیس قانون پہ اک روز عید ہوئی ہی
کہاں کی روزتی یہاں تو دخت رز کی ...
عالم بادہ کی واعظ کشید ہوئی ہی
ہوا مین آب تجالت مین ترجمہ ...
چھپتی ہی جا کی تو عرق کی کشید ہوئی ہی
ہلاک کرتی ہی شمشیر ناز سی قاتل
ہماری دلمین تمنا شہید ہوئی ہی

اوتری ہی گلاب خمار شہادت پہ جو چھینٹ	ہی سر پہ آرہی ہی میرا اتاری کنار کی
شکل اپنی زیست کی نظر آتی ہی مجھے	چہائی ہی تیرگی پہ شب انتظار کی
چلتی ہی اونکی سامنی ہنکر دو لہن چال	گھونگھٹ نکالی فوج نسیم بہار کی
ہین رند ہر دماغ تو زاہد ہین خشک مغز	کیفیت انمین نشہ کی اونمین خمار کی
خوشبو پہ جسم ہی کہ ہر رنگ قبای گل	ہر اک کلی مہکتی ہی دامان یار کی
ساقی اوٹھتا ہی وہ شعلہ شراب و آتشہ	ہو جسکی قطرے قطرے مین نکہت عبیر کی
وہ جلوہ گر ہوی مین تو گل غنچہ کہتی ہین	تصویر ہی یہ صحن چمن مین بہار کی
آتی ہی اونکی دست سے لب پر آگئی	آئی خبر یہ فوج الم کی فرار کے
دکھلا رہی ہین یون عالم آہ بو الہوس	از رل چہری بنائی ہین جیسی مدار کے
سے نگاہ تم جو ہنسی صبح کہل گئے	لو پہٹ گئی شب سیہ انتظار کے
کرتی ہی خوب باد صبا آج اوج موج	آمد چمن مین ہی سپہر رشک بہار کی
ہولی یہ کہیلتا ہی اوڑا کر گلال کو	نکہت اوڑی ہوئی ہی چمن مین بہار کی
ہی مشک نافہ کاکل پہ چین ہر گرہ	خوشبو ہی زلف یار مین مشک تتار کی
ہی صبح خواب ناز عروسان باغ ہی	چادر پڑی ہی منہ پہ نسیم بہار کی

جو ہر جگہ پہ چمکتا ہی پہولون کی وہ شبنم
گل کہا نسے یہ شکل ہی اب جسم زار کے

کہینچی جو تیغ آہ دل پر شرار کے	کاٹی سپہر فراق کی شبہای تار کر

مژگان سے اشک خون جو گرے ہیں سلک کہو
دیتی ہی خون برق رگ ہر بہار کے
ہر اک کو پارہ دیتی ہین لخت مژگان کی
بیطرح تیر قتل پہ ہی تیغ یار کے
دیکہا جسے غضب سے غضب اور آ گیا
کاجل کہلا ہی قہر کا آنکہون مین یار کے
ای شیخ خوب رنگ ...

سبحہ گردانی پہ زاہد کی ہنسایا جاتا ہے
کہتی ہیں حسرتیں بیٹھی ہیں جا سے ہم بیکس کن
باعث تسکین دل ہوتا ہے دل کی جز
کبھی آہ بلند اک جا کی در پر یار کے
بات خونریزی کی ہما کی کوئی کہد بیجئے
ابر سیتی خت سفر ملک عدم کی [illegible]
ہے کیا ہی خدا بھی زائر کعبہ کی جرم
جا کی کعبے میں بھی مستانہ بانگو نگادیا
شیشے پیسک چھلک کر بھی کہتی ہیں غرق جام
اور [illegible] کہا [illegible] مستانہ [illegible] قول
وحدہ یہ آجا ہیں شیشی حضرت مینا کو [illegible]
مستی شیشوں کی ہو منشور قل انشاء
او بی پردہ ہوں البتی حل ہم تم ایک ہوں
دست عالی کا جو بوسہ لینگی عاشق کیا عجب
زخم کی گل بینگی پہل ہی شہادت کی بہار
پاس اہل شرع ہو رند نہیں دستی دو
وہ ادا شیریں کہاں بہولجاتی وسکو جلو

دام میں سکی دل اٹانہ آیا جاتا ہے
پر عجب یہ داد بھی کسکو دکھایا جاتا ہے
بائیں جانب تمکو پہلو میں بٹھایا جاتا ہے
اک علم درگاہ میں جلکر چڑھایا جاتا ہے
آج نورنگین اک فقرہ سنایا جاتا ہے
عالم اسباب میں سبابہ اوٹھایا جاتا ہے
عاشق ابرو پہ قہر ایسی بہت لایا جاتا ہے
[illegible] کی ہر جام [illegible] ایا جاتا ہے
آتی [illegible] تو مست اسکو منایا جاتا ہے
دختر رز کی عہد کا صیغہ پڑھایا جاتا ہے
مست ہو بزم الست [illegible] راگ گایا جاتا ہے
نغمۂ توحید زاہد کو سنایا جاتا ہے
[illegible] کی بیچ بیجا پردہ اوٹھایا جاتا ہے
واجب التعظیم یہ بھی دکھایا جاتا ہے
خوب ہی بھولی بھلی سب کیا خدایا جاتا ہے
خانگی مفتی کی گھر کی سی بلایا جاتا ہے
نقش شیریں لاکھ سنگین میں مٹایا جاتا ہے

قسمتوں سے ہاتھ آتی ہے شراب
ابر رحمت آج برسایا جاتا ہے

ہستی کیا ہو عالم رویا ہی دہر
ہستی عالم یہ رویا چاہیے

آفتاب آسا نہین پوشیدہ یار
دیدۂ دل اپنا بینا چاہیے

دم بخود کیون رہی جوہر مثل تیغ
جوہر اپنے کچھ دکہایا چاہیے

سنکر وصال غیر کا حسرت سی مر گئے
گذری خبر یہ ایسی کہ ہم خود گذر گئی

کل آپ تیغ تیر کی دیکھی سی ڈر گئی
طوفان ایسی کتنی ہین سر سی گذر گئی

ہم بزم سی اوٹھاگی باہم نسی
ای مست ناز عمر کا پیمانہ بھر گئے

سنتی اودہر گذر نکیا ہم گذر گئے
آخر شب فراق مین گہبرا کی مر گئے

گذری ہی ناطقوی جو گذر گئے
او تری جو کاٹ تیغ کا دریا اوتر گئی

ناصح کو لکہ کی بحر مل مین جو گئے
خشکی مین ہم سفینہ روان اپنا کر گئی

پہلو سی اوٹہکی انکی طرح آپ گر گئے
سن لیجی گا ہمکو کچھ کہا کی مر گئے

منہ کو کلیجا آگیا آنکھون مین لخت دل
اک جا نسیی تمہاری یہ صدمے گذر گئی

آنسو بھر آئی آنکھون مین جب ہو چکی سہرا
خالی ہوا جو شیشہ تو دو جام بھر گئے

کس کس کو یاد کیجیی کس کس کو روئیے
دنیا سی کون کون احبا گذر گئے

میخانی سی چلی گئی ہم کعبی کی طرف
نشّی مین اپنے بہکے کدہر کو کدہر گئی

کیا رفتہ رفتہ تمنی سپر دلمین گہر کیا
کو تہی یہ کیا جری سپر دلمین اوتر گئے

گیسو تمہاری کیا رگ ابر بہار ہین
چھٹکے نہا کے بال تو موتی بکہر گئے

بجلی کو جلا دیتی ہی جو ہر کی طرح جسکی — یہ آہ ہی آتش کا شرارا نہ سمجھیے
ہرگز جو بری بات ہی اچھی نہیں ہوتی — دشمن کو برا کہنا ہی اچھا نہ سمجھیے
ہمدم سبھی کہتی ہی جو دم مین کو نہیں ممکن — آسان ہی ایسا یہ معما نہ سمجھیے
رو کر جو کہا مین نے کہ مجنون ہون تمہارا — ہنس کر کہا کہتی مجھے لیلی نہ سمجھیے
پھولا ہم کی بھی ہی قبا سرو سہی کی — گل تحل قد یار مین پھولا نہ سمجھیے
ہی ماہ کف بحر سرشک اسکی تابان — گرداب بچشم اشک ہی پیالہ نہ سمجھیے
ہی برق گری کان عقیقی پہ فلک سی — اوس کان کی بجلی کا یہ لمعا نہ سمجھیے
ڈوبا ہی کٹوری مین ہی قطب فلک بھی — محرم مین معرق یہ ستارا نہ سمجھیے
مرنا تو بہت سہل ہی دشوار ہی جینا — آجا ہی جو اچھو ہے تو اچھا نہ سمجھیے
اک برق جہان سوز ہی آہ دل سوزان — کہتی یہ شرر سرو نسی شرارا نہ سمجھیے
آیا جو نہیں خواب مین وہ فتنہ بیدار — گر سو رہوں کچھ کہا کی اپنہا نہ سمجھیے

کہتی ہین وہ جو مجھ سی کہا ہو تو ہو لیگا آپ — تلوار کا یہ پیرا ہی یہ پیرا نہ سمجھیے

نقاب اٹھائینگی گلسی عذار دیکھینگے — تمہاری گلشن رخ کی بہار دیکھین گے
دو رنگی چمن روزگار دیکھین گے — شجر کی طرح خزان و بہار دیکھین گے
ستم تو ہونگی بلا اختیار دیکھین گے — جو کچھ دکھائیگا پروردگار دیکھین گے
ہم اپنی غم مین اونہین اشکبار دیکھین گے — ریاض حسن مین ہنس نہ ابشار دیکھین گے

۹۳

[illegible]

ترش اپنی ... نہ تم یون ہوا کرو
شیرین ادا بنایا ہی پروردگار نے

مانند مہر و ماہ نہ ہم تم بہم ہوئے
سکہا جدا ہی گردش لیل و نہار نے

کی ہینی جیسی چاہ خریدار سب ہوئے
یوسف بنایا آپکو ہندی کی پیار نے

روتی ہین شکل شمع وہ آکر مزار پر
جذبہ دکہایا اپنے دل داغدار نے

روئی نگار پہ نہین چیچک کے نقش ہین
نگ جڑ دئی ہین صنعت پروردگار نے

وہ ماہ نیلا پیلا ہوا غیرتا ہو کہا
کیا رنگ بدلی اس فلک کجمدار نے

پہیکا ہی رنگ سیر و اوس شوخ کی رہا
غازا ابزار گل کو لگایا بہار نے

عالم زراسی آہ مین تاریک ہو گیا
لو ابر چہادیا میری دلکی بخار نے

دلوائی قبر مین مجہی وس شعلہ رو کی یاد
کیا کیا نہ دل جلایا چراغ مزار نے

لالی سی ایک داغ ہی دو دون جہب کا
لاکہون چہپائی داغ دل داغدار نے

دم مثل دود سینے مین گہٹ گہٹ کی رہگیا
کیا کیا دکہائی صدمی شب انتظار نے

مجنون نہین جو دون تمہین لیلی ...
حسن صبیح تمکو دیا کردگار نے

دنرات جسکی یاد تہی پیش نظر ہی وہ
بار ہی یہ دن دکہایا مجہی روزگار نے

افشان وہ جیسی جہڑ لی ہیولی الی دہیا مین
جو ہر سولایا ہنسکی چراغ مزار نے

اگر نہ دشت جنون کیطرف نکلجاتے
چہوا نپی آہ سیاہ کی نہ وار چلجاتے

وہ شغل کونسا تہا جسمین ہم بہل جاتے
فرشتی اوپر ہی و پر کہان دہل جاتے

٩٣

[illegible]

[illegible]

یاد مین اوس مصحف رخسار کی | اپنا سینہ واعظو سیپارہ ہے
گریہ سی راز محبت کہل گیا | طفل اشک اخبار کا ہرکارہ ہے
کیا بتاؤن کیون ہون بیدل ناصحو | کوچۂ گیسو مین دل آوارہ ہے
شعلہ پہرکا ہی یہ کسکی حسن کا | باغ مین ہر پہول آتشپارہ ہے
آج جو گل ہی گل مہتاب ہے | باغ مین وہ ماہ کیا نظارہ ہے
کیا عجب مژگان پر پروانہ ہون | تحت دل ہر ایک آتشپارہ ہے
آئی جب جہپکی بلا آرام دل | ہر پلک مین جنبش گہوارہ ہے
ہی ہجوم واشطان خشک مغز | کانون مین او بجہا دل صد پارہ ہے

کہتی ہین فرقت مین جوہر ہم اسی
اپنی میت کا فلک گہوارہ ہے

باغ ہی جو جی آ رہی یا آتش آفتاب ہے | ذوق شراب ناب ہی لو لۂ شباب ہے
جان کو پیچ و تاب ہی خال ہے جو زلف ہے | غیر جو کامیاب ہی رنج ہمین نکو باب ہی
پاہی نگاہ پہسل گیا واہ سی جسم کی صفا | دیکہلی ہی نقش پا آئینہ آب آب ہی
ہی جو ہلال آسمان تیغ و سپر بدو ہوا | چرخ پہ کہہ ہی کہکشان تیری کمر کی آب ہی
چپکی رہین تکا ہون [illegible] | نخچہ کہون [illegible] کہون کہون جواب ہی
[illegible] | موج ہی ایک کہکشان چرخ ہی اک حباب ہی

[illegible]

[illegible]

جلوہ گر سینے میں یا شوخ ستم ایجاد کو
داغ سودا درد و غم سوز و گداز پیشی

دل میں اپنے یار کی دولت سرا پیدا ہوئی
ایک عاشق کی لگی کیا کیا بلا پیدا ہوئی

نہ رکھا نقش وسکا جو مری آنکھوں کا خیال
طبع اک آئینہ صورت نما پیدا ہوئے

بنکی ہمیارہ جو وہ یوسف ثانی نکلی
دل کی حسرت کہیں اپنی شمشیر جانی نکلی
الفت دل کی یہ باتیں ہیں کہ ہم [illegible]
اس لب لعل سے نکلی جو نہانی میں کرو
زانو جو رکھا تکیہ نکرون جنت میں
بار سے وصلت ہوئی دل میں ہی عشق و غم
کبھی ہیں داغ محبت رہے ہیں سیرا اشعر
دختر رز کی ہو صحبت کہیں کیفیت ہیو
گرم جو ایسے ہیں کاتب وہ زبان صحبت شمع
مصرع گرم قد یار کی سن لی جو صفت
باغ میں سبز ہی بدلی ہی بدلتی جو ہوا
درد ہر ایسے عجب کیا ہی مہ منصد اگر
ہو گیا سینے میں ل خنجر بیداد سے فگار

آسمان پہ کبھی نجم یمانی سے نکلے
آج میدان میں تیغ صفہانی نکلے
مہرباں تنگ قمر سے پہ زبانی سے نکلے
سحر سے جا جو گہر لعل یمانی سے نکلے
تیری زانو پہ جو دم اپنی سپر جانی نکلے
ابد بارش کی یہ اندوہ نہانی سے نکلے
باش عاشق کی یہ محشر میں فشانی نکلی
پیر سے آج تو ارمان جوانی سے نکلے
منہ سے قاصد کی جو پیغام زبانی نکلی
آہیں کرتا ہوا سر قدسی فغانی نکلی
آج تو آنکھ پوشاک ہی تانے سے نکلے
خو کی بدلی رگ حلق سے پانے نکلے
کہد و نا لسے پی خرمنہ خوانی سے نکلے

صاف ہو کر دل سے شکل آئینہ [illegible] ملتی جو ہم
جھکو ہم صورت زمانی کا سکندر [illegible]
ہر ایک کا گرد و سیاہ [illegible] تم لی حسین
موج زن اک حسن کا دریا [illegible]
رہ ریاضت سے ہو تجھی ہیں [illegible]
اسکا نظارہ ہی ہیں [illegible]
میوہ فردوس سے ای [illegible]
یار کی [illegible]

[illegible]

ہوں دادخواہ داور محشر کی سامنے — اتنی بھی عاشقوں پہ نہ بیداد چاہیے
آوارگی نہ عمر کی ہتی ای صبا ہمیں — ہوں ہرزہ گرد خاک بھی برباد چاہیے
مجنوں کسی بتاتا ہی تو فن عاشقی — استاد خود ہوں کیا مجھے استاد چاہیے

جوہر نہ یاد نشتر مژگاں میں بھولی آہ
مصرع سدا یہ نوک زباں یاد چاہیے

ولولہ دل کا روز افزوں ہے — ہوس وصل میں جگر خوں ہے
جلد آؤ کہ گو نہ تسکیں ہو — حال دل اب بہت دگرگوں ہے
جان دیں کیوں نہ مرغ چمن — ہر گل لالہ جام افیوں ہے
اللہ اللہ تو یہ نور کی شکل — قدرت حق ہی شان بیچوں ہے
ہی نظر میں جو تلا ہوا سب کے — کس قدر قد یار موزوں ہے
رخ رنگیں کی گل ہیں دیوانی — قد بالا کا بید مجنوں ہے
سو روشن نظر میں ہی تاریک — جیسی دیکھی وہ جعد شبگوں ہے
جا لگی سو نئی خون دل ہی رواں — چشم خونبار چشمہ خوں ہے
زندہ یا اوس بن ہمی ہیں معدوم — نہیں کھلتا عجب یہ مضموں ہے

خاک ہی زیست کا مزا جوہر
وہ نہیں جس پہ طبع مفتوں ہے

جس جگہ میں آن وحشت کی ہی ہوا آگے — مشک پیدا جیسے ہی ہوئی وہ ہوا اور ہے

۹۷

[illegible]

باغ جاتی ہی۔ اری جو ہوا کہا ہنکو
ہو گیا انکو پرستان تیرا شیشہ محل
جا نتجان کہولدی گیسوونکی تمنی جل
وہ صنم دیکہکی کہتا ہی گلو ہی شیشہ
کون دیوانہ نہین رحمن وشن کا جسکو
وہ شہ حسن ہین یہ شنک سلیمان آپ
خاک پر لوٹی دکہاوے فسون ساز جو آنکہ
جانکر تخت سلیمان کا بلا گردان ہو

کہین لیجاتی اوڑا کر نہ ہوا دار پری
او شہ حسن بنا سایۂ دیوار پری
مین سمجہا کہ ہوئی اوڑ نیکو طیار پری
خط بادہ یہ نہین پہنی ہی زنار پری
سایہ کیطرح پڑی ہی پس دیوار پری
باندیان آپکی حورین ہین پرستار پری
اپنی سایہ کو کہی بستر بیمار پر سے
دور سی دیکہی تمہارا جو ہوا دار پری

پردۂ قاف نہین کان کا پردہ جو ہمیں
کیون نہین سنتا ہی فریاد کو وہ یار پری

زیست سی تنگ دل اب بس ہے
حضرت دل ہوی ہین آمین شہید
کیون ہوا آشفتہ اپنی زلف کیطرح
خون عاشق ہوا ہی دامنگیر
جو ہری آکی اب کمر مین سجدے
ہی جو مسند نشین وہ عزت ماہ
لکہنو سا نہین ہی ملک کہین

کیا کرون موت بہ نہین بس ہے
سنیدا ب مشہد مقدس سے ہے
کس سی برہم مزاج اقدس ہے
گوٹ کی کب وہ سرخ اطلس ہے
سنگ پا سیر ہی ہت کا پارس ہے
اطلس عرش چرخ اطلس ہے
کچہ نمونہ مگر بنارس ہے

۹۷

کیا کیا دیا ہی خاک کی پتلون کو نور حسن
قربان ہون مین خالق عالم کی شان کے
آنکہون پہ جو کرتی ہین مسی پرین شور غل
شوخی موذون پہ ہین اب پاسبان سر کے
ابرو جو ہوئی تو غصہ ہوی تیوربان [illegible]
جلا غضب ہی قبر مین گوشی کی کان کی
وہ کس [illegible] سن تیغی ہون [illegible]
[illegible]

[illegible]

معقول اس ردیف کی ہین سطر وجنگ ہی
آکر چھوڑا ہی موت کہین [illegible] ...
سرنوشت میں زندگیسی [illegible] سی
مجروح کسطرح ہون وفنی لڑی آنکھ
گذری جو دل کی پار نگہ وہ خدنگ ہے
کہتا ہی یہ نماز جماعت مین ہنس کی شوخ
دیکھو نئی تو اعوجج فرنگ ہے
بد بد کی وصل پیچ ہوا خواہ سی لڑی
دیکھین تو کسکی ہاتھ سی کٹتا پتنگ ہے

فرہاد زلف بت در خالق پہ کیجیے
زنجیر عرش نالۂ دل سے ہلائیے

لہرا رہے ہین آپ کی عشاق سننی کو
لہرا کنارے آج تو دریا کی گائیے

یون بیچ کی عاشقونسی نہی یار بنا لو کیا
جب جانین خواب مین نہ تصور مین آئیے

پروانہ مین بھی آپ یہ ہون ایک بات لو
خلوت مین مثل شمع گلی سے لگائیے

جبتک ان کو دیکھون مثل نہی مجھ یہ ہو چلا
اے شیخ کوئی مسئلہ ایسا بتائیے

عاشق کی تضمین قول یہ جوہر کا مان لو
ہو تنگ زندگی سے نہ اتنا ستائیے

شب بھر نہی سے نہین اک لحظہ کل مجھے
اس کرب سے نجات دلائی اجل مجھے

دانتونکی عشق نی یہ کیا مضمحل مجھے
اب وزن گھر ہی ہی موتی محل مجھے

شام فراق قبر سے کرہم بغل مجھے
دکھلا نہ رات ہجر کی تو اے اجل مجھے

نیت بغیب حلال ہی رندون کیواسطے
پیر مغان سے ہو گیا عقدہ یہ حل مجھے

ہونی میری نشانہ بنائی نہ غیر کو
ایسا تو داغ دے نہ تمہاری رفل مجھے

قید ہوا و حرص سے چھٹنا محال ہے
دام بلا ہے رشتۂ طول امل مجھے

آیئن وہ دیکھلون دم آخر تو اک نظر
اتنی تو او ردی کہین مہلت اجل مجھے

اے خضر اپنا دخل بھی ظلمات مین ہوا
مستی مین اپنی یاد کیا او سنی کل مجھے

دیکھا ہے خواب یہ پینا ہوا نصیب
آئیگا ہاتھ یار کی انگیا کا تھل مجھے

تیور سے چھٹ پائین مجھ یہ انسان ہی ہون مگر
ابرو کا بل نہین یہ قسمت کا بل مجھے

[illegible]

کوئی نینگ ہے دار فنکی باہن کسطرح سمجھی
سو اوہن و بس پیوند لیں عدو کی الفت کی
بندہی جھبار یون چوجہری ونکی قبضین
کہلا سکی مین زنسینہ سپر بستہ زاہد
پڑہی جبین اوسی قول شی نکیا دو ہی نقاتل
تمنا تہی شہادت جلد پانکی جو قاتل
جو کہنچا اوسی قشقہ بشعر ان کا ہنسکی کہتا
گری جاتی ہین خود چہرا سرد و ڈہاتی ہین
کرن لطف و ہمین جنکی تیغ خورشید قیامت کے
گلو و چشم ہیں کاتی ہین ہیبت الفت ہن
نہو داغ جگر کو بعد مردن بہاہمی کی حاجت
بدن کا رنگ کیا تہا پیرہن ہیہوٹ نکلا ہے
دل پر درد کی سیر فلک کیون آہ ہین ایسا ہے
کہان وہ لطف رنگینی ہین جو بسادگی ہین
چمن کے ہر گل تر مین ہی بو تیری پسند کی
گہتا گہر انی ہوا ... و خندان
ہوئی بیکام اب تیغ زبان تیمن اب

کی تعبیر یوسف نے سر خواب مخمل کے
جبر بدی کی عوض ہیں تربت پہ شاہ لگے صندل
سپہری آنکھونکی بردو پہ پہنچی ال یادگار
زبان موج نی کہنچی نہی صندوق مقفل کی
تہری شمشیر گویا نظر ہی چشم جدول کی
دم اخر ہین جس سی وہ ہی تقریر لب کے
نہال طور ہین صورت قلزالی ہی آرتی
یہ یارب کثرت ان گنہ نی لاش جہل کے
تری محرم ہین وجب ہیک بنقش سو بہر کر
نہ حاجت ہی صراحی کی نہ ساغر کی نہ بوتل کے
اگر سینی پہ ہو تربت ہین تیری تیغ ہیکل کی
ہمی گلگون کی جہلکی ہی رنگت لال الغل کی
نشست دیر قفس چشم پہ کو کہتا ہی دہل کی
کسی نی آج تک خوشبو سونگہی لال صندل کی
زمین پر عطر کو جسطرح سی دین صندلکی
کہ رنگت لگی ہو تل سی سیاہی آج بادل کی
یہ وہ شمشیر ہی تہا نہین جسکو صیقل کی

قبر ہی حسن کی دریا مین ہلا ا ہوگا
روئی گا یار جو ہم جیسی ذرہ جیا ان
ہم بہی وحشت جنون کو دیوانہ ہی سمجھا
میری سرو چمین کہان جا
وصل کی رات سہی اپنا کہیا کیونکر
یہ جو دہرکا ہو ہنگام سحر جاتا
میری ہین جاری ...
لا کی دو ہیول ...

چشم جادو کا تصور زیب ہی کس کی لیے
منزلت ہاروت سی ہے چاہ بابل کے لیے

کسقدر رستہ و نیکو ہی شوق ہر تجمل کا
چاندنی بیتاب ہی یا مجہ نیم بسمل کے لیے

لوگ دل نخچیر نکالتی ہین ہنسا کر اسطرح
ہمکو تو رونا بڑا ہی اپنی ہی دل کی لیے

ماہ نو کو شکل ابرو دیکھکر کہتا ہون ہر
نیمچہ بہجا ہی تہا میری قاتل کے لیے

تہہ مین او ترنگی رکہکر سینی پر داغ فراق
لیچلی توشہ مسافر پہلی منزل کے لیے

او صنم مجنون لا یعقل کی باتون پر نجا
گہر خدا کی ہی ہی عفو جرم جاہل کے لیے

ہو گیا شکل دہان تنگ مینا اپنا ہی لال
جیبی بوسی عارض گلرنگ قاتل کی لیے

بیکف شوق شہادت مین چلا مقتل کو آب
ہاتہ مین سر لیچلا ہون نذر قاتل کے لیے

بہجو دو دیوانہ و مجنون و سودائی کہا
نام کیا کیا آپ نی عشاق بیدل کے لیے

ہو بیابان مرگ ہونا جسکو چاہا عشق نی
درس شرح عاشقی ہی گہر ہی فاضل کی لیے

چار ہو کر دلکو اٹہہ اٹہہ انسو آنکہین روتی ہین
دو گہڑی مین ٹہر گیا رونا یہ اک دل کی لیے

کیا نئی تشبیہ آئی ہی زاہد صاف صاف
رحل ہین پستان وہ قرآن حمایل کے لیے

بوسہ لب لیکی مر جاونگا او شیرین دہن
شربت جام شہادت ہی مرے دل کی لیے

ہو گئین ان وزیرون سا ہی نیتی نیا گرت
نیکی زاہد سی حور اشمایل کے لیے

عشق کی دیوانون کو محشر مین ہوگی نجات
زاہد تقوی پرین ہونگی مرد عاقل کے لیے

داغ جرم ہہ ہوا دل کا سودا ہو گیا
منزلت ہی لالہ ہو گیا کیا تیری تل کی لیے

دہی سی ماہ دو ہفتہ کی سیہ عشق ہو گیا
روشنی روز ازل ہی داغ کامل کے لیے

۱۰۰

[illegible]

عینک چڑہی چرہائی جو رندون نی جام سی
کیا سوجہتی ہی دور تک اس دوربین سی

دیکہا جو بولتی تمہین بزم وصال مین
سوجہی یہ بات بول نکلتی ہین بین سی

اہل جہان سی بزم ملک کا ہی ہی فروغ
زہرہ ہی آسمان کی گئی ہی زمین سی

او بت تری فراق مین یاد آ ہی گا خدا
ہم کفر عشق مین ہی گذرنگی دین سی

کو خاک مین ملا ہون دکہاؤن جو سوز عشق
ناگہان یان فلک کی فرشتی زمین سی

اس مرتبہ خدا نی کیا ہی بلند نام
او ہری ہین حرف نام کی اپنی نگین سی

ہوگا جو دفن یہ دل سوزان ہی ہی تیر سا
شعلہ برنگ لالہ اوٹہی گا زمین سی

مرقد مین بہی سکے گی اگر اضطراب دل
پہونچونگا آسمان پہ تڑپکر زمین سی

سو بات کو جو حکم ہو تو سر مین گندہ دون
چوٹی کا کام لیتی ہی مجہ کمترین سی

کہتا ہون سرو باغ کو وقت سخن بکہک
دود جگر بلند ہوا ہی زمین سی

صورت کا شکل کا تری شبہ کہان نہین
لکہتی کو نقشہ آتی ہین نقاش چین سی

اوس مہ کی کو چہین نہ ہی ہو گذر ترا
لیتا نہ تہا فلک ہمین وو گز زمین سی

ڈرتی کسی سی کیون کہ مددگار ہی خدا
غالب نہین ہی کوئی ہماری معین سی

کیون صبح کیطرح ہی پریشان قبول بجر
پوچہین گی حال زلف کسی نازنین سی

جو ہی علاوہ مین ریختہ گو مین آشکار
تاریخ یہ غزل کی کہو سامعین سی ۱۲

تصویر جو کہنچتی مین ہی گویا جری ہی | گہر کی مین تا نسیم ہی پری ہی کہری ہی

[illegible]

سو زیب جنون ہی سر دست و کیہ [illegible]
مانند موم نرم میری بانسری ہوئی
ای بت جہانک سا ہی تری [illegible]
گویا کہ جہان مین تمین جری ہوئی
یارب [illegible] او س حجاب معارفت
آسمان ہو [illegible] مشکل پڑی [illegible]
ظالم نی [illegible]

[illegible]

دی موت بھی ای فلک نہ ہمکو — حسرت کی بھی گرچہ آرزو کے
سوزش میں شرر سی بھی زیادہ — ہیں بوند ہی جسم میں لہو کے
تم ای گل تر وہ نازنیں ہو — تیری کف پا ہی ناز بو کے
پیاسا سا مجھے وصل کا کیا ذبح — کیا گھر میں بلا کی آبرو کے
کل پیچ ہی رقیب قتل ہونگے — کہا تو قسم میری لہو کے
منہ زخموں کی سی آتا ہی تیراج — پی ڈبہ قاتل سی گفتگو کے
اوس گل میں ہے ناز کی کا یہ رنگ — دم پہول گیا گہری جو بو کے
بیوجہ نہیں زبان نکالے — پیاسی تری تیغ ہی لہو کے
بجلی کی روش کہیں نہ ٹہہرے — کونین میں ہیں جستجو کے
پہندی سی نہ زیست کی چہٹی ہم — پہانسی نہ کٹی رگ گلو کے
دم بہر نہیں شور و غل سی فرصت — نوبت ہی بجا عشق میں غلو کے
کیوں سر کہتی ہو مجہکو — ای سالکو کہا کی پہلو کے
دی نزع میں آ کی او جو حسرت — طاقت جو رہی نہ گفتگو کے
تلوار کی منہ چہپا میں نہ کہو — ہی بات یہ اپنی آبرو کے
تا سیخ آتش و زہر جوہر — شہرت اوسکو ہی چار سو کے

خدا کا خوف کر بندہ نواز ہی
اوبہاری کیوں جنوں دکھو رہی
تری ہی کیا نگاہ پارسی آنکہ
وہ خنجر تو یہ بجلی کی سی ہی
وہ دیوانہ ہوں کہتی تہی نجومی
پری کی سائی کا اوسکو خطر ہے

۱۰۰۲

جوہر ہیں سینہ جو ہی جو اغیار
ندی یہ جائے گی لہو کے

پھر سی اک صبحدم سی بہلی کو کا	موذن بچہ مرغ سحر ہے

سنت محشر مین کیا جو ہر کو خطرہ
تمہارا سایہ رحمت سر پر ہے

ملک دل قبضی مین کب شوخ نصارا کرتی
دم پھڑک جاتا مری ہونٹھونکو جو وا کرتی
راندن گر نہ تری وصل کو سودا کرتی
مطلع کرکی دم مرگ تمہین کیا کرتی
چشم جوہر سی بہلا آپ جیا کیا کرتی
گرچہ ہوتا تری تلوار کی ہیری نہ ذوق
تمہین معلوم ہی کس پیچ کا سودا ہی ہمان
آہ عاشق سی ذرو روئیو نہ عکس نالو
چہوٹتا ہین کس کس کی نہ دیدہ نگاہ
ہجر کی شب بہلتا تہا کسی شغل سی دل
بیدہ سی پہونچے اگر اسی دو یکیا عاشق
خندہ زخم کی آواز نہیں آتی ہی
دیکھتی محفل مین ہوا جو نہ پیر
دشمن گرچہ نہ ہوتی تری ابرو کی شبیہ

لام اگر زلف چلیپا کا نہ باندہا کرتی
اولٹی دم پھر مسیحا جو نہ لا کرتی
کبھی شکوہ نہ تیرا اسی بت ترسا کرتی
ہم وہ کافر ہوئی باور کبھی کہنا کرتی
چھپ کی آئینی مین ہم آپ دیکھا کرتی
دہن زخم لہو کا ہی کو تہوکا کرتی
طفل دل کو چہ گیسو مین نہ بہلا کرتی
دل کسی کا نہیں ہر بار ستایا کرتی
کوچہ زخم مین ہی جو رہین پا کرتی
نالہ زار نکرتی ہم اگر کیا کرتی
دلکو کیون تشنہ لذت ستم یا کرتی
دہن زخم ہی قاتل ترا شکوہ کرتی
توسن عمر کو وہ بہلی سی کو دا کرتی
شیخ محراب مین کعبی کی نہ سجدا کرتی

اوس ماہ وش کو گر میری لالا نہین کہہ
کوئی فلک نہین ہمین قسمت کی رات ہی
خواب اجل سی چونک مین اوٹہتا ہون بار بار
تربت مین بہی جو یاد وہ فرقت کی رات ہی
کٹتی نہین ہی ہجر کی گہریان بہار پر
یارب یہ کیسی سخت مصیبت کی رات ہی
بولی سنے جو یکیکی زلف دراز یار
بیمار عشق کو یہ اذیت کی رات ہی

[illegible]

سرقی ہیں طفل دل کی یہ گویا نمک حسنی	تمکین ہیں عروسی وصلت کی رات ہے
صوفی کی طرح ہم بھی ہیں عاشق وصال دو	آج اک پری بغل میں بھی ہی صحبت کی رات ہے
دیکھیں تو کتنی بوسے ہمیں آج دیتے ہو	ایجان آزمایش ہمت کی رات ہے
سر جھک گیا اور ہر تو گنہ بخش جائیگے	زاہد قدم رسول میں وصلت کی رات ہے

حلوای لب کی بوسوں میں لیتا ہوں دا نقے
جو ہر شب وصال ہی نعمت کی رات ہی

کیا صاف مسیحا کی کرامات کہا دو	ہیبت میری ای آئینہ رو تو نہ جلا
وہ پری تو رخ دیکھکی بولا دل سوزان	تو جانہ آئینہ میں بھی آگ لگا دی
ای ماہ جہان عید ہوان ہی گئے محرم	ماتم ہو رقیبوں میں سبھی گھر میں شادی
عاشق کو نہ لی پردہ یہ رخسار کہاں گئے	بیمار کو امید شفا کی نہ ہو آدے
تقدیر جو برگشتہ ہو تو خضر ہو گمراہ	آئی جو قضا راہ اماموں کو بتلادے
سرپیٹتی بلی وجہ نہیں عاشق شیدا	پھٹتی دل غمدیدہ کی خاطر بھی منادے
بیکاری و بیماری فکر و غم و تقدیر	[illegible] ہیں یاں فساد
کھو رہی کھاکی دوا ای ہی یک لعل لب شرح	[illegible] عاشق کی مقدر
چھپا لیتی ہیں منہ آنچل میں جو ماہ مہ سو	حیا آجاتی ہے بیمار آنکھوں سے [illegible]
ہر اک کو رحم آتا ہی سر چال جدا ہی	وہ بت بھی چشم پرنم [illegible]

[illegible]

بنا ہے خانۂ دل رد و دو آہ کی بانی
تمہاری زلف کی سودے میں کالا سانپ پالا ہے

نہ چھوڑے ہے جیا لیکن دم بیٹھنا لازم ہے او
خراب چشم ہی آلودگا تیری پیالا ہے

عوض مہندی کے ہر دم خون الہی پال کر
تمہارا رنگ معشوقان عالم سے نرالا ہے

بدولت ... لطافت اسے ہے سبز
طلائی رخ کا بوسہ سبز سونے کا نوالا ہے

ہے یاد ہی ... کی بھی بوسوں سے
تری یاقوتی لب کا بھی نشہ دوبالا ہے

جو ... کر دیا دل کو کیا جادو ہے چتون میں
نگہ سے کر تو گھایل نہ برچھی نہ بھالا ہے

ہوا جذبہ ... سے ہو کر مری پہلو
اسے خاطر جمعی ہے طفل دل سینے میں پالا ہے

نہ ہر نام رخصت ... وہ نہیں بھولا
ابھی وہ قاتل ہر جم زخم سینہ آلا ہے

وہیں ... جنوں ... کان ...
چھپا ہے سینے میں ... یا قوس کا نکالا ہے

پیام وصل ... نہیں لا باقی ہیں
یہاں حلقہ نگوشوں کو خیال ... بالا ہے

نہیں ہے صوفیوں کی جلسے ... چتی کم
جب آیا بزم میں شیخ عمامہ ... ہے

لگی رہتی ہے ... ہر دم در گوش ...
تمہارے کان کا موتی ... اجالا ہے

ہوئی یہ ... صیاد تیری چشم کی ...
بدن ... خشک ... کر ... مرگ ... ہے

تری ابرو کو دیکھا جیسے ... قاتل نہیں بھولا
عجب ... غضب ... ڈالا ہے

سخن ... جو ہر ... مصرع ...
... شیرین بیانی کا نکالا ہے

دست قدرت ... کا ... کیجیے
ابھی ... اسارا او تار ... کیجیے

١٠٥

کاش اب ... جان ... جسم سے
یا ... وقت ہیں ابھی دل کو مارا ...
ہو چکی عرق ... جس کی جو ہر ...
کیوں ... اب ... بحر خوبی سے کنارا ...
وہ ... دل ... دشمن ...
پھر کا آدمی ہو تو ...
اکبار وصل ہو ...

وقت نزع ہو وصل دوست کا تب معرفت الٰہی
دشمن پہ جو پہر ایسی نہ تیغ اجل پڑی

جہانکتی ہیں سے عیان ہلال دوش منور کے
چشم بد دور نہیں نظر آتی ہی تیلی نور کی

ہجر میں تیرے ہے سوزش دیکہنا اس سور کے
شمع روشن ہو گئی تہی مرہم کافور کی

کیا بیان کیجی کرامت اس تن پرنور کی
تیری سیائی ہی ہو گئی جنت میں خلقت حور کر

بام پہ جب چاندنی دیکہی رخ پرنور کی
چاندنی بیٹہی کہی اوس پہ سو جوڑی ور کی

پہر تو عارض دکہاتا ہی تجلی طور کے
اے تیرے کیا شہتی پائی ہے صورت نور کی

عین گرمی میں جو اوس شک قمر کا ہی خیال
کہکشان کیطرح سی جاری ہی ندی نور کر

دم بہی اپنا ہو گیا آخر شب وصل کی ساتھ
بجہی اب شمع سحر میں صرف کی کافور کر

جہبر کی مطرب کیون نالان کیا مجہ زار کو
ہر رگ تنفسی صدا آنی لگی طنبور سے

سر کیا باری تو بار زیست سی ہلکی ہو
بو جہ او تیرا دوش جہنی ہو صرف دور کے

نوک مژگان نیش زنبور سے آئی نظر
دیکہی تیرا چشم سیہ صورت سیہ زنبور کے

ٹلی ہی ہو جاتا ہی کیسا جلد شوا رہو
چلتی چلتی ہوتی ہی نزدیک منزل دور کی

لوٹ میں اونکی مزا ہی کیا جنکا خمیر
دیتی ہی تاراج لذت خانہ زنبور کے

کس قدر شیرین ادا ہی وہ مشتان خدا
سنگ پا میں بہی ہی صورت خانہ زنبور کی

کون یار اونکی ثنا کر دیکہی جو سر بہان
پیروی کرتا ہی عالم نامہ مغفور کی

ہر یکی ہوی شعر پاینگی یہ شناس
تاہی یاد آتی ہیں باتیں جو سر مغفور کی

[illegible]

چھپتی ہو کیوں فنا ہوں ابھی بسملان عشق
نکلی جو چاندنی کہیں ماہ جمال کی

او سرو قد بہی تھی تری راستی بہت
غیروں سی ملکی خوب طبیعت نہال کے

ہمکو یہ دیکھکر سر بام آئی وجد مین
پیر فلک و جہال دہی تو لی ہلال کے

مستی ہی فن مین ہی بین ہجر مین ہاتہ پانو
ضر کرہی بہتو نہین لذت وصال کے

تفریح دلکو دی شکر ہی فالسی کیطرح
یاد آگئی جو اوس لب شیرین کے خال کی

تصویر وصل ہنی نہ ذرات جہوڑ لی
بہجا ہی اوس صنم سی جو صورت وصال کے

ہی اونکی جسمی سورہ والشمس کا نزول
تا لک لرسل بہی شان مین آیا ہی خال کی

دیکھو کہین بہی ماہ کامل کیواسطے
قسمت بری ازل سی ہی حسن کمال کی

نازان جو تقوی پہ ہین وہ بہوند و رنگ
زاہد خبر تجہی نہین اپنی مآل کے

جوہر زوال شاعری انکا ابہی بعد
ناسخ سی آج تک تو ہی نوبت کمال کے

جان دی نہ لو کو ایک ان سیہ کیا
سر کی پہیلی ہاتہ جبہ شب ظلمات سے

جاگتا ہمکو مراد حاصل وفات ہی
آئی بہت ہی رو بہان خبر الٰہی آگئی

کوئی کرتا ہی جو سر گوشی ہمارے یار سے
بد گمانی تھی ہمین ہمارے بات ہی

جب کہا ہنسی چلیں شب تمہارے کو
زلف گیسو چھوڑ کر بولی اندھیری رات ہی

کیا لگا لیتی ہین نسبی داغ عشق یار کو
عاشقونکو کسقدر دشمنی سوغات ہی

کسن لٹ کا سحر ہی کافر ہی نکو نہین ہے
جسکو دیکھا اک نظر وہ مورد آفات ہے

۱۰۷

بہجا ہوں مین خبر آج آپ ہی مرگ کی
اک نیا فقرہ ہی یہ اونکی بلائی کی لی
ہو کی کا سیرہ ہوا اک سنتر وکی عشقونین
کہبرا آئی میرا الا شد و ہنائی کی
جلد آئی موت تو داس شوق نی
شاید آئین وہ میرا الا شد دیکہنائی کی
یون ہی اگر سجھین کہی پیر وہ گیسو
[illegible]

[illegible]

کیا فائدہ بخشی ... ہم نہ بہولی ہوی
طالع اوو نہین ... جو ہمیں ایام نہین ہے
وہ کبہی ہین کو یا تو لب ... بام نہین ہے
غالب ہے جو ہون ... یہی ہین بیہودہ ولان
انکو نہی سے لب ... آرام نہین ہے
گر تفتی سر زلف سیہ فام نہین ہے
بزم مین ہی آرام ہی آرام نہین ہے
فانوس ... دل ناکام نہین ہے

سودای سر زلف ہی سرسام نہین ہے
ہی ابحر مین آب دم شمشیر می نا ب
شیخی کی کدورت سی ... اب جام نہین ہے
شمشیر ادا کاٹ تری ... نہین کرتی
اعجاز تری کب دل ناکام نہین ہے
اس کمسنی ... جو رہا جیسو ... تو ہو جا
تمنا کرنی ... نہ انجام نہین ہے
ترا کی ... بہار کی ... ہین نہال
ہو سپید ... کو نفرت اسلام نہین ہے

الفت کی گرمی کہین لین اثر نہین	کا ہو رکیطر جسی مزاج اون کا سرد ہی
تیوری چڑہی تو دلپہ لگا چہرہ خال کا	ابرو ہر ایک ... کی تیغچی کی فرد ہے
اراتہی غبار محبت مین بعد مرگ	تابوت کا بہی تختہ مسیحی تختہ نرد ہی
قاتل جلو مین ہین شہداء جو شہابہ ہی	نو شہاب تیری سواری کی گرد ہے

جوہر خجل ہو لعل سے اودن کی ہو نہون
دہوکی سی جو مری ہی کہین لاجورد ہے

ہو صاف اپنی ... وہ کاشک ہی	خواب لحد مین منہ جو دکہائی فلک مجہے
جن پر کہ مرکی شرار ... کو لگی کیا	بہو نشانی آگی ہی زلف کو رنگ سے مجہے
رکہا ہی بعد مرگ بہی تیر ہزار سر	زمین زمین بہی پسیں ہا ہی فلک سے مجہے
پا بوس بہی کرتی نہین آنکی ہر زوانا	محروم وصل رہین گی وہ کب تلک مجہی
دیکہی ہو ئے ہی ساری بکیتی حضور کی	ہی یاد وصل مین وہ کمر کی لچک سے مجہے
بیمار چشم جیسی ہوں اس درجہ ضعف ہی	دشوار ہو گیا ہی ہلانا پلک سے مجہی
کنتا ہی کون پاس سے وہ مہ جدا نہون	دکہلائین ورہی سی وہ اپنی جہلک مجہی
کیا شاہراہ جادہ صحرا ہی اے جنون	پائی گئی ہی خوب یہ سیدہی سڑک مجہی

ہیلی ہی ایسا جا ناز اہد جو فن شعر
جوہر یہ شعر کہنی کی ہوتی نہ کر ... سا

بہلو مین جو وہ سرو گل اندام نہین ہے	کم خار سی اپنا دل ناکام نہین ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الله رے پاکدامنی انکار وصل سے	دیکھوں تو خواب میں وہ کہاں بچ کے جائینگے
ہم شادی کے مر جو تی ابہی اس امید میں	منت جو کرتی وہ بتہ مر قدِ برآئینگے
بیباک میان کی پی پی کی پہر آکرین فتنہ	جو ہرے سے ہجر کیا جیسا کرا دیکہا ئینگے
تیر قرہ بر زاغ کمان تک کرینگی شور	ابرو پہ مرغ قبلہ نما غل مچا ئینگے

جان باز شہر یگانہ دم امتحان کوئی
جوہر یہ دیکھنا کہ ہمیں کام آئینگے

چاہی خدا تو حوصلہ دل نکال کے	خوباں میں تو ہمیں لطف اوٹھا دیں نہ جا
کرتی ہیں عیش تلخ وہ شام وصال کی	دہر کی ابہی دیتی ہیں صبح ہلال کی
اہی تیغ تیز ہوئی اخرو بال کے	تو یا تہا شہر جو لی مسائل نکال کے
رندوں کی بزم محفل زاہد سے	جہگڑے وہاں نہیں ہیں حرام حلال کے
دہو کی سے مہر ہو گیا مہر وہ	پچپتائی وہ پیام سے خنجر نکال کے
کرتی ہیں جو ہم کرو میان پیام تیغ	ابرو نے پاکیں سے بلا جتہا ل کے
ایسی ہو سنگدل کہ نمک جہرکوا دو زخم	رکہدوں اگر میں اپنا کلیجا نکال کے
کیوں نکال پکڑیں نہیں زاہد نماز میں	واجب اگی کہری ہیں گو شمال سے

جوہر ہیں مرد معرکہ عاشق فقط ہمیں
ہم صفت تیغ کرتی ہیں ابرو ہلال کی

[illegible]

کیون نہ ہر آپ کو غارتگر گلشن کہین
ہوکی دل زار بھی بوسہ عارض دیواسی
کیون ہی یہ سہی دکہانا صف مژگان اپنی
چشم ہی ہر کو دکہا جاتا کی گہ کیسی جہار

ہی وہ جلوہ جو بہار گل گلشن لوٹے
مورچہ تنگی کہین ماہ کا خرمن لوٹے
حلقہ دلکو بلیٹ کرنہ یہ بلیٹن لوٹے
مال گہر تہی یہ کیون دیدہ روزن لوٹے

متفرقات

کیا وعدہ نہ ایک ہی مہربان ہیچ
نہین یہ کہولتی راز اپنی دل کا
کوئی بدگو جو کچہ جہوٹہون ہی کہدیا
کیا ہی ہمکو رحمت رب غفور پر
ہو باف کب ہی فرق بت پر غرور پر
جہر مٹ ہی گیسوون کا رخ زیبا جو پر
سنون میں ایک یہ افسانہ تیرا کیا و اعظ
انگلیا ہر اک بنا دو یہ حصہ ہزار باغ
پیری نہین ہے ہم جو خرامان ہو اس ورش
دو ایک بوسہ چشم میخوار کا تصدق
پہلو میں ہی تجکو اک شب سولا ہی کرو
رہیون گردش میں ہیں آ وارہ نالان

کبہی جہوٹون نہ بولی میرجان ہیچ
جو کچہ کہتا ہون کہ دیتی ہین ہان ہیچ
سمجہتا ہی اوسی وہ بدگمان ہیچ
جنت میں ہو نگی دیکہنا راہ قصور پر
موسی فی یہ کمند لگائی ہی طور پر
سیلا یہ ہیندو نکا ہی دریای نور پر
تجہ الیسی کبہی سنی ہین ہزار با واعظ
دوفی بہار پر ہی عناصر کا چار باغ
جیون تمہارا دیکہی ہی دلفگار باغ
لازم ہی یار دنیا بیمار کا تصدق
سمجہو یہ اپنی بخت بیدار کا تصدق
دیکہون جنوانی جنون نہ کیا یان تک

وہ بت مست کری یاد جو ہمی دونی ہین
دعوی کرین کسی سی وہ زنہار ہم نہین
قائل ہی تو بہانی طالع کا ہم نہین
ای ضعف شکر ہی کہ گرانبار ہم نہین
اک موسکی سی بھی قابل آزار ہم نہین
رحمت سی دور رہتا ہی جو جرم سی شرم
نزدیک اوسکی بندہ غفار ہم نہین
الجہی گیسوی جانان کسقدر ہم دیر
دل چرا این یار دالین وہ یہ کالی چور ہین

١١٠

[illegible]

واسوخت

دل نوحہ ناک ہو تو عیش و تمنا سوجھی | دل ہو غمناک تو غربت کی ہوا کیا سوجھے
چھڑایا ہمسی وطن میں فلک تنگ نے | بنایا آہ غریب الوطن مقدر نے
آنکھوں میں جلوہ گر رخ پر نور یار ہی | تار نگہ ستارۂ دنبالہ دار ہے
کٹ وش سیہ بوسی می خوشگوار ہے | کاندھی پہ تیغ کی دختر قاضی سوار ہی
آئی جو اجل شکر خداوند اجل سے | اب تا بختن تیغ شرر ہی عقدہ میر اجل سے
واللہ عجب نور کی خلقت ہی بتوں کے | اللہ کی قدرت ہی کہ صورت ہی بتوں کی
لکھا ہی میر احسن عمل حسن پرستی | یاں نامۂ اعمال حقیقت ہی بتوں کے
بی جرم تھی سند خضر سر کی لکھی ہوئے | قاضی کی محکمہ میں کتابی لکھی ہوئے
قطرے ہی عرق کی گرتی ہیں گیسوئے یار سے | موتی برستی ہیں رگ ابر بہار سے
یارب وصل سے جدا اند کھائی ہوتی | اس سے بہتر تھا مجھے موت ہی آئی ہوتی
فوج اندوہ کی دل پر نہ چڑھائی ہوتی | دل شکستہ و نسی نہ ہوتا آنکہ لڑائی ہوتی
دم ہی آنکھوں میں فراغت سے جو جاتی ہمیں | تو ہمیشہ کی لیے اب ہی جدائی ہوتی
جان و دل کی لیے آفت سے جدائی ہوتی | کاش دو دن کو نہ آنکہ اوس سے لگائی ہوتی
نی گدائی چاہیے نی بادشاہی چاہیے | دونوں عالم میں بس اک فضل الٰہی چاہیے
حکم ہی زاہد کہ روزے ہی سے سارا ہو زیر | مسجد کے وہ ہی گنبد سنار ہی توڑنے
ہزار شکر کہ اہل و عیال عزت دی | خدا نے فضل کیا سب طرح فضیلت دی
قربان ہوں میں اس کرم بی شمار کی | جو مہر کروروں شکر ہیں پروردگار کی

مجھی دکھلاتی ہیں رنج و دم سرد کیطرح
چھیڑتی ہیں ہمیں کیا چھیڑتی آتی ہیں مجھی
شمسی ظاہر ہیں گرمی ہیں بناتی ہیں مجھی
آتش افروز بناں کرتی ہیں ستاتی ہیں مجھی
گرمیاں کرکی شرارت سی جلاتی ہیں مجھی
پاس میر احسن کی پاس بٹھاتی ہیں مجھی

ڈھری مسی کی جمی تھی یہ کہاں ہونٹھوں پر
سرخی پان تھی نہ یوں آفت جاں ہونٹھوں پر

عشوی آتی تھی نہ رعنائی نہیں آتی تھی
زلف ناگن کی طرح رخ پہ نہ لہراتی تھی

صاف باتوں سی طبیعت تو او بچہ جاتی تھی
یہ کمر بال سی اسطرح نہ بل کھاتی تھی

چال ڈھال آپ کی اسطرح کی تھی انداز نہ تھی
سرخی کب تیغ نگہ رنگتی تھی دم باز نہ تھی

رخ گلفام یہ غازہ نہ ملا جاتا تھا
عطر پوشاک میں ایسا نہ ملا جاتا تھا

گورے اندام پہ بیشانہ ملا جاتا تھا
مسی کیا دانتوں میں کو لانہ ملا جاتا تھا

لطف دنیا سی خبر ہی نہ تھی کیا ہوتا ہی
کیا ملاقات میں آپس کی مزا ہوتا ہی

غیر دیکھ بہی بھکنی نہیں پاتی تھی کبھی
دھنک محبوبی کی ایجاد آتی تھی کبھی

باتیں عیاری کی تم یوں بناتی تھی کبھی
شرم سی سامنے آنکھیں نہ اوٹھاتی تھی کبھی

اک فقط حسن خداداد وہ دلدار نہ تھی
سیدھی سادی تھی تو کبھی بیطرحدار نہ تھے

رزق برق اپنی تھی وضع الہیلی نہ تھی
طوق منت کا گلے میں تھا مٹری سیلی نہ تھی
جو تی ناحق کی اولمنی نہ کبھی آتی تھی

سحر تقریر میں رفتار میں اٹکھیلی نہ تھے
زلف کو کستی تھی زنجیر کی جیلی نہ تھی
راست یہ ہی کہ ہر اک بات میں چالی تھی

رخ و گیسو کا نہین ہے پریشان تہا کوئی نوحہ گر راتون کو کب بے سر و سامان تہا کوئی	صورت صبح نہ تو چاک گریبان تہا کوئی ہے تے غیر و نفسی نہ تہی آپ گریبان تہا کوئی

مشتری جنس تہی گرم یہ بازار نہ تہا
ماہ مصر آپ تہی پر کوئی خریدار نہ تہا

جالی کرتی کی ہوئی دام بلا اپنی سبب بڑہ گئی حسن و صفا کی صفا اپنی سبب	آئینہ پیش نظر رہنی لگا اپنی سبب ذوق آرائشگی تمکو ہوا اپنی سبب

اپنی صحبت مین سلیقی میری جان سکہی ہو
جہوٹ کہتا ہون تو سچ کہدو کہان سیکہی ہو

چشم کو آپ ہی آشوب نظر ہمنے کیا پری ہوتا نہین انسان کوئی پر ہمنے کیا	شوخ و دیدہ نہ تہی آپ اپنی مگر ہمنے کیا اچہی کرتا نہین جو کوئی اثر ہمنے کیا

آپ باتون مین لڑائی لگی ہر آن ہمین
اپنی پری آگئی سمجہتی تہی سلیمان ہمین

مین و بلبل تہا گل جہنید الکہاتی تہے ہم اغل مین جو تہو یا تہا تو گہری تی سے	جانگر فاختہ قد سرو سا و کہلاتی تہے ایسی شیرین تہی کہ فرہاد نظر آتی تہی

کہتی تہی آپ ہین یوسف تو زلیخا مین ہون
گل اگر آپ ہین تو بلبل شیدا مین ہون

اک گہری پاس نہ آتا تہا تو تم روتی تہے	آہین کر کر کی سیہ اسلی کہوتی تہے

[illegible]

مین نمانون کا تو ہر بولی کا چیلا کر	چیلی ہر منبر و نہین باندہی کا جا جا کر

ہر چہ کچہ ہوئے خدا اُکی کا تو بولین گی
دلین حسن البیا ہی آجائیگا تو بولین گی

اسی صنم بیوہ دل اگر ہو وا بین والید	وہ ادہر اُدن فری حسن کچہ و حسن کی آہ
جشید پر ہون کا اسیر گرد بیتشام ہر نگاہ	لطف ہے آئین نظر حسن بیدہی یا نو نگاہ

مہر بہ سلا بین بلا کر حسن خوبان جہان
باندہ کر نا نہ کرین قد سون بیچان جہان

خو مرو ایسی کہ تم چاند ہوہ بین خورشید	تم جو ایک ہوئی ستارے ہوتو وہ بین نام
اب جا این بخش سٹی ین صر دونکو تم جاوید	رو بر و اونکی بچا ہر دو حسن صورت بید

نور رخسار و نکا اگر ہو عیان ہو جائی
شعلۂ آتش نمرود دہوان ہو جائے

دیکھی اگر تو وہ ہی فتنہ روز محشر	تیر آہ دل عشاق کری حسن حذر
دیکھی زلف کھلی اونکی کوئی شکوہ اگر	نار الک کالی بلا صبح کو ہو دہی سحر

عکس ابر و چو اپنا کبھی اگر ہو جائی
چاک چاک آئینہ ہر شانہ کیسو ہو جاسے

چہرہ گیسو کو اگر حسن کہون تو ہی خطا	مشک کہے دون و سہی تشبیہ ہی جاید سودا
آتش رنگی دہوین ہی کا نہیں بیجا	کر کہون صبح بچہ نہین ہو سکتا

سہ ۱۱۱

[illegible]

برق عکس رخ انو جو لب آب گری
موج کی طرحسی بجلی وہین بیتاب گری

بہی دیکہی تو اگر او نکی تو حیران ہووے
ہو یہ دم بند کہ سکتا بہی بیجان ہووے
ناک مین آئی دم سرد یہ پریشان ہووے
اپنی خود بینی پہ آئینہ مین پشیمان ہووے

آفتاب رخ روشن کا الف ہی یا سیدہی
چشمۂ مہر کا پل یا کہ سطح سے سیدہی

دہن تنگ سہی وہ اگر کوئی شہی ہی
صدف گوہر اسرار خفی ہی کیا ہے
تنگ شکر ہی کوئی قند کا یا کوزا سیہی
رخ ہی آئینہ دہن طوطی شکر خا ہے

بات اسہ بر جب ہی شیرین کہ بات ایسی نہین
سنی شیرین سی بہی خسرو نی تو بات ایسی نہین

لب جان بخش تو یا مین مسیحا قربان
چشمۂ خضر ہی دیکہی چشم گریان
اونکی بوسی کا اگر دل مین نہ ہو بی ارمان
شیرہ قند شکر ہی وہ دہن شیرہ جان

کیا لکہون تجہی کہ ہی یار ...
... وہ دہن ... خسرو ...

شکر ... طرح کہون میں ...
ورشہوار ہی ... یا لگ ...
ابر مین ... کی چشمک ہی یہ اختر مین
صاف یا تیغ تبسم کی ...
دانت پیسین جو کہی جو ش دندان ...
ہیرے کا ... اگر ... ہیں ...

۱۱۵

دیکہی جب وہ کمی کالی ... آئی واللہ
کہبی دیکہی نہین ایسی ... واللہ
... ایک برق ... آئی واللہ
... مشتری ... درخشان سے ...
بی حنا سرخ ہی ... پنجہ ... سے ...
... خلق ... کرین ...

توسہی اور دنکو مین پیار کرون تم دیکھو
ہاتھ مین ہاتھ مین لون تم کف افسوس ملو

ہو سون مین گال تو تم غصی مین منہ کو
یہہ بہسی ل لگی ہو دلمین گو تم رو دو

جام ہو می ہو صراحی ہو بہت مہوس ہو
دیکہکر بزم طرب تم پہ جلو آتش ہو

پڑ می آنکھ اور جھپک سی سشادون تمکو
دم اگر آنکہو مین آئی نہ بلاؤن تمکو

مژہ سان آنکہون پہ بٹہلاؤن دہ کہاں ون تمکو
صورت اشک نہ نظر ونسی گراؤن تمکو

مار سب تمسی کرین جان سی تم جاری ہو
ہو سبک ایسی کہ جیتا بہی تمہین بہاری ہو

کیون نہ کہتی تہی کہ بہر و بی گا روشنی لگی
منہد ہی سانسین لگی یون بہر کیا رونی لگی

ہاتہ سی تھنا کلیجا نہ تہار و نی لگی
واہ دامن کی تلی منہ کو چہپا رونی لگی

صاحب بانئدہ ان باتون پہ آجاتی ہی
یوہین پہر کیجی گا غیرونکی بہر کانی سے

خیر ہے خیر ہی کچہ ہو تمہین آو صاحب
منہد ہی سانسین نہ بہر و تشبیہی بجاو صاحب

آگ اس جیلی لگا وٹ کو لگاو صاحب
دیکہی لسوز ہی اسبر ایسی ہی بجلاو صاحب

گر میان غیر و نسی ہون میرکلیجا تلگی
جب کہیو لین تمہارا ہی ل پیاسا تلگی

جا ہی جا ئیی شب ہوئی محبت دیکہی
سہی یا منہ بہار ہی نہی بس آ دیکہی

کربلا چلیے تو کہاؤں ہیں لاکھ ہی ہمیں ہزار	تو خدا کی ہی اسیر بھی ہی مجھسی ہزار

موت آئی مری آسان یہ [illegible] ہو جاے
کہیں لگ جاوں ٹھکانے تو فراغت ہو جاے

کہیں او رآنکہ لگی کا ہیکو اب ہو لوگی پہر گیا مجہسے دل او کنا گئی ہی جور و کے	اب تو ہر بات پہ بگڑو گی خفا تم ہوگی اور دلبر ہی کوئی دل تم اوسی دو گے

زہر دی دو مجھی گر ایسی ہی بیزار ہو تم
مار ڈالو جو لو ہین قتل پہ طیار ہو تم

عذر کرتا ہی وہ دلبر جو اب تاب سے کر چلا صبر دل زار کنارا ہم سے	لاکہ تہا مین نہین تہمتا ہی کلیجا ہر اب تو واللہ نہ اوٹھی گا یہ صدما ہمسے

ضبط کیونکر کرین آنسو کو نہین رکتا ہی
اشک امڈا ہوا روکیسے کہین رکتا ہی

تو ہم اب صاف ہین ہمسی تجہ کا جب ہوے ہم بھی جاروزنگی تو پہر فائدہ کیا جب ہوے	اب نہین دل لین تمہارا اپنی قرار جب ہوے عذر کرتی ہین تیرا ہی ماہ لقا جب ہوے

بدلی شکوی کی ہو اب تذکرہ الفت دل
آو سینی سی لپٹ جاو مری صورت دل

ہو وہی بی کام یا تیغ لین اگر تیر وانے تا مہ شل ہون کبھی گیسو چہو اور دے	آنکہیں ہو تیغ نگاہ وہ کیسی ہیر اے حجا پہ نچائی اگر اد کسیکو دل دے

تخمیس بر غزل جناب سید
خواجہ وزیر صاحب

[illegible]

جو بادشاہ بھی آئی ہنر میں بیٹھی	فقیر جانی ہیں جو آئی بس ہیں بیٹھی
گلیم سیاہ یہ در بہی بچھی ہوئی در پر	
بری ہی حسد کب اختر کی قسمت دیکھے	سفید شیر مہ سی ہو رخ اگر قمر دیکھی
غرض ہو مثل زلیخا جو آنکھ ہو دیکھے	تمہاری یوسف رخسار کو اگر دیکھی
در و دیوار سینے کی آئینہ بھیر ہیر	
یہ اشک گرم اگر ٹپکی تیری دہاں تک آئی	سپر کی پہول کو باغ خلیل میں دکھائی
جلا دیا مجھی سوز فراق نے ایسا	وہ گرم خون ہی میرا اگر ذرا بہ جای
پسینا ہو کی نکل آئی آب خنجر پر	
تمہیں جو تم سے محبت تو جانتی پیارے	ہزار طرح کی ہوتی ہین عشق میں شکوی
خفا ہو جو کہا میں نے بدگمانی سے	کسی نے آنکھیں بچائی ہیں کیا تمہاری سے
کمان تار نگہ ہی جو بار بستر پر	
یہ وہ ہی دکر نہ جسکا زبان پر لائے	قمر یہ دیکھی برگشتہ دل نہ آجائے
کوئی اس ولی جہری کا گلا نہ کٹوائی	تری قمر کی صفت خط میں لکھی بچھتا دے
ہیرہی اجل کی جہری گردن کبوتر پر	
ڈرا میں ونسی کسی نے تو میں نے سن آنکھیں	نگہ جو غیر نے ڈالی نکال لیں آنکھیں
نہ جانور کی بہی جان لوبنی تجھ دیں آنکھیں	وہ بدگمان ہوں کہ خط دیکھ بند کر لیں آنکھیں
پہانی باز کی تو پی سر کبوتر پر	

برنگ سایہ میں دیوار پر کبھی در پر
پہر امکان ہی کیا میری ہے لقا و حبیب
نہیں بہشت بہی اس قصر سی سواد حبیب
صفائی رخ نی بنائی ہی کیا یہ جاد حبیب
جو آیا جانہ سکا ہی یہ گھر تیرا او حبیب
پڑی ہی سائی کی مانند جانی در پر
خدا کا بندہ ہوں خوف خدا ہے دل کو
جفا جو کی ہی تو اتنی وفا گزارا
کہ میرا نام لیا گر بتا کرا دیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہوسکی گا بیان کیون سے یہ بھی فصد یہ فصد
نہین کچہ آج ہی یہ لگیھا ہی فصد یہ فصد
یہ دستہ مرہم تو بین کھلتی رہی ہی فصد یہ
نہ بوجہو وجہ شنیو نسی کیون کہلی ہی فصد

یہ خون چکان ہی حکایت زبان نشتر پر

تمہاری سطوت کیوں کی ہین اب ہی ہو تو زور آ
جو اس کلام کا صاحب نہ منضبط ہو تو یا سر
نہ اپنی سر کی ہی دہشت نہ جان کا ہی ہراس
نثار کرتی ہین آ دیکہو جان تا سر کی پاس

گلی کو آپ کی خنجر یہ سر کو ٹہو کر پر

کچہ ایسا دلکو ہی سودا جو خاص عام سوفی کا
ہر اک کشتہ ہی یان خاص و عام سوفی کا
کہ نام خبر بنا ہی غلام سونی کا
ہوا ہی خواب اجل ان کو نام سوفی کا

ہمیشہ طالب رجان تیغ ہین زر سر پر

نکالی میان سے وہ ترک جانہ جنگ کی تیغ
ٹہر یار قبا و ٹہائی ہو شوخ و شنگ کی تیغ
نہ ایسی آنکہ سے دیکہی خدنگ کی تیغ
نکالی وانت یہ محبوب سبزہ رنگ کی تیغ

خضر کی ناو چڑہائی ہی آپ کو ہر پر

سیری سخن کا خدا ہی گواہ کیا ہی صفا
ٹہر کبھی نہین سکتی نگاہ کیا ہی صفا
خجل ہی آئینہ ہی شک ماہ کیا ہی صفا
تمہاری قصر صفا کی واہ کیا ہی صفا

پھسل کی سایہ دیوار گر پڑا در پر

تمام چیز ہین یہاں فانی نہین ثبات اصلا
یہ چین بی گہری ہی بجا جو ہو خیال بقا
اگر ہی جو اسپہ تکبر کوئی تو ہی بیجا
حباب وار ہی آمادہ فنا دریا

[illegible]

119

بالفرض مثال خضر جیتا پایا
احباب و عزیز سب کو کب عیش مدام
اس داغ کا پھر کہان سی پہاہا پایا

ولہ

دلی بیدرد در عالم نباشد
نباشد کس کہ بیچش غم نباشد
ز جنس دیگرای جو ہر ندارم
و لے از خلقت آدم نباشد

ولہ

[illegible]

تضمین

محتاج بہ آب و نان ز دست دگر اند — آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند

قطعات تاریخ

تاریخ شادی دوم راجہ بہاری لال بہادر خلف افتخار الدولہ افضل الملک مہاراج میوہ رام بہادر صلابت جنگ

نئی راجہ بہاری لال کو فرخندہ جشن تہنیت کے — بہادر کو یہ میری شادی مبارک ہو مبارک ہو
لکھا یہ مصرع برجستہ تاریخ جو ہر نے — الٰہی خانہ آبادی مبارک ہو مبارک ہو

تاریخ شادی کنور برج لال خلف راجہ بہاری لال بہادر

خوشی ہے کامرانی کا چرچا ہے اشتہ ور انکو — یہ شادی اک آئین کردیگی پیر چرخ گردانکو
خوشی کی ساز و سامان ہیں تو جیسے ہی پیدا انکو — نہ پیر چرخ نے طفلی ہی میں دیکھا ایسی سامان کو
زمانہ کیونکہ خوش ہو وے کنور صاحب کی شادی پر — کرین مثل لالہ جان جگر اپنی داغ جانکو
کنور صاحب خلف راجہ بہاری لال صاحب کی — بہادر ہیں بہادر وہ جو شرماتی ہیں نیسان کو
مہاراج افضل الملک افتخار الدولہ کی بیٹی — کہ رشک حاتم و کسری ہیں وہ علوم دوران کو
قران سعدین کا نیک اختر وں کا اتصال آیا — شرف اس عقد سے ہی تا ثریا بزم امکان کو
دیا ہے قدر ہی کو اس نے تقاضا بزم شادی نے — شرف برج حمل میں جیسے ہی خورشید درخشانکو
ہر ایک پیر مغاں کو دست رستی محبت کو — یہ عہد دولت نوشاہ میں ہستی ہی ور انکو
لکھی تاریخ ہی کیا خوب جوہر نے — اجی یہ عقد پروین مبارک ماہ تابان کو

[illegible]

بجوہر اس علم کی یہ کہو تاریخ	بحر رحمت مین اب ملی گوہر ۱۲۹۳

تاریخ فوت بیگا طوائف کانپوری

آہ دنیا سی اوٹھ گئی بیگا +
نہین سنتی ہین کانپور مین اب
نوجوان وہ کہ جسیہ کہا کرتے ہر
دل جلون نے یہ ہوگئی کین آہین
ہوگیا دہر خانہ بے بیگا
سنکی پہول اوسکی گل بکہلائے
عاشق اوسکی ہین طالب تاریخ

گئی گردون پہ آج وہ زہرا +
خوش گلو ایسا ایسا نغمہ سرا
پیر گردون بہی ہوگیا نیلا
لگی سینہ شعلے کیطرح سے جلنے ہوا
شور و غل اسقدر ہوا برپا
فصل گل ہوگئی خزان سی ہوا
کہدو جوہر غروب ماہ ہوا ۱۲۹۴

تاریخ رحلت جناب مولوی صاحب قبلہ زور آور سنگہ صاحب

در داکہ چچا دفعتا اس دہر سی اوٹہ گئے
دو گہڑیوں مین اتوار کی دن شام کو چلا
ز کی کی مصنف تہی مولف عروض کے
والد مین نہ دادا مین نہ وہ عم حقیقی
آواز دل صبر کو یہ تو رسکے آ گئے

شدت یہ یکایک ہوئی کیا درد جگر
یکتا فضیلت ہی جو ہوت آئی قشرکی
تعلیم زبانی سی گئی آہ ہنر سکے
جوہر نہین تقدیر سی جا کوئی حذر کے
عالم سی سفر کر گئی بہلی سفر کے

تاریخ رحلت جناب مشیر الدولہ مؤید الملک مہاراج ادہیراج بالکشن بہادر

حیف مہراج وہ ہوئی یک	جسارت جنگ	بالکشن ادہیراج نام اون کا	

۱۲۹۱

بہاری لال جرا محرما
قضا را چون قضا را سو بروشد
زرنگ آید در غفران بر رستش
دم رحلت ولی را ارشش در وشد
ملک فرمود چو ہم سال ہجرت
باب رحمت ایزد فرودشد ۱۲۹۵
تاریخ
عمہ و ولاور سنگہ

[illegible]

تاریخ ترتیب دیوان گلشن ریحان تخلص شاگرد موجی رام

چو ریحان آن حبیب یکدل وجان	به بحر نظم نموده جمع دیوان
زبهر نام وبهر تاریخ تدوین	نوشته کلک جوهر باغ ریحان

تاریخ پند نامه فراق

چون حکایات پند گفت فراق	شده سالش رقم رساله وعظ

تاریخ رحلت جناب لاله مدهه رای بختاور سنگه قم

والد گئے خلد کو جو فی الحال	جوهر کهو دخل خلدی سال

تاریخ مهر بخته که در کمیوار بهر دوا آمده

چو جوهری بخته در کمیو روان شد	به نظم بهر سالش مهر بخته

تاریخ بخشیاری دوستی

اس عهد میں یه دوست اک هوی	جوهر لکهو که بخشی سلطان پور

تاریخ موت نوازش شاگرد دبیر

میر نا جا سے لئے نوازش سے	بهر تاریخ کهیئے سیج نکلا

تاریخ مسجد میان مقبول علی

چو ساخت مسجد نوازی نیکونامی	که نام او شده مقبول علی ورسول
نوشت خامه جوهر برای تاریخش	که نقل کعبه میان عمارت مقبول

سنه ۱۲۶۰ هجری